گُلستانِ گُجر

گوجر قوم کی گوتیں اور ان کی تفصیل پر مبنی کتاب

مولف
انور گُلوروی، نسیم پریم گُوٹی

ہر گھر کی ضرورت نئی اور پرانی تحقیق

گوجر یا گوتوں پر رکھے گئے گاؤں کے نام

گوجر قوم کا مارشل، قدیم اور حکمران قوم کہلانے کا عملی ثبوت

گلستان گجر

گوجر قوم کی گوتیں اور ان کی تفصیل پر مبنی کتاب

مولف

انور گلوروی

نسیم پریمکوٹی

ہر گھر کی ضرورت نئی اور پرانی تحقیق

گوجر یا گوجر گوتوں پر رکھے گئے گاؤں کے نام

گوجر قوم کا مارشل، قدیم اور حکمران قوم کہلانے کا عملی ثبوت

نام کتاب :گلستان گجر

مصنف۔ انور کلوروی، نسیم پریمکوٹی

کمپوزنگ۔۔انور کلوروی

اشاعت۔ باراول۔تعداد۔500

تاریخ اشاعت۔۔2017ء

اشاعت دوئم۔2017۔2018ء تعداد۔500

پرنٹرز۔الحرم پرنٹر اینڈ ایڈورٹائزز 091-2580152

ملنے کا پتہ۔ا۔۔انور کلوروی، گاوں کلور، بانڈہ پیر خان، ایبٹ آباد

فون نمبر۔۔03459493816

۲۔۔نسیم پریم کوٹی۔معرفت چوہدری بک سنٹر گیلانی چوک مظفر آباد

آزاد کشمیر۔۔فون نمبر۔۔03469641389

انتساب

میں کہ قوت گوئی سے محروم تھا۔اس نے شعور دیا۔اس نے علم وعرفان کی جھولیاں بھر بھر کردیں۔جب کچھ نہ تھا قیامت کا سفر تھا کہ سب کچھ کھو بیٹھا تھا اور زندگی کا ایک بڑا حصہ فضول گزار چکا تھا۔میری اُنگلی پکڑ کر مجھے اس مقام پر تو لے گیا مگر میرا ساتھ نہ نبھا سکے چند ماہ وہ فوت ہو گئے۔خود آگہی کی منزل اور علم وعرفان کی دولت میں اپنی یہ کتاب بھائی ڈاکٹر صابر کلوروی مرحوم کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

انور کلوروی

فہرست

اظہار خیال

گوجروں کے دو بڑے احسان

گوجر قوم میں دو بڑے علماء اور قراء وفقہاء گزرے ہیں ایک علامہ جزریؒ اور دوسرے میاں نظام الدین۔ حضرت علامہ جزریؒ نے تولا تعداد کتابیں لکھی ہیں جن میں حصن وحصین بھی ہے اور مشہور کتاب مقدمۃ الجزری ہے۔ جزر وجزر عربی زبان میں گوجر کو کہا جاتا ہے، مقدمۃ الجزری کا مطلب ''گوجر کا لکھا ہوا پیش لفظ'' اسی سے گوجروں کو مقدم بھی کہا جاتا ہے۔ مقدم کا معنی ہوتا ہے آگے آگے جانے والا، قیادت کرنے والا۔ حضرت میاں نظام الدین الشاشیؒ نے اصول الشاشی کتاب لکھی یہ دونوں کتابیں درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں۔ الشاشی چیچی کو کہا جاتا ہے جو گوجر قوم کی مشہور گوت (کاسٹ) ہے

اس پر سید عطاء اللہ شاہ محسن نے خوب علمی مقالہ لکھا ہے، جس میں قراء کرام کے لیے مقدمۃ الجزری اور علماء کے لیے اصول الشاشی۔ ابوالبشر علیہ السلام سے ابوبشر ثانی تک کتب سابقہ اور آخری کتاب جس کو کلام اللہ بھی کہا جاتا ہے جو ہمیشہ ہمیشہ سے رہے گی یہاں تک کہ یہ کتاب جنت میں بھی پڑھی جائے گی۔ حضرت نبی کریم ﷺ سورۃ یسین کی تلاوت فرمائیں گے۔ کتنا پیارا منظر ہوگا اور اللہ پاک سورۃ رحمٰن کی تلاوت فرمائیں گے اس کی منظر کشی ہم دنیا میں نہیں کر سکتے۔ اسی قرآن پاک کو قرب قیامت میں اوراق سے محفوظ کر لیا جائے گا، اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے فوت ہو جائیں گے نیک لوگ زمین کے نیچے چلیں جائیں گے۔ اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہیں رہے گا قیامت برپا ہو جائے گی،

اس قرآن نے بتایا اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے انسان اور نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں انہی کی پسلی مبارک سے حضرت اماں حواء علیہا السلام کو پیدا کیا گیا، پھر ان کا ابتدائی ٹھکانہ جنت کو بنایا گیا، چونکہ نسل انسان ان دونوں سے پیدا ہونی تھی شیطان کے بہکاوے سے بھول کر اس درخت کا پھل کھالیا جس کے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا تھا، پھر ان حضرات کو

جنت سے دنیا میں بھیج دیا حضرت آدم علیہ السلام برصغیر میں اور حضرت اماں حواء علیہا السلام جدہ عرب میں اتارے گئے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ سب انسانوں کے والد برصغیر کے ہیں اور سب انسانوں کی والدہ عرب سے ہیں۔حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حواء علیہا السلام رب کی زمین پر کثرت کے ساتھ روتے رہے اور آخر کار رب کا فضل ہوا کہ جبل رحمت پر ان کی توبہ قبول ہوئی۔جبل رحمت پر اللہ پاک نے راقم الحروف کو بھی موقع عطا فرمایا اور وہاں بیان بھی کیا وہاں حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حواء علیہا السلام کا ذکر کر کے خود بھی رو گیا اور سامعین نے بھی آنسو بہائے۔حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام تک انسانوں سے زمین آباد رہی پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں لوگ شرک وکفر میں مبتلاء ہوئے ،حضرت نوح علیہ السلام 950 سال دعوت وتبلیغ کا کام کرتے رہے،قوم نے حضرت نوح علیہ السلام سے سخت مقابلہ کیا بڑی مشکل سے صرف 82 کے قریب لوگ مسلمان ہوئے ان کی بیوی اور ایک بیٹا بھی ایمان کی نعمت سے محروم رہا۔ایک لاکھ چوبیس ہزار چار چھٹے لگا کر حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی ،بدنصیب لوگوں نے تنگ کیا،اللہ کے حکم سے کشتی میں اہل ایمان کو سوار کیا،جب جودی پہاڑ پر کشتی ٹھہری تو لوگ نیچے اترے۔حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سوار تھے اور ان بیٹوں کو اللہ پاک نے زندہ رکھا باقی سب لوگ مر گئے۔تاریخ ابن خلدون اور فتح القدیر اور دیگر جملہ کتب میں ان کے نام یہ لکھے ہیں،سام،حام،یافث اس وقت پوری دنیا پر تمام انسان انہی تین بھائیوں کی اولاد ہیں پھر آگے جا کر لوگوں میں سے کوئی مسلمان رہا اور کسی نے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیا اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

اگر یوں کہا جائے تو مناسب ہوگا سب لوگ دو مرتبہ آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور دوسری مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام کی وجہ سے۔۔۔پھر آگے جب اسلام آیا تو اس نے اعلان کر دیا کہ بس کلمہ پڑھنے والے مسلمان ہی اسلام کے مقدس رشتہ کی وجہ سے آپس میں بھائی بھائی ہیں ،میثاق مدینہ نے تو دنیا میں امن کا پیغام آفاقی پیش کر دیا۔ایک انسانیت

کا رشتہ اور دوسرا اسلام کا۔۔۔

ہم نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ پہلے انسان بنو پھر مسلمان۔۔۔

جب یہ رشتے قائم ہونگے تو ہر طرف سے امن وآشتی کی آواز بلند ہوگی۔ایک بزرگ گوجر نے یہ نعرہ لگایا تھا کہ ’’گوجر کا ہے یہی نعرہ۔۔۔اتحاد واخوۃ وبھائی چارہ‘‘

تاریخ کی کتب یہ بھی بتاتی ہیں کہ گوجر نے سب کو برداشت کیا ہے اور کر رہے ہیں اور اُمید ہے کہ ہمیشہ دوسروں کا خیال کرتے رہیں گے۔

قلم ،تحریر اور کتاب تینوں اللہ پاک کی بڑی نعمتیں ہیں اگر ان میں سے ایک چیز بھی موجودہ دور میں انسان کے پاس نہ ہو تو وہ صاحب کمال انسان نہیں ہوسکتا اگر کوئی بندہ یہ تین چیزیں رکھتا ہے اور وہ صاحب مطالعہ بھی ہے وہ ہر رنگ میں رنگا ہوا ہے اس پر رب کا بہت بڑا فضل وکرم ہے۔

پاکستان کے دو صوبے گوجروں کی گوتوں کے نام پر کتب اور علم اور تاریخی پس منظر سے لوگ دور ہو رہے ہیں۔آریہ نسل ہی اصل میں گوجروں کے آباء واجداد ہیں،آریہ نسل کی اصل زبان گوجری تھی،گوجری زبان میں سندھ دریا کو کہا جاتا ہے اب بھی گوجری زبان میں کہتے ہیں’’سندھ چڑھ گیو‘‘اور سندیلہ اور سندولہ گوجروں کی ایک گوت بھی ہے،سندہ کا نام سندھ گوجروں کی مشہور گوت اور گوجری زبان کی وجہ سے صوبہ سندھ ہوگیا۔

جب یہاں آریہ گوجر حکمران ہوئے تو پورے علاقہ کا نام سندھ ہوگیا،اسی طرح جب برصغیر کے حکمران گوجر تھے انہوں نے اپنی گوت بلوچ کے نام پر صوبہ کے نام بلوچستان رکھا،۔ وانا۔۔۔یا آوانہ،آوان گوجر تو پانچ سو سال قبل از مسیح حکمران تھے۔اعوان قبیلہ کا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت علیؓ کی اولاد ہیں پھر وہ اپنے اندر گوجر قوموں کی گوتوں کو کیوں شمار کرتے ہیں ؟؟ جبکہ گوجر قوم کی مشہور گوت آوان آوانہ قبل از مسیح برصغیر پر حکمران تھی۔

اب کہاں جاؤ گے؟ کچھ عرصے سے آوانہ گوجر جوراجہ اون پنوار گجر کی اولاد اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی اولاد شمار کرنے لگی جب کہ یہ حضرت علیؓ کی اولاد قطعاً نہیں ہے یہ حضرت علیؓ پر بہتان عظیم ہے اسی بات کی وضاحت جناب محبت حسین اعوان صاحب (موجودہ سربراہ ادارہ تحقیق اعوان

) نے اپنی مشہور کتاب اعوان اور اعوان گوتیں ص 41 تا 42 پر بڑی وضاحت سے اس بات کو واضح کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں راجہ اون جو پنوار خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کی پشت سے اعوانہ یا آوانہ گوت گوجروں کی مشہور ہوئی ہے یہ اعوان نہیں اعوانہ یا آوانہ پاکستان میں گوجروں کی گوت شمار کی گئی ہے۔ اعوان قبیلہ کی کسی گوت کا نام اعوانہ یا آوانہ نہیں۔

ایک ہزار سے زائد گوت (کاسٹ) شاخ جس قوم کی ایک ہزار سے زائد گوتیں ہوں شاخیں ہوں تو اس کا درخت کتنا مضبوط وطاقتور ہوگا۔ تاریخ کے اوراق کو دیکھا جائے تو مشرق ومغرب شمال وجنوب پر مختلف ادوار میں گوجر قوم کی مختلف گوتیں حکمران رہی ہیں۔ ان کی حکمرانی بے مثال رہی ہے۔۔۔

دو محسن

اللہ پاک جب کسی سے کام لینا چاہتا ہے تو اسے مرد میدان بنا کر ایسی طاقت عطا کرتا ہے کہ وہ کام کر جاتا ہے جو ایک جماعت کر سکتی ہے ایسے ہی مرد میدان دو محسن قوم محترم انور کلوروی صاحب اور نسیم پریم کوٹی صاحب ہیں جن سے اللہ پاک نے ایک بڑا کام لیا کہ انٹرنیشنل ومارشل قوم آریہ جن کو اب گوجر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن کی لاتعداد کاسٹوں وگوتوں پر ایک کتاب گلستان گوجر کے نام سے لکھی جا چکی ہے اس کتاب کی اشاعت پر ہم دونوں محسنوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ ایک معذرت بھی ہے کہ محترم انور کلوروی صاحب نے بار بار حکم بھی دیا اور بہت انتظار بھی کیا کہ آپ تقریظ لکھیں مگر وقت کا ساتھ نہ مل سکا اور ان کی کتاب شائع ہوگئی چند ماہ میں کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی، موصوف نے کتاب میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا کہ اب تقریظ آپ نے ضرور لکھنی ہے تاکہ دوبارہ اشاعت میں آپ کی تقریظ بھی شامل اشاعت ہوسکے اب یہ چند کلمات لکھے جا رہے ہیں تاکہ آئندہ کے لیے یادگار رہیں۔

برصغیر میں گوجروں نے عظیم حکومتیں بھی قائم کی ہیں تمام مفسرین نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کے ہاتھ سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اس وقت مہاراجہ مالی بار گوجر کا بڑا دلچسپ

اور ایمان افروز واقعہ تفسیر عثمانی صفحہ 685 طبع دار التصنیف لمیٹڈ شاہراہ لیاقت کراچی میں بھی لکھا گیا ہے۔ برصغیر کا یہ بادشاہ اپنے محل میں تھا جس کو راجہ مہاراجہ رانا بھی کہا جاتا تھا اس نے یہ منظر دیکھا تھا پھر وہ تحقیق حال کے لیے عرب میں گیا تھا اور وہ اس واقعہ کے بعد مسلمان ہوگیا تھا۔ برصغیر کا یہ پہلا مسلمان تھا اس کا نام عبداللہ رکھا گیا تھا اور پہلی مسجد اس نے آکر برصغیر میں بنائی تھی بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ راستے میں واپسی پر فوت ہوگیا تھا اور اس کے حکم پر مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ یہ مسجد اب بھی وہاں موجود ہے، برصغیر (پاک وہند) میں راجہ، رانا، مہاراجہ، مقدم، سردار، چودہری یہ سب گوجر قوم کے القاب ہیں۔ کچھ لوگ اپنے نام کے ساتھ راجہ، رانا یا چودہری لکھتے ہیں پھر وہ اپنے آپ کو الگ برادری شمار کرتے ہیں یہ ہرگز ایسا نہیں ہے آدھا تیتر آدھا بٹیر کیسے ہوسکتا ہے۔ مصنفین نے اپنی کوشش کی ہے کہ ''گلستانِ گوجر'' میں گوجر قوم کی تمام گوتوں کو شامل کیا جاسکے اس کے باوجود اور بھی گوتیں ہیں جن پہ تحقیق کی جاسکتی ہے، گوجر قوم چونکہ قدیم قوم ہے اور دنیا کے ہر کونے اور ہر ملک میں پائی جاتی ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ دریا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ ہم دیگر محققین سے التماس کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کو آگے چلایا جائے ہے کوئی مرد میدان جو آگے آئے یہ دعوت عام ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک تمام قبائل کو اتحاد واتفاق کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مصنفین کی اس عظیم کاوش سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

فقط والسلام مع الاکرام قاضی محمد اسرائیل گڑنگی [مانسہرہ اکتوبر 2017 بروز منگل

10 کاتک 2074 راجہ بکرم جیت

3 صفر المظفر 1439ھ

گلستان گوجر کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں ضروری وضاحت ۔

الحمد اللہ پہلا ایڈیشن اختتام پذیر ہوا کچھ دوست واحباب تک یہ کتاب نہ پہنچ سکی ۔ میں سب سے پہلے اُن احباب کا مشکور ہوں جنھوں نے گلستان گوجر کی ترسیل میں دن رات ایک کر کے دور داز بھائیوں تک یہ کتاب پہنچائی ،ان میں سوات ، دیر، کراچی اور کشمیر کے بھائی شامل ہیں ۔ میں ایک نا آشنا بندہ تھا چند بندوں نے حوصلہ افزائی کی اور میری ساری تھکاوٹ دور ہوئی ۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں آج کا دور نئی نسل کے لئے نیٹ کا دور کہلاتا ہے اور اس نسل نے جوتوں کو شوکیس میں اور کتاب کو فٹ پات پر لے آئے ہیں اور قلم کو شلوار میں ناڑہ ڈالنے کے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے مگر کتاب کی اہمیت ان لوگوں سے پوچھو جو ایم فل یا پی ایچ ڈی کرتے ہیں ۔اس دور میں بھی کتاب کی اہمیت برقرار ہے ۔تاریخ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ جس نے کتاب کے ساتھ دوستی رکھی اور ماضی سے سبق حاصل کیا وہ آج بھی زندہ ہیں اس کا نام زندہ رہے گا ۔پشتو کا ایک ٹپہ کا ترجمہ لکھتا ہوں ,,انگلیاں قلم کے آگے رو پڑی ایک دن ہم فنا ہو جائیں گئ کالی مٹی بن جائیں گئ مگر تیری لکھی ہوئی تحریریں پھر بھی باقی رہ جائیں گئ ۔،، مگر ہم نے نئی نسل کو کتاب کے بجائے ٹچ موبائل لیکر دے دیا پھر اولاد سے اچھائی کی توقع بھی کرتے ہیں ۔

گلستان گوجر کتاب پر جزوی تنقید ہوئی ایک نے لکھا اپنے جزباتی ریمارکس کو ہٹا دو ۔؟ ہم نے کچھ ہٹا دیے گئے جناب ۔ایک نے کہا آپ نے اوانہ کو اعوان بنا دیا ،؟ جواب ,,میں نے آوانہ کو اعوان نہیں لکھا آپ کی شاہان گجر نے لکھا جو 1936ء میں شائع ہوئی ۔,, آج آوانہ لوگ جوق در جوق اعوان قوم میں شامل ہو رہے ہیں ۔جبوڑی میں دیکھ سکتے ہو،، ۔اور ثبوت وہ لوگ شاھان گوجر کتاب کا دیتے ہیں ۔جس کی تردید مولانا قاضی اسرائیل گڑنگی نے بھی اپنے اداریہ میں بھی کی ۔اسطرح ایک بھائی نے لکھا کہ کھٹانہ کو قبل مسیح بھی لکھا اور راجا جے پال کے ساتھ بھی ملایا ؟ جواب ہاں شارٹ ہسٹری آف گرجر کتاب میں یہ دونوں صورتیں آپ کو ملیں گی مگر رانا صاحب نے جے پال کی تھیوری کو رد نہیں کیا ۔ تحقیق وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہونا ایک فطری

عمل ہے ۔اس تحقیق کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے ۔ایک بھائی نے نیٹ پر ایک پوسٹ لگائی کہ ,,کے پی کے کے ایک بندے نے ہماری کتابوں سے چوری کر کے منصف بن گیا ؟،، میں حیران اس بات پر ہوں کہ ان کی کونسی کتابیں ہیں جن سے میں نے چوری کی ہے ۔ رانا علی حسن گرجر کی ۵ جلدیں کراچی سے 1960ء میں چھپائی ، شارٹ ہسٹری آف گرجر 1998ء میں تاریخ گوجراں عبدالحق صاحب نے 1931ء میں لکھی ، شاھان گوجر 1934ء میں لکھی گئی اسطرح گنجینہ گجراں بھی اس دوران لکھی گئی پھر ان کی کونسی کتاب ہے جن سے میں نے چوری کی ہو ۔ہاں ایک کتاب ,,جو تاریخ ہزارہ (اشاعت اول 2014ء صفحہ ۸۰ تا ۸۲ مصنف ایم سحاب گجر)،، کے نام سے چھپی جس میں گوجروں کے بارے میں ایسے گندے الفاظ اور گندی زبان استعمال ہوئی جو بیان ہی نہیں کر سکتا ۔ چند دن پہلے میری فیس بک پر ایک صاحب کو صرف یہ لکھا کہ گوجر برادری نہیں ہے قوم ہے ، یہ بات طول پکڑ گئی اور اس کے بندے نے مجھے گالیاں تک نکالی گئی مگر میں نے گالیاں برداشت کی مگر قوم کی توہین برداشت نہ کر سکا ۔قوم کی بے عزتی غیر ہے مگر بندے کی بے عزتی نہ ہو قربان جاؤں تمارے لیڈرے پر اور تماری سوچ پر ۔کوئی گجر کو کنجر لکھے تو غیر ہے مگر بندے کی بے عزتی نہ ہو گجر قوم کی بے عزتی کو بے عزتی کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا کیونکہ یہ روز مرہ کا معمول بن گیا ہے ۔میری اس کتاب کے اندر کسی ایک خطے یا علاقے کو سامنے رکھ کر کچھ نئی تحقیق کو سامنے نہیں لایا گیا بلکہ اجتماعی گوجروں کے نقوش کو آپ کے سامنے پیش کئے گئے کیونکہ ایک فرد کی سزا پوری قوم کو دینا یہ کونسی تعلیم یا شرافت ہے ۔گلستان گوجر کتاب ایک منفرد اور الگ نوعیت کی کتاب ہے ۔اس کتاب کے شائع ہونے سے کسی حاسد کو کوئی اثر نہیں ہو گا پھر کسی کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے ۔حسدانہ رویہ سے گجر قوم کو نقصان ہو گا ۔ مجھے دولت کی لالچ نہیں ہے ۔گلستان گوجر کتاب کے ٹائیٹل پر قدرت کے تمام رنگوں کے پھولوں کو جمع کر کے ہر ایک پھول کو گوجر سے تشبیہ دینا ہی میری کامیابی تھی ۔گلستان گوجر میں جناب قاضی اسرائیل گڑنگی صاحب ،سوات کے ڈاکٹر شفیق صاحب ،عمر علی چوھان ، حکیم انور زادہ صاحب ، ملک امیر حسن کھٹانہ خیل ، زمان خان چنئی حال ہم ٹی وی ، سردار ایوب پی ٹی وی نیوز ، حافظ نعیم

اور اشتیاق چوھان اور سب سے زیاد محمد سلطان چیچی صاحب مظفر آباد اچھڑیاں کا مشکور ہوں انھوں نے ہماری راہ نمائی کی کتاب میں ایک ایک لفظ کو پڑھ کر اس کتاب کی غلطیوں کی نشاندھی کی۔ اس کتاب میں کچھ غیر ضروری تحریروں کو ہٹا کر اس کے اندر اندرونی اور بیرونی مما لک کے گجروں کے مختصر حالات اور معلومات کو پہلی دفعہ اس لئے شامل کیا گیا۔ گلستان گوجر کتاب کے اندر بہت سی تحریریں پہلی دفعہ آپ کو ملیں گئی۔ میری یہ بھی کوشش رہی ہے قدیم تاریخ کے ساتھ ساتھ جدید تحقیق کو سامنے لایا جائے جو گجروں کی ضرورت کو سامنے رکھ کر اضافی معلومات کو شامل کیا ہے۔ میں ہر کسی کو دعوت دیتا ہوں کہ اس قوم کی تحقیق کو مذید آگئے بڑھایا جائے۔ گلستان گوجر کتاب کسی بھی دباو یا چاپلوسی سے ہٹ کر اس کو پاؤ گئے کیونکہ اس کتاب کو میں نے خود شائع کیا ہے ۔آج یہ بھی بتادوں کہ انور کلوروی نہ کسی گوجر تنظیم کا ممبر یا عہد دار نہ تھا نہ ہوگا۔ اس بندے کا کوئی کار بار یا دوکانداری تھی نہ ہوگئی۔ اس بندے نے کوئی الیکشن نہ لڑنا ہے اور نہ لڑئے گا۔ اس بندے نے آج تک کسی بہانے سے کسی سے کوئی پیسہ لیا ہے نہ لے گا۔ نہ اس بندے نے کسی گجر بھائی کے ستار اُتارے ہیں نہ اُتارے گا، عظمت آپ کو مبارک ہو، پھر تعصب کس بات کا؟؟؟ یہ بھی بتادوں کہ اس دور میں اگر میں نہ ہوتا گوجر تاریخ کا جنازہ نکال دیتے مگر اب بھی چوہدری اسلم شہید کراچی، قتیل شفائی ہری پور، راحیل شریف، سردار رضا خان، حفیظ جالندری، سکندر اعظم کی گجر اولاد وغیرہ کو گوجر بنا کر پیش کیا گیا،۔ اس وقت ہر ایک قوم کا تحقیقی ادارہ کام کررہا ہے مگر جو ایک مارشل قوم کہلاتی ہے اس کا یہ ادارہ کیوں نہیں؟۔ میرے پاس گجروں کی کوئی ڈگریاں تو نہیں ہیں مگر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں 1908ء سے اب تک انور کلوروی گوجر قوم کا دفاع ہو، گوجر قوم کی ترقی ہو یا گوجر بچوں اور بچیوں کو تعلیم کا شعور دینا ہو ، یا تاریخی معاملہ ہو پیش پیش رہا۔ خدارا مجھے کام کرنے دو۔ میں یہاں بھی صرف تین باتوں سے اس کالم کا اختتام کروں گا۔ ۱۔ اتفاق واتحاد کو اپناو۔ ۲۔ اپنے بچوں کو تعلیم دلاو۔ ۳۔۔ اگر گجر ہو تم پھر گوجر قوم کی پاسداری بھی کرو ۔۔۔

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف قبائل میں تقسیم کیا ہے مگر اللہ کے نیک وہی قابل عزت ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ اس ملک کے اندر اس وقت ہزاروں کی تعداد میں قبائل اور قومیں آباد ہیں جو کہ یا تو کسی ایک خطے تک محدود ہیں یا کسی ایک علاقہ تک! مگر واحد گجر قوم ہے جو ہر گاؤں شہر کے علاو ایشیاء، یورپ اور آسٹریلیا کے مختلف مما لک میں آباد ہیں۔ ایک سروے کے مطابق اس وقت کئی ملک میں گجر قوم کے آثار ملے ہیں۔ پاک وہند کے اس خطے میں گجر قوم کے آثار وثبوت ابتدائی صدیوں کے اندر ملے ہیں جب سکندر اعظم نے اس ملک پر حملہ کیا تو اس وقت بھی یہاں گجر آباد تھے کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گوجر ایک پیشہ ہے یہ سراسر پراپر گنڈہ ہے بکریاں تو ہمارے انبیاء نے بھی چرائی ہیں اگر کچھ نے اس انبیاء کے پیشہ کو زندہ رکھا کوئی جرم نہیں کیا اور اس وقت یہ پیشہ گجروں سے چھین کر انھوں نے خود اپنا لیا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں گجر ایک قوم کا نام ہے جو ایک مارشل، حکمران وقدیم قوم کہلاتی ہے۔ راجہ جے پال نے سندھ سے افعانستان تک حکمرانی کی اس کے دور کے اندر بھی گاؤں وشہروں کی شکل میں نشانات چھوڑے جو آج بھی قائم ہیں۔ یہ نشانات اس کتاب کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ گجروں کا ماضی بے داغ رہا ہے انھوں نے آج تک اپنے مذہب، ملک اور اپنی قوم کے ساتھ مخلص رہے ہیں۔ اور بے انتہا قربانیاں دی ہیں۔ انھوں نے کسی بھی بیرونی حملہ آوروں یا حکمرانوں کو اس خطے میں دل سے قبول نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی انگریز اس قوم کے دشمن بنے انگریزوں نے باغی قبائل کی لسٹ جو کہ ڈھائی سو قبائل پر مشتمل تھی اس میں گجر قوم کو سرفہرست لکھا گیا۔ پھر انگریزوں نے اپنے مراعات یافتہ افراد کے زریعے ان کو معاشی لحاظ سے تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ان پر ظلم کے پہاڑ گرائے گئے جاگیریں چھین لی گئیں مال مویشی پر ٹیکس عائد کر لیے گئے گجروں نے ان حالات میں پہاڑوں کا رخ کیا اور تعلیمی میدان میں پیچھے رہ گئے جو میدانوں میں رہائش پذیر تھے ان کو سفید کپڑے اور پکے مکان بنانے پر پابندی تھی۔ ان حالات میں ہمارے اکابرین نے جدو جہد کر کے اس عظیم قوم کو

ایک بار پھر اپنے آپ کو منوانے کی آواز بلند کی اور ان کے دلوں سے خوف نکالا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ اس ظلم کی داستان کو سامنے رکھ کر آج اگر کوئی اپنے خاندان، قبیلہ یا قوم کے فلاحی کام کرتا ہے اس کو تعصب کا نام دیا جاتا ہے۔ آج بھی میڈیا پر گجر نام کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے مختصر یہ کہ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ یہ قوم ترقی کرے اس وقت پہاڑوں میں آباد گجروں کی شرح خواندگی 30 فیصد ہے ہمارا یہ مشن ہے یہ قوم ترقی کرے اس سے ملک خوشحال ہو گا۔ بلکہ ایک صاحب نے لقب چوہدری کو شرک تک کہا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر کسی نے کوئی کسر نہ چھوڑی، الحمدللہ آج کا گجر تعلیمی اور معاشی میدان میں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اس وقت زندگی کے ہر شعبہ میں گجر نظر آ رہے ہیں۔ اس وقت بیرونی ممالک کی ہر یونیورسٹی میں گجر طالب علم نظر آ رہے ہیں۔ گجر قوم ایک عظیم اور منفرد قوم ہے جس کی الگ زبان اور ثقافت ہے اس قوم کی اپنی تاریخ ہے اس کی اپنی سن (بکرمی) اور اپنے مہنیوں کے نام ہیں (پوہ، ماں، چیتر، کاتک، بیساکھ) کنشک دور کے سکے اور سٹوپ، راجہ بھوج کی یادیں، پشاور کی گندھارہ تہذیب آج بھی قائم ہیں جو کہ توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ قوم گوجر حکمرانی کے سکے آج بھی عجائب گھروں کی زینت بنے ہوئے ہیں سمعہ سلطنت، کشان سلطنت گندھارا تہذیب قدیم گجروں کے گیت گا رہے ہیں۔ بہت سے مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ گجر آرین ہیں۔ گجر لفظ گرجر سے نکلا ہے جس کے معنی دشمن کو مارنے والا۔ یعنی بہادر،، اس وقت پوری تاریخ گجراں کی بہادری کے گرد گھوم رہی ہے اس کی ایک زندہ مثال آپکے سامنے ہے۔ ذرا غور فرمائیں ایک غیر ملک نے ایک گجر کے سر کی قیمت تک لگائی مگر اپنی جان کو داؤ پر لگا کر اس ملک کی سلامتی کی خاطر ہمہ تن کوشاں ہے۔ (اشارہ حافظ سعید صاحب) اگر ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گئے کہ اس دنیا میں آباد کئی قوموں کی ابتداء گجر قوم سے ہوئی (شارٹ ہسٹری آف گرجر رانا علی حسن چوھان) وقت کی نزاکت کو دیکھ کر انھوں نے اپنی اصلی پہچان ختم کر دی۔ اس وقت اگر کوئی خالص قوم اگر ہے تو وہ آپ کو گجر ہی ملیں گئے۔ مختصر تاریخ گرجر کی کتاب رانا علی حسن چوہان نے ان تمام قوموں کا ذکر کیا ہے۔ اگر گجر قوم کے اندر اتفاق آ جائے تو یہ دنیا کی بڑی قوم بن کر

سامنے آ سکتی ہے۔ اگر آپ چاروں سمتوں کی طرف گجر تحقیق کو دیکھا جائے آپ کو گجر طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اس کتاب کا نام ''گلستان گجر'' نسیم پریمکوٹی صاحب نے رکھا اس کتاب نے بہت نشیب و فراز حالات دیکھے۔ مگر مایوس نہ ہوا، اور پھر گوجر قوم کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر صرف گجر قوم کی گوتوں کو موضوع بنایا گیا۔ اس کتاب کے اندر آسان اردو زبان کا استعمال کیا ہے تا کہ ہر کوئی اس کو سمجھ سکے۔ گجر گوتوں کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے مگر ہماری بدقسمتی رہی ہے ایک ہزار گوتوں میں سے چند کی تفصیل ہی آپ کو ملے گئی ماضی کے گجر لکھاریوں نے اس موضوع پر کوئی دلچسپی نہیں لی۔ آج اکثر گوجروں کو یہ بھی پتا نہیں کہ گوت کیا ہے؟ اس وقت بہت سی گوجر گوتیں ایسی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنی شکل و صورت نئے نام کے ساتھ متعارف ہو رہی ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے اور ان کی اصلی پہچان سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک گجر گوت کے لئے الگ الگ کتاب کی خریداری ناممکن تھی دوسرا وقت کے ساتھ کتب کی نایابی ایک بڑا مسئلہ تھا اس کو اس کتاب کے اندر کچھ گوجر گوتوں کو محفوظ کیا گیا جہاں غیر ضروری بات تھی اس کے آگے ریمارکس دیئے گئے۔ اس کتاب میں جہاں ضروری تھا جدید تاریخ و تحقیق کا اضافہ بھی ملے گا۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے گجر قوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ گجر قوم کی سرحدوں کی حفاظت بھی کرنی ہو گئے ماضی کی کمزوریاں آج پوری قوم کے لئے وبال جان بن رہی ہیں۔ ہر کسی کو اپنے نام کے ساتھ گجر لکھنا چاہیے مگر لفظ گجر کی پاسداری انتہائی ضروری ہے جو بندہ اس لفظ کی پاسداری نہیں کر سکتا اسے گجر ہونے کا کوئی فائدہ نہیں جس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ یہ بھی بتا دوں گجر ایک قوم کا نام ہے نہ کہ برادری کا نام ہے جو بندہ گجر قوم کو برادری ظاہر کرتا ہے وہ اس قوم کا دشمن ہے خواہ میں ہوں یا میرا کوئی بھائی وہ کبھی مخلص ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کی پیش کردہ تاریخ یا تحقیق کی کوئی اہمیت نہیں۔ (یہ بات کسی کو کڑوی نہیں لگنی چاہیے، یہ قومی مسلہ ہے۔) جب کوئی بندہ کام کرتا ہے اس سے کچھ غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہیں اور سابقہ گجر تاریخوں کے اندر بھی جزوی غلطیاں پائی گئی ہیں مگر تنقیدی نگاہ کے بجائے اصلاح کی نظر سے دیکھا جائے۔ اس وقت اتفاق و اتحاد کے بعد گجر خاندانوں کے اندر بچوں اور بچیوں کی تعلیم بہت ہی ضروری

ہے یہ اس قوم کی ترقی کا راز بھی ہے۔اس سے ہم کھوئی ہوئی ساکھ کو دوباہ بحال کر سکتے ہیں۔ یہاں اگر میرے بڑے بھائی ڈاکٹر صابر کلوروی مرحوم کا اگر ذکر نہ کیا جائے تو یہ زیادتی ہوگئی۔ انھوں نے غربت میں اپنا مقام بنایا آج ان کے کام سے پورا ملک فائدہ لے رہا ہے۔اس کے دیئے ہوئے شعور سے پورا ملک فائدہ اُٹھا رہا ہے۔

ہم نے اس زمانے میں تیرے گیت گائے تھے۔تیرا نام لینا بھی گناہ ٹھہرا تھا۔

دوستو میرا ماضی کا کام کسی سے پوشیدہ نہیں کم وسائل کے باوجود جو کچھ کیا ہے آپ کے سامنے ہے۔مگر اتنا ضرور لکھتا ہوں کچھ لوگوں نے میرے اس کام کے پس پردہ بہت مخالفت کی جس کی مجھے بھاری قیمت ادا کرنی پڑی ۔مگر پھر بھی اپنا کام جاری رکھا۔ میری تحقیق پہ غور میرے بعد کرئے گئی دنیا۔۔ مجھ کو سمجھیں گئے میرے بعد زمانے والے۔ اس وقت گجر کتب سوائے ایک کے کوئی نایاب نہیں جب میں نے کام کا آغاز کیا تو گجر تاریخ پر مبنی کتب نایاب تھیں اور آج نئی نئی گجر تحقیق سامنے آرہی ہیں گوجری زبان میں دو فلمیں بھی بن چکی ہیں اور روزانہ کی بنیاد پرنت نئے پروگرام سامنے آرہے ہیں۔کئی گُجر وی سی پوسٹ پر کام کر رہے ہیں کئی نامزد ہو چکے ہیں کئی یونیورسٹی سے ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں کئی گوجری کتب سامنے آ رہی ہیں۔میڈیا کے اوپر لفظ گجر متعارف ہو رہا ہے۔اس وقت 75 فیصد گجروں نے برادری کے بجائے اس گجر قوم کو قوم لکھنا شروع کر دیا اس قوم کی سرحدوں کی حفاظت میں بھی پیش پیش ہیں ۔یہی قوم کی کامیابی کے ثمرات ہیں۔یہ بھی دیکھا گیا ہے کچھ مقامات پر ہم اپنا بہترین سرمایہ عدالتوں کی نظر کر دیتے ہیں جو کہ غلط ہے اپنے علاقائی مسائل وتنازعات کو اپنے علاقہ کے اندر ہی حل کرنے کی ضرروت ہے تمام گجر تنظیموں سے میری اپیل ہے خدارا امراء کے دائرہ سے نکل کو کچھ اس قوم کی ترقی کے بارے میں بھی سوچیں اب گجروں کو شعور آچکا ہے مزید آگے کا خیال ومنصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وقت گجر قوم کو ایک مخلص لیڈے کی ضرورت ہے جو گجر قوم کی توقعات پر پورا اترے ۔اس کتاب میں تمام گجر گوتوں کو یکجا کیا گیا تا کہ کوئی آنے والی نسلوں کو تحقیق کرنے میں آسانی پیدا ہوگئی۔مزید تحقیق جاری ہے۔میں تمام ان دوستوں کا

مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کی معلومات میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشعبہ نہیں گجر قوم ے ایک مارشل ،حکمران ،وقدیم قوم کہلاتی ہے مگر عقل مند افراد کے لئے اس کتاب سے ضرور سبق حاصل ہوگا۔ یہ بھی بتادوں کچھ گجر گوتیں قبیلے کی نام پر متعارف ہیں جن میں بجرانی ،میرانی ،زہری اور بلوچوں نے بھی حال ہی میں گجر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔یہ بات بھی سامنے آئی کہ عربی وفارسی زبانوں میں ان ہی گجر گوتوں کے نام میں تبدیلی بھی سامنے آئی ہے یہ بھی بتادوں گجرانوالہ شہر سے پہلے ایک الشاشی قبیلہ آباد تھا اس کو نئی تحقیق کے مطابق گجر لکھا ہے جو کہ چیچی گجر کہلاتے ہیں جس کی تحقیق قدیم تاریخ گجر کے اندر موجود ہے۔مزید گجر خیل یا گوتوں کی تشریح کا کام جاری ہے۔جن گوتوں کی تفصیل ہمیں نہ مل سکی ان کے گجر ہونے میں کوئی شک نہیں مگر وقت کے ساتھ یا تو اُن گوت کا نام تبدیل کیا گیا یا یہ کسی اور گجر گوت کا حصہ بن گئے کچھ سوات کے اندر گجر گوتیں نئے نام سے متعارف ہیں جن میں کاکا خیل گجر ،عباس خیل گجر ،لعل داری گجر سکندر خیل ،بڈھا خیل ملا خیل , قاسم خیل اکڑ خیل وغیرہ کی تحقیق جاری ہے۔حال ہی ایک کتاب سامنے آئی جس کا نام ''قدیم تاریخ گجر'' ہے۔جس کو مفتی عبدالغنی الزہری الشاشی نے تحریر کیا ہے اور کتاب کے نام کی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ اشاعت مکتبہ جمال لاہور نے کی اس کتاب کو مطالعہ کے لئے مختلف دوستوں کے حوالے مواد کیا گیا تحقیق جاری ہے مگر اس تاریخ پر متفق نہیں ۔انھوں نے ہر گوجر گوت کو ایبری یا ایبریا قبیلے سے تشبیہ دی اس وقت رانا علی حسن کی کتاب شارٹ ہسٹری آف گرجر پر اتفاق کیا جا سکتا ہے آخر میں سوات کے ان تمام بھائیوں کا شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تیاری کے منتظر ہیں ۔ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے معلومات میں میرے ساتھ معلوماتی تعاون کیا ان میں مرحوم بھائی ڈاکٹر صابر کلوروی کی زاتی لائبریری ہے جس نے مجھے کم عرصہ میں کتاب بینی کا شوق پیدا کیا ،اور دیگر اقوام پر مبنی کتب کو پڑھنے کا موقع دیا۔مگر مجھے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جہاں سے مایوس ہوا ساتھ ساتھ نسیم پریمکوٹی صاحب میری حوصلہ افزائی فرماتے ہے۔نسیم پریمکوٹی صاحب کے جذبات قومیت کو سلام پیش کرتا ہوں جب سے قوم گجر پر ا،ب ،ت ،ث سے آغاز کیا اُس وقت سے اب تک

مسلسل ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں ہیں میں کہتا ہوں نسیم پریمکوٹی صاحب میرا جگر کا ایک ٹکرا ہے۔ان کے علاوہ حاجی بنارس صاحب جنگل خیل ایبٹ آباد،نزیر باگڑی صاحب مظفر آباد،شیر زمان ثانوی مظفرآباد،بدری زمان مانسہرہ،(جنھوں نے اپنا وقت نکال کر اس کتاب کی اشاعت میں ساتھ رہے) عابدہ عالم عابی صاحبہ میر پور،،امجد چوہدری صاحب مرگلہ کوٹلہ ہری پور، رانا رومیل ایبٹ آباد، اقبال کلوروی ایبٹ آباد،عظیم قمر صاحب فیصل آباد،عمر علی چوہان صاحب سوات، ڈاکٹر شفیق صاحب سوات امیر حسن صاحب کراچی ،زمان صاحب چنی گدون حال کراچی،توصیف احمد رہاڑ بحالی،سردار ایوب کھٹانہ دوتالی رہاڑ، مانسہرہ،سردار ڈاکٹر اظہر ہزارہ یونیورسٹی، چوہدری ارشد اے ایس آئی راولپنڈی، چوہدری عبدالرشید رانی واہ، ملک رضا خان سوات،عبدالباری صاحب ہری پور، اشتیاق چوھان روالپنڈی، حافظ نعیم کا مونکی اور دیر سے حکیم انورزادہ شامل ہیں

انور کلوروی گاؤں کلور بانڈہ پیر خان

ایبٹ آباد ہزارہ کے پی کے۔

کیا گجر خاندان،قبیلہ،برادری یا قوم ہے؟

نسل۔۔جس طرح پرند چرند کی مخصوص نسلیں ہیں اس طرح انسانوں کی بھی نسلیں ہوتی ہیں جو شکل وشباہت،آنکھوں کی بناوٹ چہرے بال ورنگ کے اعتبار سے گروپ بندی کی جاتی ہے۔اس وقت ہر انسانی اور غیر انسانی مخلوق کے نسل کی بنیاد پر جوڑے بنائے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔کچھ انتہا پسند نسل انسانی کو مختلف سمتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ذرا اس بات پر غور فرمائیں کل دنیا کی آبادی اربوں کی تعداد میں ہے مگر ہر شخص ایک دوسرے سے مختلف ہے۔یہی رب کائنات کی تخلیق ہے اور پہچان کا ذریعہ ہے۔

قوم۔قوم کی بنیاد نسل پر ہوتی ہے یہ خاندان سے پروان چڑھکر قبیلہ اور پھر صدیوں بعد قوم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔خاندان جو کہ اس کو پچاس سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے یہی خاندان جب چار سے آٹھویں صدی تک اس کی عمر ہوتی ہے یہ قبیلہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔
قبیلہ مختلف ہم نسل کے خاندان کے مجموعہ کا نام ہے جس کا باقاعدہ سردار ہوتا ہے اور ایک علاقہ تک محدود ہوتا ہے۔گجر گوتوں کو قبیلہ لکھا جا سکتا ہے مثلاً گورسی قبیلہ،کھٹانہ قبیلہ یا علاقائی گجروں کو قبیلہ بھی لکھا جا سکتا ہے مثلاً مانسہرہ کا گجر قبیلہ،ایبٹ آباد کا گجر قبیلہ،کلور کا گجر قبیلہ وغیرہ مگر ایک مارشل قوم جو اس ملک کے اندر اور بیرونی ممالک تک آباد ہے اس کو خاندان،قبیلہ،برادری کہنا اس قوم کے ساتھ مذاق ہے۔قوم کا وجود آٹھویں صدی کے بعد پرورش کرنے شروع کرتا ہے۔
اور قوم باقاعدہ مختلف ہم نسل قبیلوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔اگر ہم gujjar nations کا ترجمہ کرئیں تو گجر قوم(اردو) wqq (امریکن) گجر قومیونہ (پشتو) komber gujare(البانیہ) gujare narodi(بوسنیا) gujjar nationar(روس)۔اس بات کی دلیل ہے nations کا لفظ ،،قوم،، ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ برادری کے لئے۔

برادری۔۔یہ کسی بھی نسلی ارتقاء میں نہیں آتی کچھ تصوارت پیشہ کی بنیاد بنا کر برادری کا تصور پیش کیا جاتا ہے،مثلاً نائی برادری،ڈھوم برادری،تاجر برادری،وکلاء برادری۔عالمی برادری مہاجر برادری،جنبہ برادری وغیرہ۔اس کے ساتھ ہی مذہب کی بنیاد پر عیسائی برادری،سکھ

برادری، ہندو برادری، یہودی برادری، کے نام بھی آپ نے سنے ہوں گے اس وقت اس خطے میں بہت سی اقوام آباد ہیں اوران کو اقوام کا درجہ دیتے ہیں مگر ہمارے چند بھائی اس کو قوم سے توجہ ہٹا کر برادری کی طرف مائل کرنے میں دن رات اپنی ناپاک کوشش میں مصروف عمل ہیں اور ساتھ ہی اس قوم کی ترقی کے بڑے دعوئے دار بھی بنے ہوئے ہیں۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں نئ تحقیق نہیں ہورہی اوراپنی ڈگریاں بھی سامنے لے آتے ہیں،اگر ہم گجر برادری لکھیں گئے ہمیں گجر قوم کوئی بھی نہیں تسلیم نہیں کرے گا(سعداللہ جان برق کا کالم بھی آپ نے دیکھا ہوگا جوایک مثال ہے اس کو کہا گیا لکھو گوجر نہ قوم ہے نہ ہی نسل ہے نہ ہی آریہ ہیں) بلکہ اس مراد گوالے لوگ ہوں گئے جو مال مویشی پالتے یادودھ فروخت کرتے ہیں خواہ وہ کسی بھی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔آج کل گجروں سے کہیں زیادہ دیگراقوام نے یہ پیشہ اختیار کرکے دودھ کے اندر ملاوٹ اوردیگرتمام الزمات گجرقوم کے اکاونٹ میں جمع کررہے ہیں۔جن کا حالیہ اخبارات یامیڈیاایک بڑاثبوت ہے۔قوم کے حوالے سے وطن کے تصور سے بھی اس کوایک قوم سمجھا جاتا ہے مگراسے ’’قومیت‘‘ کی بجائے ’’وطنیت‘‘ کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ یہاں مختلف لوگوں اور گروہوں کے مابین بڑے پیمانے پرنظریاتی اختلاف ہوتا ہے اورذہنی طور پروہ کبھی ایک قوم نہیں بن سکتے۔ایک وطن ان کے باہمی مفادات کے لئے ایک اکائی کی حیثیت تو رکھتا ہےاوراسے سائنسی نکتہ نظر سے ایک قوم کی آماجگاہ بھی کہا جاتا ہے،مگر حقیقت اس کے برعکس ہے اورقوم اورملت کی بنیادی اساس ان کا نظریہ ہوتی ہے۔لسانی اور ثقافت کے اعتبار سے قوم کا تصور غلط ہے۔اگر وطن کومرکزی حیثیت حاصل ہوتی تو ہمارے بنی کریمﷺ کبھی مکہ کوخیر باد کہہ کہ مدینہ کی جانب ہجرت نہ فرماتے اورمکہ والے بھی بحثیت قوم ان پرظلم کرنے سے باز رہتے۔ جب ہم گجرقوم لکھتے ہیں اس کے ساتھ ہی ایک نسلی ارتقاء کا فارمولا اپنایا جاتا ہے جو جاتے جاتے آدم ثانی (نوع علیہ السلام) تک چلا جاتا ہے۔اس اعتبار سے ایک قوم کا تصوراور ساتھ ہی اس کی اصلیت سامنے آتی ہے ہمارے چند پڑھے لکھے حضرات بھی یہ غلطی کرکے ذراندامت نہیں آتی اوراس غلطی پرڈٹ جاتے ہیں۔اور مفت کا گناہ یاملاوٹ یاجرائم کواپنی اس پیاری قوم کے کھاتے میں ڈالنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔پھر یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں ’’ہم قوم کی ترقی چاہتے ہیں‘‘ان افراد کے خلاف بغاوت میری

آپ کے سامنے ہے۔کچھ لوگ یہ کہہ کر کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں کہ ’’علم کی کمی ہے‘‘ جو برادری لکھتا ہے اس کی بنیاد وتحقیق کمزور ہے مزیداورکیا تحقیق درست لکھے گا۔ اگر ہم برادری کا گوجری ترجمہ کریئں تو ’’پراولی‘‘ آئے گا اگر ہم کسی غیرقوم کے گھر سے شادی کرتے ہیں پھر بھی ’’پراولی‘‘ کرنے کا لفظ استعمال کرتے ہیں ۔ پراولی یا برادری کے لئے نسل شرط نہیں ہوتی۔پنجاب کے اندر سے یہ ناپاک مشن شروع ہوااورتیزی سے ملک بھر میں پھیل گیا۔میں نے کئی پی ایچ ڈی حضرات کو یہ غلطی کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ گجرایک قوم کا نام ہے اس کوقوم کے نام سے پکارو۔ چنددن پہلے میرے اس مضمون کے توڑ کے لئے مکتبہ جمال نے سعداللہ برق کو کتابیں ارسال کیں ،جس ونے 18اگست اور20اگست کی ایکسپرس اخبار میں لکھا کہ گوجر، گجر کوئی قوم ونسل نہیں ہے نہ ہی یہ آریہ نسل ہے بلکہ ایک پیشہ ہے۔ اپنوں نے ہی اس قوم کو داغ دار بنالیا۔اورمکتبہ جمال کی طرف داری میں گوجرلنک کے مدیر بھی پیش پیش رہے۔کچھ بھائیوں نے ایک نیا فارمولہ نکالا ہے کہ ,,انفرادی طور پرہم برادری لکھتے ہیں مگر تاریخی طور پر قوم لکھتے ہیں،،یہ فارمولہ قبیلہ کے لئے فٹ ہوسکتا ہے مگر برادری کے لئے فٹ نہیں۔میرا مقصد گوجر(چھ کروڑ کے لگ بھگ) کوقوم بنانا ہے اورتسلیم کراناتھا جواپنوں میں تضاد پایا گیا ۔ جوشرم کی بات ہے۔ حال میں مردم شماری ہوئی جس میں گوجروں کی زبان ,,گوجری،،کورد کیا گیا۔اس لئے برادریوں کی زبان نہیں ہوتی بلکہ بولی ہوتی ہے بولی اور برادری کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے اس کوزبان اورقوم بننے میں مزید عرصہ درکار ہوتا ہے۔

دوستو! مجھے اس جرم میں گالیاں تک ملی ہیں مگر میں نے اپنی بےعزتی کی پروانہیں کی گجرقوم کو ذلیل ہونے سے بچاتا رہا۔اس وقت ان لوگوں کی ڈگریاں کہاں تھیں جب گجرکومیڈیا کے اوپر ننگا کرکے پیش کیا گیا میں ان کے شہر کی کتابوں کے اگر حوالے لکھوجو گجرقوم کے بارے میں لکھے گئے پھرکوئی بھی گجراپنے نام کے ساتھ گوجرنہیں لکھے گا مگر یہ سب تعصب کی بنیاد پرلکھا گیا ہے۔مختصر یہ کہ گجرقوم کے اندرکوئی ایسی بات نہیں گوجر تاریخ ایک بےداغ تاریخ کا نام ہے اگر کوئی خامی ہے اپنوں میں ہے جس کودور کرنے کی ضرورت ہے۔

گوجر نام، یا گجر گوتوں سے موسوم کیے گے مختلف علاقوں کے نام۔

تحریر و تحقیق انور کلوروی۔

اکثر ہمارے بھائی لکھتے ہیں کہ گوجر ایک مارشل، حکمران، اور قدیم قوم ہے۔ اس فقرے کے عملی رنگ دینے کے لئے کچھ ثبوت یہاں بھی پیش کرتا ہوں۔ اس خطے میں آباد دوسری اقوام کسی ایک علاقہ تک محدود ہیں مگر گوجر قوم ملک بھر کے علاوہ بیرونی مما لک میں بھی موجود ہے۔ جو اس قوم کے نام سے جگہوں کے نام سے ثبوت ملتے ہیں۔ ابتدائی صدی سے لیکر اب تک اس خطے میں جس نے حکمرانی کی اس نے مختلف نوعیت کے نقوش چھوڑے، کچھ نے مقبرے بنائے کچھ نے قلعے، مساجد، باغ، سڑکیں، یونیورسٹیاں، پل، یا مینار بنائے مگر گوجر حکمرانوں نے شہر و گاؤں کو لفظ گوجر یا گجر گوتوں کے نام آباد کئے اور اپنی قوم کے نام پر منسوب کئے جو آج بھی گوجر حکمرانی کے گیت گا رہے ہیں۔ کشان سلطنت، سمعہ سلطنت، کنشک دور، وغیرہ قدیم گجروں کے گیت گا رہے ہیں۔ آج گوجروں کی تاریخ کو مٹایا جا رہا ہے اس کی جگہ راجپوتی دور کو سامنے لایا جا رہا ہے جو گجروں کو دور کہلاتا تھا۔

میں نے دیگر اقوام کی تاریخ کا جائزہ لیا اور دعویٰ سے کہتا ہوں اس تعداد میں کسی قوم کے نام پر شہر یا گاؤں نہیں ہیں۔ اس وقت چھ ہزار کے قریب اس قوم پر یہ گاؤں موجود ہیں۔ جن پر مزید تحقیق جاری ہے۔ اور میری زبان سے بے اختیار یہ لفظ نکل گئے

نہ یہ قوم مٹے گی نہ یہ گراں مٹیں گئے ۔۔ مٹ جائیں گئے خود مگر یہ نشان نہ مٹیں گئے۔ انشااللہ

جہلم۔ گوجر پورہ۔ کالا گجراں۔ گوجر ریلوے اسٹیشن۔ گجر کٹاریاں۔ (سوھارہ) کھاریاں۔ بھٹی گوجراں۔ چھینی گوجراں۔ ٹھٹی گوجراں۔ واڑہ گوجران۔ چک ممیون۔ موضع گوجر۔ مدھو کالس۔ گاؤں کھٹانہ۔ گاؤں چھپیاں۔ گاؤں پسوال۔ موضع بھنبلہ۔ گاؤں بوکن۔ گاؤں آوانہ۔ گاؤں بھٹیاں۔ ڈھنیڈہ۔ گاؤں بجاڈ۔ گاؤں مونن۔ ڈھمنگو جراں۔ چکلودی۔ ٹھیکریاں۔ گجر بانتھ

گاؤں ممیان۔ گاؤں کالس۔ کولیاں موہڑہ گوجراں۔ بالا گجراں۔ عالمگیر گوجران۔ ٹیبہ گورسی۔ چھوٹی گوجراں۔ بیلی بھروال۔ موضع تاس۔ چندیلہ۔ گاؤں لوہسر۔ گاؤں بہلوٹ۔ بوکن۔ ڈوہیاں۔ ڈھوک بڈھان۔ گاؤں پوڑیلہ۔ ڈھوک نونان۔ چک کھاریاں۔ باہروال۔ (پتن) منڈی باہروال۔ اجڑ گاؤں۔ ہون۔ گاؤں ٹپیا۔ گاؤں کولچور۔ گاؤں راٹھی۔ گجر کھیتریاں۔ پوڑانوالہ۔ بجگراں گوجراں۔ سناٹھہ گجراں۔ رلی گجراں۔ بڈھیار گجراں۔ چھمالہ گجراں۔ سوڈی گجراں۔ گجر پور۔ کوٹلی اللہ یار گجراں۔ کالووال گجراں۔ ھینسال گجراں۔ چک جمال گجراں۔ بالہ بٹھیاں گجراں۔ گرمالہ گجراں۔ جاوہ گجراں۔ مغتیاں گجراں۔ چھینی گجراں۔ اڈھالی گجراں۔ ٹھکیریاں گجراں۔ بوڈھن گجر۔ کھوکھا گجراں۔ نٹائن گجراں۔ ؀

(سرائے عالمگیر پنجاب) خان پور گوجراں۔ چیک ٹیروا۔ (سوھارہ) گاؤں میر علی چوھان (سوہارہ) گاؤں بوکن۔ گجر کٹاریاں۔ کولیاں۔ چاٹر۔ بالو بانیاں گاؤں، باکڑیاں، چک میانہ، گیکال، چوہدریاں (سوہارہ) لوبڑا (دینہ) رگھ گراٹ (دینہ)

(گوجرانوالہ) ڈہرہ گوجراں۔ کوتالی گوجراں۔ گلی بھاٹیاں۔ گوجر ٹاون۔ چاہ چوھان۔ گوجر پورہ۔ خان پور گجراں ڈھوک گوجراں۔ گجر کوٹلہ۔ گجرانوالہ۔ کولیواں گجراں،

لیہ۔ محلّہ گوجراں۔ گاؤں گجرانوالہ۔ گجرات۔ گوجر سٹاپ

(ڈیرہ غازی خان) محلّہ گوجراں۔ گجرات۔ ڈھوک گوجری

(پنڈ دادن خان) سوڑی گجر روڈ، گجر گاؤں، کالس گاؤں، کھچی گاؤں، پنوار گاؤں، چورن (چرن) کانیانوالہ (کانیہ)

(راولپنڈی) راولپنڈی (راول گوت پر) چک گوجراں۔ پوڑ گوجراں۔ (گوجر خان تحصیل) جھنڈا اچچی۔ راول ٹاؤن۔ (چکلالہ) گجر پورہ۔ ٹھیکریاں دوڈ دنیہ جہلم۔ ڈھوک

گوجراں۔ گجرال۔ ملک گوجراں۔ کالے گجراں۔ بھامبڑہ گجراں۔ گوجر خان۔ بڈھا گوجر۔ خر گجراں۔ (ٹیکسلا)۔ ٹیکسلا (گوتنکشپر پر)۔ کالس۔ کھیترانہ پل۔

گاؤں کھٹاریاں۔ (f بلدک) پنج بھاٹہ۔ بہلوٹ۔ ونی گوجراں۔ (ٹیکسلا) ڈنٹی گجراں۔ ٹھکیاریاں۔ ڈورلے۔ پسوال۔ چھوکر گاؤں۔ سنگ جانی۔ (گوت سنگ پر) پوڈ۔ گوجرہ۔ متاوا گجر۔ ڈانگڈیو گجر۔ (dhangdew gujjar) جھنڈ گوجر۔ ڈھوک چوھدریاں۔ راول پنڈ۔ پنڈ میلو۔ (گوت میلو پر) کولیاں سید۔ بہلوٹ چنڈ۔ گلیات بوکن لودھے۔ چھوکرلے۔ ڈھوک چوھان۔ جاتلی (داخلی چنڈ نماز)۔ بھٹیاں۔ بند میلو۔

کٹاریاں نوتھ۔ نتھا بانیاں۔ بانتھ۔ کسوال لودلے۔ چنڈ نماز۔ ولی پسوال غازی کولیاں۔ بوکڑہ۔ بھابڑہ بازار۔ بوکڑہ دوڈ۔ ڈھوک گوجری۔ فاٹا گوجرل۔ ٹھیکریاں گوجراں۔ گوجر بازار۔ بجاڑہ۔ چوھان گاؤں۔ گورسیاں۔ بوکن گاؤں۔ بجران۔ گاؤں سراندھے۔ بھٹیاں۔ گمیلہ۔ کوٹ کولیاں سور۔ چک گجراں۔ (کرسیداں۔) روات۔ بروالہ۔ چنڈ۔ کوٹ چیچی (جنڈ) محلّہ گھیلا خودر۔ گوھر گوجراں۔ بنگالی گجر۔ عارضی گجران۔ راول ڈیم۔ مریڑ چوک۔ کولیاں حمید۔ گاؤں ٹھکریاں۔ محلّہ بانیاں (شمس آباد)

ٹوپہ ٹیک سنگھ ۔تحصیل گوجرہ۔ گوجر چوک۔ ڈہرہ چوک گجراں۔ (کمالیہ)۔ وڑا گوجر۔ گوجر چوک۔ گوجر طویلہ (کمالیہ) افضل گجروالی ہٹی۔ (کمالیہ) گلی اکرم گجر (یوسی نمبر 58) کوٹ گجراں۔ (نئی آبادی کمالیہ)

(فیصل آباد) زیل گجراں (۱۸ گاؤں پر مشتمل آبادیوں کے نام) گوجر بستی۔ گوجر پنڈ (چک 217 جی بی) پالہ گجراں۔ عطا گوجراں۔ (ناظم آباد) گوجر ٹاؤن (ماڈل ٹاؤن) گوجر چوک۔ (مقبول روڈ) گوجرہ پہلے گوجراں۔ محلّہ گوجراں۔ (سندھو پورہ۔) گوجر پورہ۔ چک ٹھیکراں گوجر (سمندری) کالس پور (ڈسکہ) موضع گوجر کے (**پاک پتن**) گوجر

چوک (عارف والا) (**سرگودھا**) گوجرہ۔ بھلوال۔ گوجر چوک۔ (نیوسٹریٹ ٹاؤن) گجرانوالہ۔ حویلیاں گوجراں۔ ہیل پورہ۔ نوناوالی۔ (گوت نون پر) چھاوریاں (شاہ پور) محلّہ گوجراں۔ کلس گاؤں (رائے پور) کوہیاں۔ (ڈھل اور جہاں آباد کے ساتھ) میلووال (کاھنہ، اکبر آباد کے ساتھ) بھاوال کالونی۔ بھلوال کینہ (فاروق آباد کے ساتھ) فتوال (جمن چک نمبر ۲۱۸ کے ساتھ) چک میانہ۔ ڈیرہ میانہ۔ چاہ میانہ گاؤں ٹھیلہ۔ (نون کوٹ) جنڈانہ (بدر اور کوٹ غازی خان کے ساتھ)۔ میانہ ہزارہ۔ (تحت کے ہزارہ کے ساتھ) راول (خواجہ آباد اور کلے والا) والا) چاچڑ (چاڑ گوت)۔

باکٹری (کوٹ خدابخش) مانگوال خودروکلاں۔ گوجرانوالہ۔ (شاہ یوسف) کولیوال (چک نمبر 87) سکھوال (چک نمبر 81) بہک میکن (گوت منہگل پر) کوٹ میانہ (بدین کے ساتھ) منگوارکہ (تحصیل ساہوال)۔ چاڑ گاؤں۔ (چاڑ گوت)

(گوجر خان)۔۔ اس شہر کا نام تیسری صدی میں رکھا، گاؤں بڈھانہ۔ جھلہاری گوجر (مندرہ) ڈھوک گوجراں (منڈیال) گاؤں ڈھوک گجراں۔ بنگالی گجر۔ پوڑ گجراں۔ گوہڑا گوجراں۔ جنڈ گجراں۔ ٹھیکریاں۔ چوھان۔ چیچی۔ بجاڑ۔ کالا گجراں۔ بھامبڑہ گجراں۔ بھامنے گجراں۔ خالصہ گجراں۔ گاؤں گورسیاں۔ سود۔ لورے۔ ناتہ گجر۔ (نئی آبادی) ڈھوک گجراں۔ (بنیر کسوال)۔ گوجر تکال۔ ڈھوک کھٹانہ۔ بنگلہ گوجر خان۔ مل پور بجاڑ ڈھڈیال کٹاریاں۔ گجرال (لوہردیول) نکہ گجراں (لوہردیول) بھرکی چوھان۔ ٹرالی پسوال۔ بوکڑہ والی۔ راستہ چیچی۔ قصبہ موہڑہ بانیاں۔ ڈھوک موہڑہ بھٹیاں۔ موہڑہ گوجراں۔ لس گجراں۔ گوہرہ بانیاں۔ بھاکسانہ۔ ٹھولہ۔ دھنگد یول گجر۔ بھاگ پور گوجراں۔ بانتھ۔ گوجرہ۔ مظفر گوجر۔ جنڈ میلو۔ چوھان سجاد۔ پسوال۔ دوکوٹلی گوجراں۔ چیچی گوجر۔ پٹد ٹھیکریاں۔ بھلسیر۔ سود بڑھانہ۔ چیچی زلفو۔ پھامڑہ بھکڑ والی۔ چھمالہ گوجراں، سوڈی گجراں، گجر پور، کوٹلی اللہ یار گجراں، کالو وال گجراں ھپنسالہ گجراں، چک جمال گجراں، بالہ بھٹیاں گجراں، گرمالہ گجراں،

جاوہ گجراں، مغتیال گجراں چھینی گجراں، اڈھائی گجراں، ٹھیکریہ گجراں موضع طور، راٹیہ، کھوکھر، ہون، مڑیالہ، بوڈھن گجر، کھوکھا گجراں، نٹائن گجراں،

(ننکانہ) ڈیرہ گوجراں (چک نمبر 120 سانگلہ ہل)

(مری)

(kandi gujjaran) اور بانڑیاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(قصور) کھٹانہ پبلیک سکول قصور۔ دڑہ گوجراں۔ جھلد گوجراں (کوٹ دارھا کسن) دہی گوجراں۔ گجر سوہٹس اینڈ بیکرز قصور۔ گور چک۔۔۔۔

(جھنگ) گجر ٹاوں۔ جٹ یا بٹ گوجر گاؤں

(اٹک) بھٹی گوجراں۔ مراڈیہ گوجراں (حفرو) موضع چچیاں (حفرو) تھاتھی گوجراں۔ سررانہ۔ مونن پورہ۔ لوہسر۔ پوڑ میانہ۔ کولیاں۔ ڈھوک گوجر۔ ٹھیکریہ۔

(سیالکوٹ) سالوگوجر (یہ راجہ رسالو گجر کے نام پر رکھا گیا ہے جو سالباھن کا بیٹا تھا اور ہزارہ، ہری پور کے مقام پر قتل ہوا ہے) چک لالیاں (چنوٹ اور سیالکوٹ کے درمیان گاؤں) گاؤں بوکن مہلو۔ بوکٹرہ۔ راول۔ گجرکی۔ گوجرہ۔ گجر قلعہ۔ گجر گورایا۔ گجرال۔ گجرانوالہ۔ گاؤں بڈھانہ۔ لارسیہ۔ بڈھاں گوادیہ۔ کمپ گوجراں۔ چاڑ۔ میانہ پور۔ چک بھٹیاں۔۔۔۔

(حسن ابدال)

(حسن چوھان گجر مستانہ کے نام پر یہ شہر آباد ہوا) پوڑ میانہ

خانیوال۔ بھٹی گوجراں۔ میرا گجراں۔ پنڈی گجراں۔ گوجر چوک (ایکس بلاک) گوجر چوک (نظام آباد) موہڑہ گجراں۔ کلیام آوانہ (شورکوٹ کے نزدیک) پل باگڑیاں۔ خضدار کا پرانا نام کھٹانہ تھا۔

(گجرات اور کھاریاں)

گاؤں گورسیاں۔ ڈھنیڈہ کلاں۔ ڈھوک گوجراں۔ گجرکوتالہ۔ گلی والی گوجراں۔ خانپور گوجراں۔ کھاریاں۔ گاؤں منڈیالہ۔ کولیوال۔ پوڈیا۔ بہلوال۔ لعلواڑی۔ باہروال (لالہ موسیٰ) گجراں گاؤں (لالہ موسیٰ) کولی (ڈنگہ) مراڈیاں۔ (ڈنگہ) کھٹیھپر انوالہ (گجرات) گوجر پورہ چک بھولا کیکیاں۔ چک مہمدہ۔ دھیدڑ۔ لورے۔ بانتھ (گجرات) گورایا۔ چاڑہ۔ پوڑ۔ چھاوڑی سنگواں۔ چچھیاں۔ دائی بانتھ۔ بانیاں۔ تھیکریاں۔ گورسی گدیاں۔ بوڑا بانتھ۔ چاڑ۔ ناگڑیانوالہ۔ منگوال۔ دریا کھٹانہ۔ چک منصورہ کسانہ۔ چھتانوالہ۔ لانمبڑہ۔ (دولت نگر) بانتھ طور (دولت نگر) مہلوکھوکھر۔ سنگرانہ۔ بوکن راؤ۔ بھلیسر۔ باہروال۔ (دولت نگر) بھڈانہ۔ پھرا کھٹانہ۔ چھوکرخودر۔ آوانہ گاوں۔ گاوں گھلیسر۔ چچیاں شمش۔ چندالہ (چک میانہ) کوٹلہ ڈھنیڈے۔ باہروال (پیروشاہ) فتالیاں۔ بھامبڑہ (پیروشاہ) چوھان۔ کالس کھٹانہ۔ گاؤں سنگرانہ۔ گاؤں حسن ڈھنیڈہ چچھیاں۔ گاؤں کیکیاں (پیروشاہ) سانگوکلیانوالہ۔ (پیروشاہ) گوجراں۔ کولیاں۔ جنڈانوالہ۔ دیڈر۔ بھگنا گورسی (کھاریاں) چچھیاں باہروال۔ ڈوگہ۔ گوجرکوٹالہ۔ دھم بجاڑ۔ (کھاریاں) میاں چوھان منڈے۔ لنگار (ادب علی خان) آدم چوھان۔ مرجان ڈوہئیاں (کھاریاں) پنڈی آوانہ۔ چنڈیالہ۔ ناگڑیاں۔ ساکہ۔ کالس۔ جاگل (سبور) منڈھار (سبور) ڈھولہ۔ مونیاں۔ بجاڑوالا۔ بکسانوالہ کسانہ۔ کولیاں (ڈنگہ)۔ بدھو۔ کالس۔ بلوبانیاں۔ بٹی گوجراں۔ باغ باوابانتھ۔ منڈیالہ۔ بڈھانہ۔ چچیاں (جلال پور جٹاں) ڈھینڈہ کلاں (کٹریاں والا) ڈائی بانتھ (کنجا گجرات) گھرکو یلسیس کالس (لالہ موسیٰ) سپرا پسوال (لالہ موسیٰ) چھنسیاں سانگو (لالہ موسیٰ) چھمبرنون۔ سبحاں کسانہ۔ ٹھیکریاں مونیاں۔ بن کالس۔ برہ۔ امرانہ۔ ڈنگہ گوجراں۔ برگٹ۔ ڈھونچک۔ ٹوپہ رتانہ۔ ٹھکریاں۔ سوئیہ (جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ) کہنگوٹہ گوجراں۔ پنجن کسانہ۔ کولیاں ہاشم۔ بجراں۔ جھینڈڑ۔ چھالی۔ چھوکرآباد۔ دیڈر۔ ڈھینڈہ خورد۔ کسانہ (مزید کسانہ کے نام پر دیہات ہیں) گاؤں گھیلون۔ لوسر گاؤں مراڑی۔

ڈوگہ۔مہیسی ۔ ہکلہ (کوٹ میانہ) باکٹریان والا۔ پسوال (مرکز صحت) دھکڑانوالی ۔ بادو۔ چچھیاں رتے والی۔ چک فیکٹری گوجراں۔ چھالہ۔ دھکڑ۔ کیمٹی ۔ آدم ٹوپہ میکن ۔ سومبڑی۔ بسوئے۔لادیاں۔ بازو۔ڈواہنیاں۔ادھوال (گجرات) پوریہ (گجرات) بھیلوال / باہروال (لوہر جہلم گجرات) کوٹ ڈھلو (نہرلوہر جہلم گجرات) لانمبڑہ (دولت نگر) ملے (کھاریاں) منڈھر (کھاریاں) اُوتم (گجرشخصیت پر) کوٹ بہلوٹ (کھاریاں) ڈھلو (کھاریاں) بٹی کسانہ (کھاریاں) کوٹلی بجاڑ (کھاریاں) باہروال (کھاریاں) کولیاں (کھاریاں) میلو (کھاریاں) مینووال (کھاریاں) ناگڑیاں (کھا ریاں) کولیاں (کھار یاں) ڈھو (کھاریاں) چکوڑی میانی (کھاریاں) لمبوڑے (کھاریاں) جنڈ (کھاریاں) بھاگو (گجرشخصیت پر) کیرانوالہ۔ خاص وسیداں۔(کنجاہ) ناگڑیا نوالہ (گنجاہ) کھکہ (کنجاہ) ڈھریا (کنجاہ) کوکیکی ۔ بورا بانتھ (کنجاہ) گاوچھوکر (کنجاہ) جنڈھڑخودروکلاں ۔(تھانہ کڑیانوالہ) دھڈ لے (کڑیانوالہ) بھامبڑہ (کڑیانوالہ) چوھان پنڈ (کڑیانوالہ) ڈھوڑے (کڑیانوالہ) ڈھینڈہ چک بہرام (کڑیانوالہ) بھیوال (ڈنگہ) کوہلی (ڈنگہ) مراڈیاں (ڈنگہ) چک بھاگو (شخصیت پر) ڈھکڑنوالی ۔ (ڈنگہ) نت کا کیگی (ڈنگہ) موہلہ کلاں وخورد (کھٹالہ گجرات) کوکیکی ۔موھلہ سنگ نوالہ۔ چک پنیار (دریائے چناب کیساتھ) نوشہرہ میانہ (چک پنیار) لمبوڑ (چک پنیار) باہروال (چک پنیار)۔ کلیوال گجراں (چک پینار) لمبوڑ (دریائے چناب) سنگ نوالہ (دریائے چناب) چوھد وال (دریائے چناب) نانووال (دریائے چناب) بھٹیاں (نالہ بھمبر) چاٹرہ (نالہ بھمبر) ساہن خورد (شخصیت پر) چچھیاں (ہلیس نالہ) آوانہ۔ بڈھانہ۔ (ہلیس نالہ) کھٹانہ (جلال پور جٹاں) بھاگووال (جلالپور جٹاں) کیلا۔کولیاں بہادرشاہ۔(جلالپور جٹاں) موٹا (ٹانڈا) منگوال، چک ڈھو، لمبوڑ، ڈھوشرقی (جلال پور جٹاں) چوھڑ چاک ، بسویہ، گولیاں حبیب والا ، کالس، کھڑ دنوالہ، نونا والی، (گجرات) چوھڑ پوڑ (کوٹلہ ادب علی خان) چک کالس، بہلوٹ، چوھان، خوردو کلاں، مراڑیاں (لالہ موسیٰ)

(فتح جھنگ) پسوال گاؤں ۔ڈھوک مہلو۔ پہلوٹ ۔گاؤں جنگل ۔محلّہ چیچیاں، چیچی چوک (تلہ گنگ) (فتح پور) بھٹیاں گوجراں ۔(ٹبہ سلطان پور) گوجر نگر۔ گاؤں چوھان گجر بس سٹاپ ۔ (حافظ آباد) گجروالی۔ گجرکی ۔ چک گجراں خورد، کلاں ۔کوٹ گوجراں ۔جلال پوربھٹیاں گجراں ۔

(لاہور)

گجرپورہ ۔ھانڈوگجراں ۔ڈیرہ گوجراں ۔قلعہ گجر سنگھ۔ گوجر کلی ۔دڑہ گجراں (قصور)۔ گجراں انوالہ گاؤں ۔باکٹری چوک ۔ گجرکی (قصور) نواں پنڈ گجراں ۔ ہند گجراں ۔ ھندو گجر۔ چوھدری رحمت علی ہسپتال (شخصیت پر) چوھدری رحمت علی گجر، مسجد، چوک، شاہرہ، ریلوے اسٹیشن، میڈیکل کالج، ٹاؤن شپ، ہاسٹل چوک، ھانیڈو گجر (انجیرنگ یونیورسٹی کے ساتھ) گجرپورہ تھانہ۔ بانتھ ڈاکخانہ ۔ بھاٹی گیٹ ۔ گوجر پورہ ۔ پنڈی داجیوتال ۔ باکڑیاں ۔ واڑہ گجراں ۔ چکوڈہ کالس (ملیاں مغلدل) پھامیٹرہ سیداں ۔ رتہ موہرہ ۔ موہری مہلوٹ ۔۔

(منڈی بہاوالدین)

گوجرہ۔ گجرقلعہ۔ ٹوچک گجراں ۔محلّہ گجراں (قادرآباد) گجرات ۔چاڑانوالہ ۔ پیڈ کالودھکڑ۔ بہلوٹ یاپہلوٹ ۔گلی چچیاں ۔میانہ گوندل۔

اوکاڑہ ۔کھاس پورہ گجراں ۔ باہروال پورہ ۔میلوشخیوکا ۔ڈورلے مہرچند ۔ چندراکہ ۔نالہ کھرد۔

(شیخوپورہ) گوجرپورہ ۔مہمون گوجر ۔کالا گجر ۔کوٹلی گوجراں ۔ رتہ گوجراں ۔ گجرٹاون ۔ڈھاری گوجراں ۔ گوجر چوک (جی ٹی روڈ) چوہرکانہ ۔حویلی گوجراں (چچو کی ملیاں)

(وہاڑی) گاؤں گوجر۔ گوجر چوک (بورے والا) گجر زرعی فارم (بورے والا) گجر کیپٹل فارم (وہاڑی روڈ) گجرہوٹل سٹاپ (وہاری روڈ) منڈھار چوک (چک 47) گجراں داواڈ3۔

چک گجراں۔امب والا گجراں۔ (پنڈی گھیپ) مہلو والا۔ جنڈ۔ گورا جنڈ۔ڈھوک گجر۔ گجرات۔۔(اسلام گڑھ) گڑھا گجراں۔۔۔(چکوال) پنڈی گجراں۔آڑہ گجراں۔ موہڑاں گجراں۔کالس۔کوٹ چوھدریاں۔جان جاتلہ۔ڈھینڈہ کوٹ۔بھروال۔بوسیہ /بوسن گاؤں۔چوھان۔محلّہ سر گوجرہ۔چھچھاں چچی گجراں، منبمالہ گجراں، محلّہ گجر چوآ سیدنشاہ، ڈھوک گجر آڑہ، ڈھوک گجر بڈہ (لودھراں) اسلام پورہ گجراں (دنیاپور) لودھراں (لوھر گوت پر) درہ گوجراں۔بستی گجرانوالی۔گجر مارکیٹ۔اس کے علاوہ بہت سے گجر چک کے نام پر شہر آباد ہیں۔

(چیچہ وطنی) چچی گوت پر آباد ہے (گل پور) ردلیاہ گوجراں۔

(عباس پور)

کھٹہ گجراں۔گوجرہ دھڑہ۔(میاں والی) گجرانوالہ۔گجرات۔گورسی ڈنہ۔چوھان کوٹ۔ لودھراں (چشمہ)۔۔۔(راجن پور) کوتالہ گجر۔گجرویلی۔(سانپور) گجرا

(نارووال، شکرگڑھ)

آوڈرہ کسانہ۔حاجی پور گجراں۔کیکی۔باکٹری مقام۔پسوال گجرات۔کالا چچی۔گوجر والی۔ بھیرہ گوجراں۔بیرا گوجراں۔خان پور گجراں۔چھانی گوجراں۔ڈھلید گوجراں۔پالہ گجراں۔ گجرتور۔راویہ گجراں۔کوٹلی گجراں۔(نزدکوٹ میانہ) بائی پورلالیاں (شکرگڑھ) بدلہ گجراں۔ نکی گجراں۔جھومیاں گجراں۔بالا گجراں بیرونی چوک گجراں۔تیرا گجراں۔نرالہ گجراں۔بھڈالہ گجراں۔بھیرہ کولیاں۔لنگا بھٹیاں۔ڈے اوڈی گجراں۔مونن گجران۔ جاتلدں۔ موتلدں۔خامد کسانہ۔نانووال۔دھڈر۔فتووال۔انتووال۔تتیرایا تیڑوا۔کولیاں۔سریا گجراں۔ ٹھیکریاں۔بجاڑ۔کاہیاں۔پھلواڑی گجراں۔چھابلہ گجراں۔لوآنکھ چاڑ۔میلوسیلو۔چک امرپال۔ چترانہ۔بھٹی گجراں۔پنڈروی کسانہ۔موہڑہ گجراں۔فتح پور گجراں۔بھیٹاں گجراں۔فیروز

گجراں۔دوسری گجراں۔کٹمالہ گجراں۔لوہرے۔رالیاں۔رانبرے۔سور گجراں۔علی پور گجراں۔ترکھانہ گجراں۔گورسیال گاؤں۔بلو کھٹانہ۔باہر وال۔بامہ کسانہ۔ڈوری گجراں۔ جمیال گوجراں۔ٹھاکر دروازہ

(خوشحاب) گجرانوالہ۔رحیم یار خان۔محلّہ سیف اللہ خالد گوجر۔

(مظفر گڑھ، ملتان) گجر کھڈہ۔گجرات۔گوجر چوک (سرور شہید) گوجروالا (مظفر گڑھ) چک گجراں (ملتان) گجر ٹاؤں۔(ملتان) تحصیل کیرانہ۔گاؤں بڈھانہ۔داہرہ

گوجراں (ملتان)۔قصبہ گجرات (مظفر گڑھ)۔ (اسلام آباد) کنکوٹہ گوجراں۔ٹھٹھ گوجراں۔داداں گوجراں۔گورا گوجر جہاری گوجر۔بھڈانہ کلاں گاؤں نون (موٹروے کے ساتھ) بھڈانہ خودر۔پوسوال۔ڈھوک گجراں۔چوھدری رحمت علی کمیونٹی سنٹر۔گجر کلب۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ) (سرحد) (ایبٹ آباد) ہزارہ گوجراں (آہین اکبری کے مطابق ہزارہ کا پرانا نام۔) گوجری (قلندر آباد)۔گوجر بانڈی۔گوجر ہٹیاں۔منشاء گوجری۔بن گوجری۔گجر آباد (کلور) بوکڑہ گاؤں (بکنوتر) بانڑیاں (مری اور ہزارہ کا باڈر) گوجر جھگیاں۔باہروال (کوتہ قبر) گوجر موڑ (شیروان روڈ) مساح گوجری (جبری) کالس بانڈی۔ میرا گجرات (حوہلیاں۔کوہالہ گوجراں۔آزاد کشمیر اور ہزارہ کا باڈر) ڈنہ باہی گوجری (چملڈ حوہلیاں) بن پرل گھمبر۔نلگکی۔پسوال میاں (کوٹھیلہ، شیروان) بھلسیہر ڈویاں۔گہگہ خورد۔چھوکر گاؤں۔سانگو۔تلہ بجاڑ۔کولیاں۔ٹھلہ۔بانیاں۔پانڈہ تھانہ و گاؤں۔پسیال۔ کوہلیاں۔جنڈکہ۔عزیز سنگ۔کک منگ۔پسوال گاؤں۔رسالو غار۔مونن۔نور پور پسوال۔ ترمنگ بالا۔لاچی منگ۔امولیاء۔گوجرہ میرا۔موھار خورد وکلاں۔

ڈھوک طورو (حویلیاں)

کوہستان ہزارہ۔گجر بانڈہ۔گوجری بھیک۔گوجر خیل۔بھونچہ یا بونجہ (کیوائی کا گاؤں)

بٹ گرام، بٹل

ہریپور ہزارہ۔ سانگیا، دیڈر، سراھد نا، پنڈ گجراں، بسومیرا، پسوال۔ ڈھینڈہ۔ (کلابٹ) جاگل۔ چچیاں۔ کالس۔ کولیاں۔ موٹیاں۔ مونن۔ بھڈانہ۔ میلم۔ ڈوہیاں۔ گجرآباد (غازی) کھاریاں۔ بانتھ۔ منگ۔ میرا گوجر۔ بہلوٹ۔ گجر نلہ۔ گجر گلی۔ گوجر موہڑہ۔ مانکرے روڈو گاؤں۔ گجر نرسری، بوکڑہ یا بوکڑی (مارگلہ ہلز) کھاریاں (مارگلہ ہلز) منگ۔ لڑ منگ (بیڑ)۔ چھوکر کالونی۔ پنڈ سہراں۔ دیڈراں۔ گجر تناول بریکس۔ چھوہر جوولیاں۔ ڈھوک طورو۔ سنگ۔ بانڈی منیم۔ رسالو کڈہ محل۔ کھدو۔ کروالہ۔ ڈوگہ (غازی) دھڑی گوجراں۔ منگ گجراں۔ گو جرہ۔ گوجری پٹہ (مغیلہ دور حکومت میں ہزارہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک حصہ کو گوجری پٹہ کہتے ہے) ۔محلّہ گوجر موہڑہ۔ گوجر بھوبانی (تربیلہ ڈیم کا پرانا ایک گاؤں) تربیلہ کے اندر بھی کئی گجر نام تھے۔

(مانسہرہ اور بٹ گرام)

منڈھار۔ ڈوگہ۔ بھامیڑہ۔ باگڑی۔ گوجراں۔ چوٹا آوانہ بستی، چوٹا پسوال بستی، چوٹا چچی بستی، بالی منگ، تڑمنگ ہیل کوٹ، میانہ مکھڑا، چندروال، جھاڑے دی گلی (بٹل) کالس، بٹ دریا، سوم الہی منگ، درہ بھڑگڑ منگ، گجردی گلی۔ کٹر منگ۔ پھلڑا۔ بھڑگڑ منگ۔ ٹھاکرہ۔ گجرگڑھی (گڑھی حبیب اللہ) دھڑیال۔ کالسیاں (بٹگرام) گجر پٹہ (گٹر منگ باہیں) محلّہ گجرآباد (شنکیاری)۔ باکڑیاں اور باگڑیاں جنگل (اوگی) گاؤں چچیاں (پڑھنہ)۔ گجر بانڈی (اوگی) پوڈاں۔ چوھانہ۔ (اُوگی) چچیاں۔ بانیاں۔ (بٹگرام) گجر پل۔ جاگل۔ (جبوڑی) ستھان گلی۔ راٹھی۔ بھرگڑ منگ۔ پوڑ (گھڑی حبیب اللہ) محلّہ گورسیاں (بسیاں بالاکوٹ) کالسیاں۔ (جبوڑی) ٹھکرال (لساں)

(ڈی آئی خان) گجرات۔ نہر پہاڑپور بہلوٹ۔ چچیاں گاؤں۔ (کرک)

(مردان) محلّہ گوجراں۔ (جلالہ)۔ گجرگڑھی۔ گجرات۔ موضع گجرانوالہ۔ گجر کلے (پیر

سدو) گجرنگر۔ (تحت بھائی) کھٹانہ خیل محلّہ۔ (مردان) محلّہ گڑھی مردان) محلّہ گورسیاں (گجرات مردان) محلّہ بٹان خیل۔ محلّہ گجراں (تحت بھائی) گجربستی (نوشہرہ) محلّہ پوسوال، محلّہ کھٹان خیل (گجرگڑھی)

فاٹا۔۔ گوجر کلے (سیٹھ گل کریم خان تحصیل سارزئی انجیسی) گوجرآباد (خار باجوڑ ایجنسی) **پشاور**۔۔ چوھا گجر۔ میاں گجر۔ گجرآباد۔ محلّہ گجراں۔ جھگڑا گوجر۔ گوجر گڑھ۔ بہلوال ڈھیری (اکوڑہ خٹک)

(صوابی) محلّہ گجراں (دھوبیاں) گجر انو کلے (صوابی ڈاگی) محلّہ گجراں (شیواڈہ) ٹوپی تا چاسدہ کا علاقہ ,,سمہ،، کہلاتا ہے جو گجروں کی گوت ہے۔

(دیراور سوات)

گوجر نیوی پوسٹ۔ گجرنگر۔ گجر کلے۔ ملاں گجر۔ گجرآباد۔ بٹ میرا۔ بٹ خیلہ۔ گجرانوالہ۔ سیدوشریف۔ (سیدو بابا کھٹانہ کا نام عبدالعفور تھا جو والی سوات تھا) لوڑہ میانہ (خیبر ایجنسی) گاؤں طور منگ۔ (تمرگرہ) گوجر کلائی (لوہر دیر) مالا گجر (اپر دیر) گلیٹ موضع دیر۔ درہ جندول (دیر) درہ طور منگ۔ درہ باہر وال (**سوات اور مٹہ**) چوھان کالونی۔ گجر لالی۔ گجر تنکے۔ (مالا کنڈ) بادو گجر فواڈ (نالا کا نام) گجر بانڈی۔ گجر کلے۔ گجر آباد (کانجو ٹاؤن) گجرو آباد (منگورہ) آوان بانڈہ۔ گجرنگر۔ گجرآباد (فتح پور) گجر کلے۔ باجوڑ (گوت بجاڑ)

(چارسدہ) ۔ محلّہ گوجراں۔ گجرانوا کلے۔

(صوبہ سندھ) (**ضلع سانگھر**) ڈاکخانہ وگاؤں۔ گوجری

(خان پور) باہروال۔

(کراچی) گوجراں (ساگر) گجر مارکیٹ (انڈی) گوجر پیٹرولیم (شریف آباد) گجر مارکیٹ (ہب) یوسف شہید گوجر چوک (اورنگی ٹاون) محلّہ گجراں (نواب شاہ) بڈھا گجر (اختر کالونی) چھوکر (ٹھٹھہ) گوجر کالونی۔ محلّہ گجراں۔ جنیز گوٹھ (شخصیت پر) پٹیل باڑہ۔ گجراتر (صوبہ سندھ کاریگستانی علاقہ)۔ گوجری ڈھنڈ (محمد بن قاسم کے زمانے میں ایک لڑائی کا ذکر ملتا ہے) گوجر چوک منظور کالونی کراچی۔

(سکھر، بدین، لاڑکانہ) گوجرہ (سکھر)۔ گوجری (بدین) گوجر (لاڑکانہ)

(صوبہ بلتستان، گلگت) گجرآباد۔ گجرداس (سلطان آبا کا پرانہ نام گجرداس تھا)

(صوبہ بلوچستان گجرآباد (ضلع گلزار)۔ گجرنالہ۔ گجراسٹریٹ۔ گوجر گور۔ گجرو۔ گجر گاؤں (نعدار) گجرڈیڑو (لسبیلہ) گجر بنگلو۔ گوجری (ندی کا نام) گاؤں گوجر (بولان) گجر (پستن) گجرو (ڈیرہ بگتی) گورج زئی (ژوب)۔ گجرات (آوران)۔ مشکے گوجر (سورات) دیہہ گجر (تحصیل بھلگ)۔

(آزاد کشمیر) پلد نہ گجراں۔ گوڑا گورسیاں (کوٹلی) گوجرہ (مظفرآباد) بانڈی بجاڑاں (مظفرآباد) گجر بانڈی (ہٹیاں بالا) ہڑیالہ گوجراں۔ کوٹ گوجراں (مظفرآباد) ڈنہ گجراں۔ گجر بانڈی گوجر موڑ (میرپور) دیگوار گجراں (ضلع حویلی) دیگوادتیرواں۔ (حویلی) درلیاہ گوجراں۔ (کوٹلی) کھڈ گوجراں (کوٹلی) میاں محمد بخش میرپور (شخصیت پر) چوک تارخیلی۔ بانڈی کرتانہ حویلی۔ گجر بستی۔ گجر چوک میرپور۔ چھاپڑی گوجراں (بالمقابل چچیاں (کھڑی شریف میرپور)۔ گجر کوہالہ۔ چچھیاں (پرانا میرپور)۔ بانیاں چھم۔ کوٹلی گوجراں۔ بنی حافظ ہٹیاں بالا (شخصیت پر) چمٹی گوجراں (میر پور) بہلوٹ چوک (ڈڈویال) گولٹ گوجراں۔ گوئیہلہ گوجراں۔ ہٹریالہ گجراں۔ (مظفرآباد) بانڈی گجراں۔ محلّہ جاگل (دھڈیال آزادکشمیر) گاؤں کسانہ (مظفرآباد) گاؤں کالس۔ بڈھانہ۔ نگر گورسیاں سرن کوٹ (پونچھ) بانڈی چچھیاں (حویلی) سرا پھرنا (ڈڈیال)

شاہ پور منڈھار (حویلی) چھاترہ (عباس پور پونچھ) سراڈی (راولاکوٹ) سراڑی (حویلی) موڈا امتیال گجراں (میرپور) محلّہ گجراں۔ (تکیال ل کوٹلی) بھاٹینی (پونچھ) بھاٹیی بھٹیاں (میرپور) ٹامی گوجرہ۔ گورسیاں۔ لون بگلہ (چکار) نون بگلہ (پرپم کوٹ) لوہر کوٹ۔ سیر کولیاں۔ نکہ گجرار (کیل) گجراں دومیل۔ گجرناو۔ ڈنہ پھامبڑہ۔ ڈنہ چوھان۔ نلہ چچیاں (مظفرآباد) جنڈ گراں۔ ڈنہ چچھیاں۔ موہڑی گجراں۔ بانڈی تکیال۔ بانڈی چچیاں۔ لودے بہک۔ (پرئم کوٹ) ڈنہ کسانہ۔ بوکڑہ گلی۔ ٹھیکری ڈھاری۔ کوٹ گجرات۔ لودی آباد۔ (ہٹیا ں) کلر گوجراں۔ چوھان پنڈ۔ کولی (مچھارہ) مکڑا پہاڑ۔

کولیاں بانڈی۔ چندیرہ۔ پھاکٹری۔ گورسی (نور پور نکراں) بہلوٹ (گڑھی روپٹہ)۔ پانڈو پہاڑ۔ گجر کوپیلہ۔ گجراتیاں۔ بھاٹہ کوٹ۔ (حویلی) ہنڈی کھٹانہ۔ کوٹ گجراں۔ ھل پسوال۔ رینگوی چوھان۔ چوھدریاں والا۔ پلدن چوھدیاں۔ موہرہ مہلواں۔ ڈوئیاں والی۔ کلس۔ کالس (کہوٹہ) گورسی ڈنہ (المعروف لسی ڈنہ) ڈنہ بجران (بدھال کہوٹہ) کولی باغ۔ گوجدار۔ جنڈ گوجراں۔ بھٹی گیئر (بیس بگلہ) بھٹی کیئڑ (ککر) دھکڑاں (آئھمقام) پورہ چھاوڑی (اشکوٹ) پٹی چھارہ۔ کولی تلی پترا (ہٹیاں بالا) منگ بجری۔ کلس بچے والی۔ باٹیاں۔ (دھیر کوٹ) ڈنہ گجراں (مظفرآباد) واری لیپہ (آزادکشمیر) گجر کوٹھہ (کبیر کوٹ) کوٹ گجراں (باغ) بوکڑہ گلی۔ راوی ڈوگہ (باغ)

(آزاد کشمیر، مقبوضہ کشمیر مشترکہ (آزاد اور مقبوضہ کشمیر)

راجوری گجراں۔ بانڈی چوھان (پونچھ) گجر دیش چیرٹیبل ٹرسٹ۔ گجر کالونی (سنجوال بائی پاس جموں) گجر ہاسٹل فار بوائے اینڈ گرلز۔ گجر سوونیئر۔ گجر بستی پورہ۔ گوجراں۔ ڈنہ گجراں۔ (راجوری) پروڑی گوجراں (راجوری) ڈھوک خالصہ گجراں (جموں) بانڈی چچیاں (پونچھ) چوھدری ناڑ (نزد تھنہ منڈی) دھکڑ پوسٹ (ہجرہ) بوکڑہ۔ گورسی (تتہ پانی) قلعہ لوہر کوٹ۔ جاتلاں (میر پور) ڈھنیڈہ۔ (میر پور) بانیاں۔ (ہرنالہ) گوجرہ لگماں۔ ڈھلہ بجاڈ۔ گجر نگر۔

چھٹہ گوجراں (آر۔ایس پورہ جموں) کٹل گوجر (کٹھوعہ) وسل گوجر (راجوری) مہاڑی گوجراں (راجوری) ترار گجراں (راجوری) محلّہ گوجراں (گندم منڈی ڈول گوجراں (کشتوارہ) کنڈی گوجراں۔(کرنا بارہ مولا) گوجرہ۔بڈھانہ چیچی۔بڈھون۔مہلو۔جھاولہ ناؤ (بڈگام)۔بوکڑہ ناڑ (ہندواڑہ) چاچڑ ناگر۔بانیاں۔سہرا چوھانہ۔نگر گورسیاں (سرن کوٹ) محلّہ گوجوارہ (سرن کوٹ) چوھان کوٹ (ادرھم پور) جلن گوجراں (انت ناگ) بونہ گجراں۔(مقبوضہ) چیچی مندر (پھٹانکوٹ) سیڑی چیچیاں (مظفرآباد) گجرال (جموں) گوجرہ واڑہ عرف گوجرواڑہ (سری نگر) فقیر گوجری (سرینگر) گوجرن (سری نگر) گاؤں کالس۔تاس کلیال۔گاؤں کھیپڑ۔ ڈھنیڈہ کلاں ڈھینده خودر۔کھاریاں۔بھلیسر گاؤں ٹھیکریہ۔گاؤں کاگیاں۔ڈب چیچیاں (گرنا بارہ مولا) بانیال۔گاؤں پوڑ۔ٹھکیری کھٹانیاں دیوانہ۔چک بڈھانہ۔لادھی۔گوندھی گوجراں۔ کائیاں (چراگاہ) بانڈی چیچیاں (جموں) ڈنہ ڈھکڑیوں۔ڈنہ ڈوئیاں۔موہری میلوال۔کیکی انڈ۔سوکڑا (راجوری) چوھدری ناڈ۔ڈھنیڈیاں۔بڈھانول۔کسانہ (پونچھ) گورسیاں (پونچھ) گاؤں سانگولہ (پونچھ) گوجرہ (چراگاہ) گوجراں۔(انت ناگ) بانہ کوٹ گوجراں (انت ناگ)۔ علاقہ سولنگی (کالاکوٹ)۔کھیت کھٹانہ۔(اُودھم پور)

(انڈیا، بھارت) بھارت (راجہ بھرت گوجر کے نام پر)

گجرات۔گوجر بھون۔گوجر نگر۔گجر دھار۔گوجر جیولرز۔گوجر کیمیکلز۔گوجر گریوز۔بھامڑہ گاؤں۔ گوجر ٹولہ (رام پور)۔لودھی گوجر۔کوتالی گجر۔گجر پورہ۔گجرو۔راو

گجراں۔بڈ گجراں۔تلواراں گجراں۔سمبالی گجراں۔کوتالی گجراں۔جنڈ گجرات۔گوجر پورہ۔ چھینی گوجراں۔بیراں گوجراں۔لاوپور گجراں۔گجر بسوۂ۔داہی پور گجراں۔چوک گجراں۔نلکہ گجراں۔بار گجراں۔گوجرہ نکلہ۔بلڈن پور گجراں۔کک لالہ گجراں۔گجر دلیس۔نارپور گجراں۔ جاوانہ گجراں۔پنچھی گجراں۔مہاری گجراں۔گجروال۔(لدھیانہ) گوجر گڑھ (گوالیار) گاؤں گجر (فدیدکوٹ) بہک گوجراں۔جوان پور گجراں۔بہلوال گجراں۔گجرتان۔سمالہ گجراں۔گجر

مجری۔گجرات دلیس۔دادروس۔گھر کا گجراں۔جہری گوجراں (امرتسر) ساگور۔کٹاریہ۔ گورسیاں۔گلوٹ گجراں۔بہارد گوجراں۔گجر ہندیل کھنڈ۔ماحرلدھیانوی میرج سنٹر۔کوتالہ گجراں۔لودی گجراں (امرتسر) ساگور۔کٹاریہ گورسی۔جیال گورسی۔ڈی گجراں۔ہٹی کلیانہ۔ (پانی پت) نور پور گجراں (پانی پت) داجسکا گوجرہ (گوڈگانوہ) گاؤں کھٹانہ۔قنور بھڈانہ۔ ناگڑی۔چندیلے۔بدھولی۔لوہ موڈ۔ڈھنڈہ۔پوسوال۔ٹھکری (پلول)۔بھٹی (دہلی) کھٹاریاں۔ (مظفرگڑہ) کیرانہ۔نونگر (مظفرگڑہ) بھڈانہ (بلندشہر) ضلع تنورگڑھ (مدھیہ پردیش) گاؤں بجاڑ (نماڑ) ٹھیکری۔امرورتی (صوبہ مہاراشٹر) گورجر (سہون سانگ کا تزکرہ) پراتی ہار گوجر (گوجر اعظم مہر بھوج کے زمانے میں تہاس کی کتابوں۔میں گوجروں کے شاہی خاندان کو پراتی گوجر کہا جاتا تھا۔گوجر منڈل (اجمیر کے گوجر راجہ پرتھوی راج چوھاں نے دہلی اوراجمیر کا مشترکہ نام گوجر منڈل رکھا) گجر پہاڑ (گوالیار) گورجی (مدھیہ پردیش) گجراتی پیڈ۔گوجر بارو ڈمٹہ۔ گوجر کھیڈہ (انذور میں ایک جگہ) گوجر پورہ۔گوجر واڑہ (ہوہشک آباد) گجر واڑی۔گوجر بازار (ناگپور) گجر مارکیٹ گوجر والا (لدھیانہ) گوجراں (نگرور) گوجر کھیڑہ (پٹیالہ کا ایک گاؤں) گوجر باس (راجھستان) دوباد گوجراں (تھانہ غازی) ماتا گوجری۔(گوروگوبند سنگھ کی ماتا کا نام) گوجری راگ (ایک راگ کا نام۔گوجر ماہر (تجارہ) گوجر پورہ۔(فیروزپور) چک لا دیاں (ہوشیارپور) کوتالہ گوجرویلی (راجن پور) ہردوئی گجر (جانوں ضلع ملھنڈ) گاؤں بنسلہ گجراں (چروڈی، میرٹھ) بھڈانہ گیٹ (میرٹھ) بھڈانہ، رسول پور، ٹرانہ گجراں، گوجرہ، بہلوٹ (مظفرگڑھ) پھروکھتیرا (نماڑ) علاقہ بھنڈ، گاؤں بوکڑی (سہاگ پور) محلّہ گوجراں (حصار) کیکی، ٹھنیڈہ (ہوشیارپور) دام بڈھانہ (ضلع گوڑ) بانڈی کولی، بوکڑہ (جے پور) کٹاریاں (میورڈ) چھوٹالال بڈھانہ، ڈوئی (اجمیر) گڑیا ٹھیکری (اودھے پور) چھاپڑی (ٹونگ) جھاراوار (میواڈ) بوکڑانوالی (ڈنگ حصار)۔بوکڑا (جالندھر) گجرتان۔فتح گڑھ گجراں (لوھرانہ) فرید پور گجراں (پٹیالہ) گوجر پورہ (گجرات، سرات) ڈار گجراں، شملہ گجراں (پانی پت) امروائی (پلول) جاوی اور جاوے (بلندشہر) بہلوٹ (میرٹھ) پنج کولی (پٹالہ) بوکڑی (اجبن مالودہ)

محلہ گوجراں (گنگوہ۔سہارنپور) بڈھانہ ۔ (میواڑ) گوجر پورہ گلاں (جالندھر) ڈول گوجراں (کشتوارہ)رانگر گڑھ (کونہ) پھلرا جنکشن (اودھے پور) پوڑ۔ (شملہ) گوجر گڑھ (گوالیار) چھوکر کلے (مدھیہ پردیش) چھوکرآباد (گجرات انڈیا) بجاڑ (انڈیا گجرات):[کھیڑی گجراں۔ (بلب گڑھ)۔نکانہ گوجراں۔باکڑی۔ چندیلہ۔بڈھانہ۔مانگرلے۔ کچھ معلومات حال ہی میں انڈیا کے ایک بھائی نے دی ہے جس کے مطابق

fatehgreh...sahib bahak gujjaran..firoz pur..... bud gujjaran.theh gujjaran...buh gujjaran...talwara gujjaran.gurdas pur ..simbli gujjaran..lahri gujjaran .jhanda gujjaran.gujarat.gujjar pura.channi gujjaran .bhur ian gujjaran.hoshiyar pur .gurjar pur,gujjar.gujjar katrala. gujjar baisoya. rai pur gujjaran.chak gujjaran ,chack gujjaran 2. bhuiewel gujjaran. bhuiewel gujjaran 2 .jalandhar.. rai pur gujjaran .kapurt hala .mand gujjar pur. gujjar rattan..ludhiana ..agwer gujjaran. baun ker gujjaran.fateh garh gujjaran . gujar waj .gujjar wal bet ..nawansahar.. gujjar pur khurd ..gujjar kalan.sang pur ..rampur gujjaran .ramg arh gujjaran .patiaki district. badholi gujjaan.birkheri gujjaran.dudhan gujjaran. gujjar heri.sasa gujjaran..muktasar distric .bura gujjaran.farid kot district.. gujjaran . کے علاوہ بھی بہت سے شہروگاؤں آباد ہیں جن کے ہر شہر کے پیچھے گجروں کی ایک داستان محفوظ ہے۔

(روس) گورجھستان (کوہ قاف) گوجراتی (دریا کا نام) گوجرنی (شہر کا نام) گوجر پل۔

گورجرنی (ضلعی ہیڈکواٹر) گوجر (ازبکستان) کشان گورجی۔چچپنیا (چچی گوت پر) سیر (دریا) چچی گاؤں،سرت چچی۔گوجرائیرپورٹ۔(ایران) بجاز (بجاڑ پر) گجر (بخارہ) گورگ یا کوہ گورگ۔کوجر۔گجارستان۔گوجر۔گودگ پیر سوان۔(پہاڑی) گورگان شہر۔بجیرہ جزر۔گورجی محل (اموال) لورستان۔لارستاں۔کاشاں۔گوجر خاشی۔

(افغانستان) گجر (بحارہ) گجر (کرمانی) گجرستان۔گجرآباد ۔ گرجانی۔گجر گھاسی۔گو جدانی۔گوجرخیل۔چشک گوجر۔گوجر پام۔گجرباس۔چیک گجر۔دریائے گجر۔بھنبلہ (چراگاہ) گاؤں میلوان (صوبہ کنٹر،سیکان)

(سپین) گجر نام کا ایک ضلع۔ امریکہ۔۔۔کسانہ میذیم۔۔سنگا پور ۔۔کسانہ گاؤں۔۔۔اٹلی ۔۔گاؤں گورسیاں۔۔ نیوزی لنڈ۔کاراول ایک جزیرہ۔۔ازبکستان میں ایک دریا کا نام سیر۔آئس لینڈ میں ایک پہاڑ کا نام ہکلہ۔لبنان کے ایک گاؤں کا نام گوجر۔لہسا تبت گجرائیرپورت،

چین۔گجرٹی،۔سوزی لینڈ گجرہبگی چوٹی،۔ سپین۔(gugger

mountion ہنگری گجرٹی کولمبیا۔گجرروڈ، جارجیاء۔gojeryol

کوریاء۔gugerstation project ۔،انڈونیشیاء۔ lolo gujer i

ndonesia،اور kara gujer krghistan ۔جنوبی آزربائیجان گجر

نگریاں، گجر شہر تنزانیہ اور کنیا۔ میں بھی گجر نام کے شہر آج بھی موجود ہیں اس کے علاوہ گجر کے مندرجہ ممالک میں نام دریافت ہوئے ہیں جوان ممالک کے نقشہ جاٹ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ نیپال۔اسٹریلیاء۔چین۔نیوزلینڈ۔ہنگری۔کولمباء۔میکسیکو،جارجیا،کوریا،انڈونیشاء۔

کرغستان، ایران،، آزربایجان، تنزانیہ، کینیا، وغیرہ میں بہت سے گجر نام کے شہر دریافت ہو چکے ہیں۔ گوجر ایک مارشل قوم کی دیگر بہت اور نشانیاں بھی ہیں۔

گوجروں کے آباد کردہ گاؤں (پوٹھوار)

سانگون ۔۔ 1031ء میں گوجر قوم کے سانگو گوت نے یہ گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں ملیار قوم کے افراد اس گاؤں پر قابض ہو گے۔

۔ڈھوڈہ ۔۔ سمی ڈھوڈہ جس کا تعلق گوجر قوم گوت کھٹانہ سے تھا آباد کیا بعد ازاں اس پر بھی ملیار، بھنگر اور بھکڑال قابض ہو گے۔

گاؤں چک قادر قلی ۔۔ قادر قلی قوم گوجر گوت کولی نے یہ گوں آباد کیا بعد ازاں اس گاؤں میں کالس آ کر آباد ہو گئے۔ **کویلی مراد** ۔۔ مراد خان قوم گوجر گوت گولی نے اس گاؤں کی بنیاد رکھی بعد ازاں قوم تھتھال آ کر آباد ہوئی۔ **کالس دریائی** ۔۔ اس گاؤں کی اصلی وراثت گوجر قوم ہے جن کی گوت کالس تھی۔ 1739ء میں غیر ملکی حملہ آور نادر شاہ نے چھوٹا سا علاقہ اور قلعہ حسولہ قوم گوت کالس کو عطا کیا۔

حسولہ ابوالخیر گاؤں ۔۔ اس گاؤں کے وارث گوجر ہیں۔ حسو قوم گوجر نے گاؤں کی بنیاد رکھی بعد ازاں گجر غیر آباد ہو گے۔

پدر موہری (ترکوال گوجر خان) اس گاؤں کے وارث گوجر ہیں۔ مسمی موہری ولد ترکو قوم کسر موضع لکھوال سے آ کر یہاں آباد ہوا۔ ایک دفعہ موہری کے رہنے والے گوجروں کی گھوڑی کو کسر قوم کے بندوں نے زبح کر دیا اس پر جنگ ہوئی ایک عرصہ تک جنگ رہی جس کی وجہ سے گوجروں کو نقل مکانی کرنی پڑھی۔

کونٹ ۔۔ گوجر خان کے اس علاقہ کے وارث بھی گوجر ہیں۔ 922ء میں کونٹ قومفصل نے اس گاؤں میں رہائش اختیار کی۔

کیسر گوجراں ۔۔ اس گاؤں میں کیسر قوم کے ایک نائی کا قبضہ تھا جو سلطان جلال دین گکھڑ کا خدمت گار تھا۔ بعد ازاں گوجر اس گاؤں پر قابض ہو گئے۔

کالس سوکیا نند ۔۔ اس گاؤں میں بھی اصل وارث گوجر ہیں مسمی تاجہ قوم گوجر گوت کالس نسل عاقی نے سلطان جلال دین خان کے دور میں اس گاؤں کی بنیاد رکھی۔

ٹھٹھہ بافندہ ۔۔ اس گاؤں میں گوجروں کی ملکیت ہے۔ جس میں مویشی کے لیے چراگاہیں بھی ہیں اس زمانے میں مویشی چرانے والے کو ٹھٹھی کہلاتے تھے۔ آہستہ آہستہ مکانات تعمیر ہوئے اور ٹھٹھی سے ٹھٹہ مشہور ہوا۔ **ڈورہ بدھال** ۔۔ مسمی ڈورہ گوجر نے 785ھ میں آباد کیا **ڈھوچک** ۔ وارث گوجر قوم گوت دھوکی، زمانہ سلطان ہاتھی خان کے دور میں یہ قوم آباد ہوئی۔ **جیوکس** ۔۔ دیہہ جیو قوم گوجر گوت بجران نے یہ گاؤں آباد کیا۔

اس کے علاوہ جلہیاری گوجراں، جلہیاری پائیں، جہر ہر دو گاؤں پیچھی، ایہہ گوجر، ٹھٹھہ نون، نوتھیہ راکان ہجو بوکن، رامان بورکن، جھوٹکرا، جاتلی، سرہدانا، پنڈانہ، گاؤں پسوال، گاؤں ہروال بنکیاں بنگالی گوجرہ، درکالہ چھہونکل، گاؤں لودی گجر، دوکھوھا، چوھان گوجر خان، گوں بوکڑا، کونتریلہ، بہادریال کمانگر، ملکووال، بھٹی (بٹی کلاں) تھومی گوجراں، کہوکہائی، منگورہ، مانیاندہ (ہیرڈ) چک قادر، کے علاوہ مزید اور بھی گوجروں کے آباد کردہ گاؤں کی تفصیل ملتی ہے۔ ہری پور کے کچھ علاقے رانی واہ۔ پنڈ کمال، سراندنہ نجف پور، شاہ قابل، پنڈ گجراں، مونن، جاگل، وغیرہ یہ بھی گجروں نے آباد کیئے۔

گوجر گوتوں کی تفصیل ۔۔تحریر و تحقیق انور کلوروی

الف ۔۔۔آوان یا آوانہ ،امرانہ ،امنی ،ادہانہ،اوداں ،ابیہ،ابھیر(اہیر۔ہیر)انہانہ، آبیٹ (ایبٹ) اوجاکر۔روسپہ۔انھیہ ۔ادکھانے ۔ اماوتا، الکاری، اتالا، امبک ،اتری اگئی گل،اسوال،اندوار،اہار،المیچہ ،اندوہ،افتالی،فتالی، پہنالی،ابھبر ،اندانہ اٹھوار اٹکیہ،اسوار،اسیا، اگچل ،اتلانہ،اہیوال، آنجنا،امولیا،انولہیڑا،انتہ ،آنہ،آبیٹ،انند ما،ایڑی،الیسر ما،انٹوا،ادار،

امٹ،ادوار،اومر،امروال،اُونتا،اوگا،اوٹھا،اٹھوال،اوہر، ۔۔ب ب ب ب ب ب باہروال،برہ بانگڑا (بانگر) بابیہ،بوہدا،بروڑ،بودیا،بورسی ،بنکٹ ،بلوچ،برلا ،بندیل،بتھیوار، بھکیہ، بھوڈیا،بھرتیہ ،بھرویہ،بھٹینہ ، بھوریچہ ، بھوجہ ،بجیران،بوکن،برکٹ ،بجاڑ،بانتھ،بانیاں ببانیاں،باگڑی،بڈھانہ،بٹار،بالا،بنسویہ،برسویہ،وسوسہ،بالاسیہ،بالسی،بارسی،بیلی،بکھن،بسوال یاپسوال،بوراہڈی،بانسلے(ہینسلے) بھٹویہ،باگھیلا یا واگھیلا،یا گھیلا یا گھیل،بارو بڈ گوجر،بڑ گوجر، بہر گوجر،باکڑہ،بگھاڑ،باگڑا،بربر،بربرا،بنکر،بابر،بہاردوج،بھردواج،بانجا،بلوٹ،بہلوٹ، یا بھالوٹ،بیلود،بیر بر،بیلہ،برگو،بندرا،بھنبلہ،پہملہ،بہملہ،بھٹی،بھاٹی،بٹ،بھرگڑ،بھوسن، بوسن بھنیٹ،بھلیسر،پھیسر،بھرادی،بھگروت،بہامبر،بھڈانہ،پھڈانہ،بھدرویہ،بھارو،بارو،

بھوجہ،بھنڈ،پھنڈ،بلوٹ،پ پ پ ۔۔۔پسوال،پاریچہ،پٹلیہ،پہلپدیہ،پپل نریہ،پنشیہ، پرھیکر،پٹیل، پٹی دھر،(پٹی دار) پانا،پاندھ،پلوٹ،پھلوٹ،پلیسر،پوڑ،پوجے،پرمار،پرمر،پوار، پنوارے،پرہار،پرتہار،پریہر،پلوان،پٹاو،پتا،پریاگ،پہوچہ،بہوجہ،پنڈار،پونی پبیا،پوربیہ،پاپچہ، پورس،پامر پرمر،پھڈانہ،پھامبڑا،پکنا،پھلڑا،پھوال،پھولڑا۔۔۔

ت ت ۔۔۔تک، تاک تانک ،تلشک ،تلیک ،تاس،تنور،تور یا طور ،یا طوری ،تنگار،تمر

،تومر تینجا،تانتیا،ترک،تیڑو،تیڑوا،تنتری،تیتراول تھکو،یادھکر،

ٹ ٹ ۔۔۔ٹوڈیوال،ٹوپہ،ٹونگر یا ٹوگرو،ٹاٹررا،ٹنبالی،ٹڑٹرک،ٹونکن،ٹیڑا،ٹیکیا،ٹوریا،ٹانک،

ٹھلہ،ٹھکریہ،ٹھولے،ٹھنڈے،ٹھیکلہ،ٹھک،ٹھگریا،ٹھکریا،ٹھاکر، ج ج ج ۔۔۔ جالا، جاریچہ،جمد گیند،جاتلہ،جاٹو،جاٹ،جہاں،جھان،جاگل،جنگل،جویہ جوبر،جندھر،جینھدڈ،یا

چھندر،جاولا،جاورا،جام جالا جاریچہ جنجوعہ جاوری، چ چ ۔۔ چھاوری،چوہل،چاڑ یا چاڑک، چالوکیہ یا سولنگی یا چلوک،چیوٹکٹ،چاپ یا چاوڑا۔چڑیہ،چورس،چندراوت،چتربھیج،چال، چاورہ یا جاورہ،چھوکر،چھونکیال،چھپروال،چھری مارچیچی،چھمبر،چاننے،چانچی،چیچی،چوپڑا، چڑلے،چوہلے،جالے،چھالی،چوھان ،چاڑ،چوبرا،چنیر،چترانہ،چندر چندو چکور،چلوکیا،

چلوک،چندیلہ،چڑن،چوندا،چوڈا،چوہدری،چاہدری،چھالے،چالے،چھوڑی۔چھلوترہ۔د۔

د ھ ۔۔دہڑ،دبھی،دوسود،درسیہ،یاداہیہ یا دہل،دھابھاٹی،دھاریچہ،دیڈر،داپہ،دیوڑا،دسا، دیدا،دودے،دوڑے،دوند،دھوند،دھند،دیس مکھی،دیبا،دراوتی،دیوڑے،دھونچک،دھکڑ یا دھکرتا تھکر ،دہدر،دہل،دھوند،دھند،دھونا،ڈنگے،ڈوگہ،ڈوگھ،ڈاگڑ،ڈگس،ڈولی،ڈیڈے، ڈینڈی،دونک،ڈورے،ڈالے،ڈانگی چیچی، دوئی ،ڈھو،ڈھولے،ڈھنڈا ، ڈھروال ،

ررر۔۔۔رانگڑ،راکھو،رتدیہ،رتالا،رائی،راٹیہ،راتھی،راٹھور،رلائٹے،رومت،رناسو،راوناسو روسا،ریوا،لیوا،راجپوت،رند،رانا(یہ سانگو اور چوھان کا لقب ہے) راول ،رویسیہ،رویسے،

رواک، رانکیا ، زیہان ، س س س ۔۔ساک ،سارتے ،سکھیلہ ،سینگ دیو،سالوئیہ، (سالبانیہ) سنگرانہ،یاسگریا،یاساگر،سنگم،سرمرو،سوڈھا،سموسریہ،سونتھرہ،(سونترہ) سوہین، سرست ،سوریہ ونشی،سوریا (لومبڑا) یالوموڑ،سک،یاسی ،سانگو،سرادنہ،سرامدنہ،سراندہ،سانولہ،

سونیگر، سرارہ، سیکل، سنگل، سپرا، سود، سیود، سنگرانہ، سگر، سلیمانہ،، سولنگی، سلیھڑہ، سہر، سنادو، سنگم، سریمال، سورٹھ، سمہ، ساماپال، سابنپال، سجورا، سنگریچہ، سرکی سراویہ، سندھل، سوجہ۔ سدن ،

ش ش ش۔۔۔شاھیہ، شندگھونیہ، شکتارت، شیکھردار، شیام، شریمال، شکل

ط ط ط۔۔۔طور، طوری، طاس، تاس، تک، تاک، تکشک

ع،،،، غرغر،

ف، فتالی، افتالی، پھتالی،

ک، ق، گ، گھ، کھ، کلیہ، کایوسر، کوٹ وال کہنی، کدوا، کارگیہ، کیشت، کوسک، کوشلیہ، کاٹھی، کاگو، گھچی، کاندل، کننگل، کیل، کلچوری، کھیپ گھاٹ، کہنو، کھنیہ، کافی، کنیم، کوٹنج یا کوٹینج یاٹنج۔ قاچار، کاچار، قازر، کاذر، کاب، کلمو، کیچی، کرنانہ، کٹار، کیرانہ کرہانہ، کٹاری، کٹاریہ، یا کٹارو، کسانہ، کشان، کونشی، کولی، کلیساں،، کلس، کرہانہ، کاہادی، کیھتر، کچر، کلیانہ، کچھواہیہ، کوٹوال، کنبے، کدوا، کارگیہ، کاشیاپمکوشلک، اچار، کوشلیہ، کھرے، کھریو، کھٹانہ، کھیپڑ، کھوبر، کھاری، کھاروا، کھرل، کھیرا، کھرسانہ، کھاجر، کھدان، کھاپڑا، کھدوا، کھینگر، کھوکھر، کھدور، کھرہڈ، کھردارا، گجگاہیہ، کوسی، گورسی، گرس، گراسیہ، گورس، گور، گورنی، گمٹی، گادری، گادڈی گادی، گ سیٹے، گودوانہ، گوسی، گدی، گاہٹ، گلوٹ، گھلوٹ، گوجرال، گوریا، گوڑ، گرگر، گوٹلوال، گیگی، گوجرگیئر، گومل، گونجل، گوگلا، گالگل، گاٹھیلہ، گانگھیلہ، گواٹیہ، گرو۔ گوو۔ گرگرٹل، گڑی، گوپلیہ، گوپ، گرڈ، گولہ، گلیریہ، گوگی، گنگوہ، گھورے، روپ، گھیلہ، اگھیلہ، باگھیلہ، گھاکھلا، گرہوال، گھروال، گھورہال، گھنگس، گھرڈ، گھندا، گھریہ، گھاگل۔

ل۔۔لوہ موڑ، لیاسیہ، لکھار، لتالہ، لانتے، لامڑہ، لوترما، لودہ ریوا، لونداری، لاوا، لوا، لور، لوہرلادی، لادے، لہسر، لوسر، لالی، لنبوڑ، لانگڑے، لیاڑسی، لکھڑائے، لوہر۔ لیوا، لکواہن، لانتے،

م۔م۔۔۔موتن، مونہ، مگراس، مہرتنک، مندھرال، متریرا، ملویہ، موکتی، مچھل، مچھلایو، مکوانہ،

مکھانہ، میو، ماٹر، مہنگل، ممیان، موٹے۔ موٹھسرے، موتلے، مہرمنگ، منگ، میروے، منیا، مولا، مہیسی، موٹن، مہلو، میلو، ماڑو، میترک، مدریچہ، مراڑی، مادی، مدار، منریرا، منیہار، ملیاوٹ، مڈھار، منڈھار، مریڑہ، منڈن، میانہ، مانگر، مہنگر، ماری، مالی، مالانی، میر، مہر، مورسی، مکڑ،

ن ن ن ۔۔۔ناگڑی، نمبل، نرجھان، نکمپ، نادویہ، نارھوپ، نہرروپ، نون، نرارا، نونہارا، نہارا، ندواسیہ، نکاڈیا، نورے، نپساک، نمیار، نیکدے، نکیال۔

و۔۔۔وٹین یا بیٹن، وسویہ، یا بسویہ واگھیلہ، یا باگھیلہ، واشستھ، وٹھی، واہگری، وی گینڈہ، وشنو، ونھول، دوھوری،

ہ ہ ہ۔۔۔۔ہیہ، ہرسانے، ہری ہر، ہرہ، ہیل، ہیلو، ہکلہ، ہامڑہ، ہن، ہون، ہتکر ہرکوٹ، ہرا

ی۔۔۔یسیا، یادو، یوگھیڈ، یوسرا،

اس کے علاوہ بھی بے شمار گوتیں ایسی ہیں لقب کی بنیاد میں بعد میں موجود میں آئی، سوات اور کشمیر میں بھی بہت سے ایسی گوتیں جو اپنے آپ کو گوجر کہلاتی ہیں مگر لسٹ میں نام شامل نہیں جن میں خانخیل گجر، کاکاخیل گجر، مہرانہ گجر، کلاتی گجر، چٹھہ گجر (چٹھہ گجراں جموں کشمیر میں دو شہر بھی اس نام پر آباد ہیں) وغیرہ وغیرہ۔

انڈیا میں آباد چند گوتیں۔

ہوشنک آباد ضلع میں ۔۔۔منڈیلے گجر، بانکے گجر، چوہدری، پائل یا پٹیلہ، دوگا، کروڑا، بھٹاٹیہ، پٹیل، مورچھلے، چھلوترہ، اگلے، نسگاونے، چھاپرے، دھاپ کری، بند، گھوورے، مالویہ، رائے کھیپڑے، ٹاسے، پٹوائیہ، کانہیوا، دیہ، چھولیرے، کھیرے، دیڈر، دھاٹیہ، مانگوئٹے، بوجہ، دیرے، باگھڑسے، روہیہ، باسیہ، انجانے، جانگ، آرنڈے لمید، رانڈوا، بڈھئی، مہیٹ، پنا سیہ، بوددھیا، جادو، بڈھ گجر، چیچی، کوڈر، کروڑا، نراڑ، پنوار، نونہارہ، کمہار، وگ ہار، بھٹیا، بھاٹی، بگر، ٹھلہ، انگارے، مکارہ، بداپھر، رانے، اہانے، جھرچھونیہ، مدادیہ، آڑانیے، پرتیلے، سوتیلے، کریلے،

چھاوڑے ، چوپڑا، کٹکوار، بسویہ، جھراڑیہ، وگ، برایت، روات، کھاگڑ،کھوسی یا گورسی ، دھواڑ، ڈھڈکوسے، ادیانے ، گھرویسے، سیانے، چھوکر، پڑھوا، بڈھوار، گیارہ، بھوریہ، سانگو، کھٹانہ، ٹھن ساویہ، بجاڑ، نہروارو، نوکئے ، بوکن ، گیلے، ریجوار، گرگرا، ٹھیکریہ، کسانہ، کٹاریہ، ہکلہ، پوسوال، باگھیلا، بڈھانہ، گیگی ، مونن،۔

صوبہ مدھیہ پردیش اور دیگر مقامات پر گجر۔۔۔ مالوی، میاڑی، گڑ گجر، دیواس، انزور، نمار، یادو، منڈلوئی گجر، روڑے، گراسی، کاڈھواہ، انالہ، کشیپ، کوشیک ، ابھی ، بھاردواج، گرگ،، چوہان، کہلاٹ، کایہ، گھاری، سولنگی، لودی، ٹومک، گوٹیے، چاوڑا، بھالا، ڈوڈیا، ہون، سروٹے، گوجرک، پادھیکر، بھول، وئے وائی ،، بھاگیا، کاملوا، ڈونڈے، تنور، گھاپڑے، کھنچی، جادھو، مکوانے، برور، وابھی، ہری ہر، گوڑ، جاو، کھیڑیا، سانکھیے، بھٹائے، سورپرونس، بورسی، کولھی، لو، لور، لیوا، کھاری، کھاڑوایا، کاڈوا، باہروال، جنگل، جاگل، برکٹ، کولی، گھجگائیہ، میلو، بہلوٹ، کالس، بجران، ڈوئی، برلا، باگڑی کے علاوہ بہت سے گجر گوتیں پائی جاتی ہیں۔ گجرات گزٹیر انڈیا 1921ء کے مطابق گجروں کی گوتوں میں گورسی، کسانہ، برکٹ، چیچی، سدہ، کولی، برہ، جایجہ، آمرانہ بلہوٹ، موٹ، موتل، ٹھیکریہ، سہو، سانگو، میلو، سنگرانہ، کالس، لوہسر، برگر، سنگل، جاگل، بجران، پھامبڑہ، کسیر، باہروال، بانیاں، بوکن، ڈھو، دھکڑ، ہکلہ، چاہیل، مہلسی، سود، جنگل، ڈھنڈا، جنیدر، ڈوئی، پنوار یا پرمار، باگڑی، چھوکر، مکر، کھاری بیٹن، آوانہ، دھدڑ، چوہر، بجاڑ، پوسوال، لالی، لمبوڑ، بھٹی، سراندھنا، بسوئیہ، بالسیر، سنگرانہ، طور، فتالی، کیگی، لودی، مراڑی، مونن، ہرہر، کے علاہ بھی بہت سی گوتیں آباد ہیں۔ آپ نے ان گجر گوتوں سے یہ اندازہ لگایا ہوگا ان میں بہت سی ایسی گوتیں ہیں جو آج پہلی دفعہ پڑھی ہوں گی۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے وقت کے ساتھ ساتھ ناموں کی تبدیلی ایک فطری عمل ہے مگر اپنی شناحت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

بلوچستان کی گجر سب کاسٹ

زہری، میروانی، بلوچ، بجران یا بجرانی، سمالانی، بندیچہ، سور، برکٹ، گولہ، گرگناڑی، گورگیج،

گورجانی، بارو، گدور، چنا، بروہی، کیچی یا گچی، سلنگی، راٹھورس، براہ، طور، گہرام زئی، سیاہ پاو، کوٹوال، سمہ یا جام، جٹ، جارجچہ، میراوڑی، کشانی، مہنگل وغیرہ ہیں۔

سوات کی گجر کاسٹ یا خیل۔

چھٹہ خیل، سرانہ خیل، ڈبا خیل (چوہان شاخ) اکڑا خیل، کانا خیل، آوانہ خیل، بجاڑ، بانیاں خیل، بھامڑہ خیل، پسوال خیل، چیچی خیل، ٹھیکریا خیل، سیر خیل، دنیا خیل (سیر) سرکانی خیل، کھٹان خیل، بازید خیل (بانیاں) کسان خیل (کسانہ) گورسی خیل، چوہان خیل، برگٹ خیل، بلیسر خیل، جانگل خیل (جنگل) ویڈر خیل، کولی خیل، لوسر خیل، مونن خیل، باسرا خیل، (چوھان) جھارا خیل، جٹ خیل، سانگو خیل چوپڑا خیل، طوطا خیل (کسان خیل) شریف خیل، (چیچی) ملا خیل (چیچی) چھڑا خیل (پھامبڑا) شوربا خیل (چوہان) کرکیا خیل (چوھان) کٹاریہ خیل (چوھان) بوکڑا خیل، کھاری خیل، کنڈا خیل، بہلوٹ خیل، بوریا خیل (بھامبڑہ) لادی خیل، شاھت خیل (ٹھیکریہ) ھمذاء خیل (ٹھیکریہ) کریم داد خیل (سیر) دنیا خیل (سیر) اتمان خیل (سیر) بلکا خیل، چاڑ خیل، کندو خیل (سیر) لالہ خیل (کھٹانہ خیل) بنکٹ خیل (چوھان) سرکانی خیل، لوسر خیل، بی بی خیل، بھابی خیل، عمر خیل، کانٹی خیل، قاسم خیل، ڈولا خیل (چوھان) اورادا خیل۔ مطلا خیل، کے علاوہ بھی بہت سی اور گوتیں شامل ہیں،
۔۔شکریہ ڈاکٹر شفیق صاحب اور عمر علی چوھان gujjar casts , gotras(sub cast)
(anwar kaloorvi) گوجر قوم کی بہت سی گوتیں ایسی ہیں جو انگلش کا ترجمہ کرتے وقت اُردو میں ملتے جلتے کئی اور نام سے ملتے ہیں جن میں پسوال، پوسوال لودی یا لودھی، لتالہ یا رتالہ،، آدھانہ یا ادھانا یا اوہانہ،، آوانہ یا اوانہ،، اموات یا امواتا، نونہارہ یا نہارہ یا نرارہ، آوتھ یا اوتھا،، بھوجہ، بوجہ،، بلوٹ بہلوٹ بھلوٹ، بسوہ برسوئیہ، بھڈانہ بڈھانہ پڈھانہ،، قاچار کاچار، وغیرہ

گوجر گوتوں کی تفصیل (انگلش)

A....Aambila,Adhana,Aasya,Aawana,Antowa,Adaan,Ahar,
Amni,Anhya,Ambak,Ahmana,Amrana, Aastha,Aanta
Amitt, Andana, Ahiwal , Amerwal , Ahawana,

,Amitt, Andana, Ahiwal , Amerwal , Ahawana, Ambawata,Aohana, Aawat,,Amarwal,Alkari,Agnikul,Awer,Ayesriya,Atkiya, Awwal,Attrie, Atlana,Atala, asool, Awana, Aptall, Aswer, Almicha, Annadma, Aaga,Airri, Anjana, Aamek, Adwad, Andow , Achal. Amella, Anoleherra

B.....Baanar, Bagadi, Badi ,baben, baloch,bania,bagada,bagela,bakar, baloot, balla , bagwer, bakhhan, babar, babaniyan, bajaad,bakwal,baghran. baisoya, baghdab,bainsla, badgurjar,bahhoja,bahardoj,bagadwal,barbara,bargu, barsoya, baro,barad, barbark,barasiwala, barah,banth, banth, barker, bankar, barbar, barban, banjarra, bansrota, barkat, baharwal, balsiya, baadsoya, bahambar, barisi, baarat, balana,bala, bag,bairpur,bandra, barwal, barhia, baswal, bataar, bathaya, bathoia, bawia, bayiood, beiar, bhaatiya, bhadana, bhadarvia, bhadoria, bh.gela, bhagroot,bhahaloot,bhahela,bhaleesar, bhalot,bhamer,bhanbla, bhand, bhansasir, bharavi, bhardia, bahargad, bharia, bharo, bhati, bhtnia, bhatwar, bhedia, bhedwal, bhent, bhoja, bhosan, bhovia, bhraddi, bhratia, bhtia, bhubla, bhumbla,bidhuri, bijayran, bira,birla,birpurra, birgoojur, bobda, bogar, bokan, bora, borasi, baredia, bosan,

budana, bundel, but,

c

chabara, chad, chadak, chahada, chahadry, chahar, chakoor, chala, chalachal, chairawa, chalukya, chanana, chandela, chalachal, chalrrwa, chalukya, chanana, chandela, chando, chandrra, chandrawat, chaneer, chanet, chaneji, chanpay, chap, chaprrana, char, charan, chauhan, chawada, chawara, chechi, chhabadi, chhachhiyaar, chhalay, chhali, chhalotte, chhamber, chhaparwal, chhawala, chhodi, chhohar, chhokar, chhonkar, chhotkala, chhotkaana, chitnara, chodana, chohar, cholee, chondrsh, chopada, choras, chorra, choudhry, chowinda .

D

daabhi,dagur, dahad,dhal,dima,dalndi,damal. dangi,daraoti,darna,daryaan,dasa, dayora,ded, dedher,dedha, dedva, deeva,denda,dere,deria, deshmuk,devade, devda,deyele, dhadadiya,dhadak,dhakar,dhandia,dhangad,dhanyak, dhaanyak,dheder,dhhao,dharwal,dhhinda,dhonana,dhonckak, dhond,dhoyak,dhoya,dingay,dipa,doda,doday,doga, dohiya, doi,donik,dosod,dugas,dund,

F

fegana,falda,famada,fatali,fatyan, fawal, folad

G

gaad,gaalgal, gachaliya, gaddri,gadi,gahalot,
gahinder,gaigi,galeeria,gatoot,gamti, gangahala,
gangal,gangwa,garasr,garatia,garolie,garwal,
gaseetay,gathela,geed,ghagal,ghaghala,ghail,ghalwat,ghan
da,ghanda,ghangas,
gharad,ghararr,ghariya,gharwal,ghila,
ghoia,ghoraroop,ghorhaal,
ghosi,ghotra,godwana,gogala,goga,gohal, gola,
gonjal,goop,gopiliya, goras, gorasla, gori,goria,
goriagorr
goriya, gorsi,gosi,gotalwal,gotelia,
gugare,gujal,gujar,gujaral,gujgahiya,gujrik,gulhat,gurgur,
gurjar,guroryaar,gurria,gurrsi,gurtal,guruchana,gurus,guruwal,
gutar,

H

hun,harshana,harai,hadava,harsi,

I

itwar

J

jagadnia,jagal,jahial,jalay,jangal,jarila,jatala,javkhed,jawara,
jhabam,jhala,jhale,jhar,jhavana, jhavari,jhonia,jhir,
jhonia,jihad,jindhad,johia,jori,jovar,joya,junjuhia,jusat,

K

kaad,kaadgiya, kaanhia,kaanp,kaanwar,kaarele,kaba,

kachar,kachwaha,kadwa,kahari,kahoor,kajar,kalach,
kalas,kalisiyan,kaliyana,kallamor,kalmoa,kalumba,kamard,
kanaaraa,kandjoliya,
kangas,kanhaaya,kanhalya,kanhav,kapasia,karaadi,karaha,
karak,karas,karhana,karida,karnana,karolia,kasana,kashay,
kashiyaab,kasira,katari,kataria,kararo,kathele, katheria,
katra,kawakalmohaya,kayosar,kazar,kechhabro,kechi,
keejar,keethhar,kale,kera,karahna,kesaria,kethar,khadan,
khadwa,khadwar,khaingar,khajar,khana,khapad,khar,kharal,
kharay,kharhud,khari,khariyo,kharol,kharsana,kharwa,
kharwara,khatana,khedva,khepar,khera,kherodiya,
khichi,khinchi,khiroiya,khjad,khokhhar,kholwad,khubad,kodar,
kode,kohal,koli,kondkher,kool,kori,
koshak,koshani,koshiliya,kotari,
kotowal,kugsawar,kukad,
kunbi,kurach,karad,kasal,kushan,kuvadia.

L

laday,lahsar,lashad,lakhanral,lali,lamboor,
lanbarray,lanborr,langha,lantay,laria,lataia,lauka,lawada,
leaua,leei,letria,likhwahan,liarri,liasia,loda,loddishria,
lodhi,lohar,lohmoda, lomod,londari,lore,loriya,losar,
lukhhar,lushar,luwa,

M

maal,madaad,madar,madhhar,madi,madricha,mahngal,
mahar,mahaysi,mahia,makaat,makad,makara,makaria,makati,

makhaangria,manihar,mankas,mandhari,maradi,mareed

mari,marro,mattrik,

maval,mavi,media,meelu,meer,motan,

motay,mott,muhars,mank,mukhia,mundai,mundan,

mundhhar,muniya,munreera,muthsarat

N

naagar,nadva,naharkhur,nakaya,nakdia,nakhadar,nalia,

nalwa,nandot,nandwasia,nangde,napsak,narara,nonara,narolia,

navadia,neemar,neesiak,nekadi,nihad,nikumbh,nimad,

nimbol,nogiye,noon, nooray,

O

ogar,ohar,omar,onata,

P

paaincha,pabiya,padatua,palampuria,paiash,palwan,pamar,

panchali,pandar,pandh,panwar,parithar,parmaar,partele,partihar,

paryag.patao,patel,pathalia,patil,patta,pattidar,pavsia,

pawar,peeiwan,pesar,phadiana,phaieesar,phalharr,

phaloot,phambarra,phoiarra,pipalnaria,piswal,pojay.pokhar,

polot,poni,poorr,poras,porvia,posswal,poswal,poswalya,

pouni,puswal....

Q

qachar,qazar,

R

Radak,regal,rajoria,rajput,ralitay,rana,ranghad,rankiya,

raoaso,rathor,rathi,ratia,rawal,rawat,rewa,rianane,rind,

romat,rosa,rovisay,roviseiya,runaso...

S

saak,sager,sahanpaal,sallaher,sak,sakehale,sakhure,

salimania,sama,samosrye,sampaal,sanado,sangam,sango,

sangrana,sangricha,sania,sanowia,sapra,saramdana,

sarara,sarawiya,sarimal,seagal,sarada,setar,suryavansh,

sharimal,shukaisi,simal,sindgav,singl,sinora,sirwaria,

sisood,soie,solanki,soniger,sood,sooja,sorath,sorathh,

sradhana,sua,sudan,suhoos,sundhal,surki,surwale,suti,

T

taak,taamar,taanwar,taas,tagaar,tak,takshak,takyak,taidara,

tampali,tanak.tanbali,tangad,tanija,tanik,tanoor,tantiya,

tarak,tatarra,tatwadia,tawar,teda,tadga,tekhan,tekia,tephali,

terrowa,tetrawal,tewad,thaakaria,thag,thaker,thakaria,thakia,

thala,theekla,thenda,thoda,thole,thor,tihala,tikiya,tintary,

todad,todia,todiwat,togars,tokar,tomar,tongar,tonken,toor,

toori.topa,tour,tunga..

V

vaghela,vahgri,vasoya,vasth,veergurjar,vetan,Vishnu.

yard----Y

اُردو میں گوجر قوم کی سب سے بڑی ویب سائیڈ وقت کے ساتھ ساتھ، گجر قوم کی ترقی ودفاع، تعلیمی شعوراُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ گجر قوم کی جدید اور قدیم تاریخ سے روشناس کرانا، اور قدم قدم پر ہر علاقے کے گجروں کی راہ نمائی کرنا میں پیش پیش

گجر قوم کے لقب

چوہدری ۔۔ چوہدری ہندی کا لفظ ہے محمد حسین آزاد نے اس لفظ کو،، چتر دھر،، لکھا ہے جس کے معانی ،، سردار،، کے ہیں یہ لقب اس وقت جٹ، گوجر، راجپوت اور چکوال میں مغل بھی استعمال کرتے ہیں چوہدری کا لقب مہاراجہ راجہ رنجیت سنگھ کا دیا ہوا ہے مگر اس کی تردید یوں ہو جاتی ہے کہ بہادر شاہ اول کا دور میں بھی چوہدری کا لقب تھا جب کہ سندھی زبان میں اس کو جام میں تبدیل کیا گیا۔ مغلیہ عہد میں لگان وصول کرنے والوں کو چوہدری کہا جاتا تھا یہ بھی کہا جاتا ہے چوھدری لفظ چودھرتی سے ماخوز ہے یا چونگ سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معانی ،، ٹیکس،، کے ہیں اور دھرتی زمین کو کہتے ہیں یعنی سرکاری لگان وصول کرنے والا یا نمبر دار مرہٹوں کے دور میں سپاہی کو چوھدری کہا جاتا تھا۔ ہسٹری اف بنگال کے مطابق ،، پال،، اور سین لوگوں کی حکومت کے زمانہ سے یہ عہد چلا آ رہا تھا جو کہ پولیس کا اعلیٰ عہد دار کو کہا جاتا تھا۔ یہ ثابت ہوتا ہے چوھدری ایک لقب ہے اس کو گجر پنجاب، سرحد اور کشمیر میں استعمال کرتے ہیں۔

سردار ۔۔ یہ فارسی کا لقب ہے جس کے معانی امیر اور حاکم کے ہیں افعانستان میں رنجیت سنگھ نے ہندو اُمراء کو یہ خطاب دیا۔ ہری پور میں انگریزوں نے بوجہ مجبوری کوٹ نجیب اللہ کے گجر کھٹانوں کو یہ لقب دیا اور پھر ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے گجروں نے اپنا لیا سردار فخر عالم، سردار عبد الرحمٰن گجر مرحوم، سردار یعقوب گجر اور سردار محمد یوسف کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ جب کہ ایبٹ آباد میں کڑال قوم بھی اپنے ساتھ سردار کا لقب استعمال کرتی ہیں انڈیا میں ہر سکھ اپنے آپ کو سردار کہلاتا ہے۔ یہ لقب ہے کوئی قوم نہیں۔

میاں ۔ یہ بھی ایک لقب ہے جو پھٹان اور گجروں اور سیدوں میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے

۔ یہ فارسی کے الفاظ ماہ یا ما سے اخذ ہے۔ جس کا مطلب بزرگی کے ہیں یہ لقب میانہ یا ملوانہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ پشتو میں روحانی علاج کے افراد کو بھی میاں یا باچا یا میاں گان کہتے ہیں۔ گجروں کے اندر بھی ان صفات کے حامل افراد کو میاں کہتے ہیں جن میں میاں ولی الرحمٰن مرحوم بالاکوٹ، میاں اورنگ زیب ولی سوات، میاں محمد بخش کھڑی شریف وغیرہ شامل ہیں۔ ڈوگر راج کے زمانہ میں سکھ سردار بھی میاں صاحب کہلاتے تھے۔ میاں والی کے گجر میاں کہلاتے ہیں جو میانہ گوت سے ان کا تعلق ہے۔ اور گجرانوالہ میں قاضی کوٹ کے گجر قاضی کے لقب اور میاں والی کے کچھ گجر ملک بھی کہلاتے ہیں۔

مہر ۔۔ یہ لقب سندھ اور پنجاب میں گوجر و راجپوت، اعوان اور جاٹ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی فارسی کا لقب ہے جس کے معنی سردار کے ہیں۔ پنجاب کے گاؤں کے نمبر دار کو مہر کہا جاتا ہے یہ لقب مہر اور میر سندھ میں عام ہے۔

خان ۔۔ یہ ترکی کا لفظ ہے ترک بادشاہ خان کہلایا جاتا تھا۔ منگول اپنے بادشاہ کو خان کہہ کے پکارتے تھے۔ شاہان دہلی کے اُمراء گجر بھی خان کہلاتے تھے سب سے زیادہ امیر کو خان یا خاناں کا خطاب دیا جاتا تھا۔ آج کے دور میں افعانوں نے یہ لقب اپنا دیا۔ تاریخ گرجر جلد ۳ میں مولف نے خان کا یہ لقب گجروں کے لیے لکھا ہے اور گجر خان اس کی زندہ مثالیں ہیں گجر خان کا نام تیسری صدی عیسوی میں رکھا اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے ,,خان،، گجروں کا لقب تھا۔ اس کے علاوہ مغلیہ دور کا اگر اٹک حضرو کا گجر شجرہ لاہور ریونیو بورڈ سے نکالنا ہو تو آپ ان کو ,,خان پٹی،، کا حوالہ دینا ہوگا، اس میں گجروں کا شجرہ مل سکتا ہے لہذا مغلیہ دور نے بھی ان کے خان کا لقب برقرار رکھا۔ کنشک دور میں اس لفظ خان کے آثار بھی ملے ہیں ایک اور جگہ لکھا ہے خاقان خان اور سائیں ایک ہی لفظ ہے اس لقب کو ہر دور میں ہر قوم نے اپنانے کی کوشش کی۔ علاقہ گجر خان کی وجہ تسمیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے یہ لقب گجروں کا تھا۔ ایک THE ORIGIN OF THE SURNAME "KHAN" انگریز نے لفظ خان کے بارے میں لکھا

of The Hindu Kings of Gurjara dyansty had the surnam Khan. Kalhana mentions the names of two Gurjara kings, UchchaKhan and Alakhan who were ruling in the Punjab province of Pakistan around 3rd century. The Gujjar khan and Gujranwala city or Gujrat city in Pakistan was the capital of Gurjar kings. They were the allies of Shahi kings of Udabhandapura (Waihind).

Interestingly, James Princep gives the following list of 28 Kings having surname Khan in his book "Essays on Indian Antiquities" but mentions them as Kashmir kings. He collected this info from Muslim sources. Probably, Gurjara kings might have ruled over Kashmir for sometime during early medieval period.

1 Suliman,2Cassalgham,3Maherkaz,4Pandu khan,5Ladi khan,6Ledder khan,7Sunder khan (hindu worship estabalished)8Cunder khan,9Sunder khan,10Tundu khan, 11Beddu khan, 12 Mahand khan,13Durbinash khan,14 Deosir khan ,15Tehab khan,(dethroned by king of kabul)16Calju khan,17 Lovkhab khan ,'8 shermabaram khan ,19 naueng khan

,(onguered chana)20Barigh khan,21Pandu khan (Extended xnpire to the sea) 23 Heris khan,24 SANZIL KHAN ,25 Akbar khan ,26 Jaber khan, 27 Nauder khan , 28 sanker khan (Slain by bakra raja)

It is evident that the Hindu Kings of Gurjara dyanasty used the surname "Khan". We have to explore how this surname transmitted to Mongolia (شکریہ بھائی ملک رضا خان سوات)۔اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے،،خان،،گرجارا، گجر، گوجروں کا وارثتی نام ہے۔اس نام کو بعد میں 1530ء میں گجوخان صوابی قوم یوسف زئی نے بھی اختیار کیا۔تاریخ یوسف زئی کے اللہ بخش یوسفی نے بھی لفظ،،خان،،کی وضاحت کی گوجروں کے بعد کے زمانہ میں اپنی قوم کے اس لقب کی ابتداء محمود غزنوی کا دور لکھا۔

جام۔سندھ میں وڈیروں اور سرداروں کو جام کہتے تھے جو کہ بلوچ سردار بھی یہ لقب استعمال کرتے تھے۔جام سے پہلے یہ لوگ سمہ کہلاتے تھے۔

ملک۔۔یہ بھی ایک لقب ہے جو اعوان، گوجر آرائیں اور ککے زئی۔بھٹی راجپوت استعمال کرتے ہیں۔اٹک اور مردان اور راولپنڈی میں بہت سے گجر بھی ملک کہلاتے ہیں۔

رانا۔۔اس وقت گوجر اور راجپوت دونوں ایک گروہ جو راجہ سانگا کی اولاد یا سانگو گوت سے تعلق رکھنے والے یا چوہان گوت سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اپنے ساتھ،،رانا،،لکھتے ہیں۔ یہ بھی ایک لقب ہے جو اس وقت گجر اور راجپوت استعمال کرتے ہیں۔

راجا۔۔لفظ راجا کھشتری خاندان کا لقب تھا جو کھشتری اپنے خاندان میں راج کرتا تھا مگر یہ

لقب بھی گجروں کا تھا مگر موجودہ دور میں اس لقب پر کوئی توجہ نہ دی کیونکہ تاریخ گواہ ہے گجر راجوں اور کشمیر راجوں کی ایک کثیر تعداد تھی۔ اور اس لقب کو ایک اور خاندان نے بطور قوم اپنا لیا۔ زیادہ تر یہ گجر استعمال کرتے ہیں۔ گجر راجے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں تھے حکمران گجر راجے کہلاتے تھے، کشمیر کے راجے بھی زیادہ تر گجر تھے۔

مقدم۔۔ یہ بھی بعض مقام پر گجروں نے بھی یہ لقب اپنایا ہے۔ جس میں کھٹانہ گجر کوٹ نجیب اللہ کے گجر اور کشمیر، بالاکوٹ اور سری نگر کے گجر شامل ہیں۔ مقدم کے معانی ہیں آگے چلنے والا کوٹ نجیب اللہ کے گجر تعلیم اور عہدوں میں آج تک سب سے آگے ہیں۔ تاریخ ہزارہ کی اشاعت اول میں پنی صاحب نے لکھا کی کوٹ نجیب اللہ کے گجروں کو اورنگ زیب بادشاہ کے دور میں چوہدری دولت بیگ کو مقدم کا خطاب ملا (حوالہ روسائے با اختیار و نامی خاندان پنجاب مولفہ کرنل چارلس میسی 1894ء)۔

اجڑی۔۔ موجودہ اور قدیم زمانے میں بکریاں چرانے والے آجڑی کہتے ہیں خواہ وہ کسی بھی قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو یہ خانہ بدوش لوگ ہوتے ہیں جو کوہستان، قابل، کشمیر اور ہزارہ میں آج بھی نظر آتے ہیں

گجر گوتوں کی تفصیل اور حوالہ جات

دوستو! چند گوتوں کی تشریح کے حوالے سے تاریخ دانوں کی معلومات آپ تک گھر گھر پہنچانے کی کوشش کی ہے اور بعض نایاب گوتیں جن کے بارے میں گوجروں کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے یہاں درج کیں گئی۔ ان میں تمام بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری اس کاوش کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ گوجر قوم کی گوتوں کے بارے میں عام تاثر یہی ہے کہ یہ گوتیں تقریباً ایک ہزار سے بھی زائد ہیں۔ تاہم کئی سو گوتوں کی تشریح کا کوئی حوالہ نہیں مل رہا۔ جبکہ یہ گوتیں ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔ اور ان کے نام پر گاؤں بھی موجود ہیں۔

آوانہ

آوانہ گوت کھٹانہ گوت کی شاخ ہے جو آوانہ نامی شخص بزرگ، سلطان محمود کے زمانہ میں دہلی شہر کے قریبی گاؤں سے ہجرت کر کے پنجاب گوجرات سے آئے۔ چونکہ محمود نے اس علاقے پر ابھی مکمل قبضہ کرنا تھا۔ آوانہ سلطان کے ساتھ آیا اور فتح پور موضع آ کر آباد کیا۔ شاہان گوجراں میں آوانہ کو اعوان سے تشبیہ دی گئی جس پر کافی تنقید ہوئی۔ ''اعوان قوم اور گوتیں'' کے مصنف محبت حسین اعوان نے اپنی قوم کی 632 گوتوں کی لسٹ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ راجہ اور اُون جو پنوار خاندان سے تعلق رکھتا تھا اسکی پشت سے آوانہ گوت گوجروں کی مشہور ہوئی ہے۔ یہ اعوان نہیں ہیں بلکہ گجر ہیں ۔ آوانہ پاکستان میں گوجروں کی گوت شمار کی گئی ہے (آوانہ گوجر ہیں اعوان نہیں ہیں کلوروی)۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں آوان صرف گوجروں کے لیے لکھا گیا ہے۔ اس گوت کے گوجر پاکستان میں اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں مگر غلط فہمی کا شکار ہیں ۔ چوہدری ولایت خان اپنی کتاب گنجینۂ گوجراں حصہ اول صفحہ ۹۳ پر رقمطراز ہیں کہ آوان خاندان 1484ء میں ریاست مالوہ کے رہائشی تھے۔ چنانچہ شمالی مالوہ میں آوانون کی خود مختار حکومت تھی ۔ اسی خاندان سے سلطان احمد خان نے سب کھشتری اکٹھے کیے اور جتنے مغلوں کے حامی تھے، سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کی اطلاع آگرہ میں جہانگیر کو ملی۔ وہ ایک لشکر جرار لیکر مالوہ

پر چڑھائی کے لیے آیا۔ سلطان احمد آوانہ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لڑائی بہت دیر تک جاری رہی۔ جہانگیر کا لشکر بڑا تھا مگر سلطان احمد آوانہ کے لشکر نے انہیں شکست دی۔ باقی جو کچھ بچ گئے وہ بھاگ گئے۔ مغلوں کے زمانہ میں بھی یہ گوت بہت آگے تھی۔ اس خاندان میں میاں مسعود احمد خان آف ہرنائی، مولوی سید عالم موضع عمر چک میں رئیس اور عالم مشہور ہو گزرے ہیں۔ موضع پنڈی حقیقہ میں غلام احمد و منظور احمد ولد چوہدری بابو سلطان احمد خان بہت مشہور اور شریف آدمی تھے۔ آوانہ گوت ضلع مانسہرہ میں ندی کچہ، بفہ، کائیاں بالاکوٹ، چوٹا پنجول، چھتہ گیدر پور، لسدھار، گڑمنگ بالا وغیر میں آباد ہے۔ آوان قبیلہ ملوا کے ایک حصہ میں صدیوں تک حکمران رہا ہے جو اونتی کہلاتے ہیں تجارا الوار کے چوہدری گیان چند آوان گجر مہا سبھا (ایک گجر تنظیم) راجھستان کے سیکرٹری ہیں وہ اردو میڈیم تھے عربی طریقہ سے لکھتے تھے شارٹ ہسٹری آف گرجر میں بھی آوانہ کو گوجر لکھا گیا ہے۔ تجارا الور کے چوہدری گیان چند آوان گجر مہاسبھا راجھستان کا جرنل سیکرٹری رہا۔ اس نے اردو میں تعلیم حاصل کی، اس نے اوان گجر کو عربی میں اعوان لکھا۔ انجمن گوجران ایبٹ آباد کے قمر الدین آوانہ گوت سے تعلق ہے، گجرات کے فتح پور کے کئی دیہات کے آوانہ مالک تھے۔ اس کا بڑا ثبوت آج بھی کئی گاوں یا شہر آوانہ کے نام پر موجود ہیں جو گجر آوان نے آباد کئے ان میں گاوں آوانہ جہلم، بھڈانہ آوانہ گجرات، پنڈی آوانہ گجرات، آوانہ یا آوان بانڈہ سوات مٹہ، کلیام آوان شورکوٹ کے نزدیک، باوانہ گجراں انڈیا، چوٹا (آوانہ گجر آباد ہیں) درہ بھڑ گڑمنگ مانسہرہ، میں بھی آوانہ آباد ہیں۔ حال ہی میں ایک بم بنایا گیا جس کا نام ,,آوان بم،، سے منسوب کیا گیا۔ آوانہ کے بارے میں مختلف مقامات پر لکھا ہے کہ آوانہ اور کھٹانہ اور آوانہ اور میانہ ایک ہی گوت سے ان کا تعلق ہے۔ رانا علی حسن چوہان لکھتے ہیں کہ گجرات فتح پور میں آوان گجر کہلاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اردو میں آوان اور عربی میں اعوان لکھا جاتا ہے۔ کتاب قدیم تاریخ گجر میں مولف مفتی عبدالغنی الازہری الشاشی نے لکھا کہ بغداد سے تکریت کو جاتے ہوئے اس قبیلہ کی قدیم ترین یادگار ہے (حوالہ منجم البلدان ج ا ص ۲۷۵) مورخ مذکور آوانہ قوم کے بہت سے قبیلے بتلاتا ہے وانہ قوم کو یونان، وانت کے نام سے ذکر کرتے

تھے اس قوم کے بہت سے گروہوں پر مشتمل تھی یہ قبائل آوریتیک گہرے سمندر کے مشرق میں ایشیاء کوچک میں آویدہ ملک میں رہتے تھے جو کہ یونان سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے وانہ یا وانت قوم پانچ سو سال ق م ایک مشہور قوم تھی جو ایشیاء میں لودی قبائل پر حکمرانی کرتی تھی یہ زیادہ تر کوہ قاف کے پہاڑوں میں آباد تھے (دائرہ معارف الاسلامیہ ج ا ص ۲۸۰) شارون نامہ میں بھی شمال کی طرف وان قبائل کا ذکر موجود ہے۔ یہ بات یقینی ہے وانت یا وان قبیلہ ایبری قبائل میں سے ہے اس کا جد امجد ایک ایبری قبائل کا بادشاہ ہو گزرا ہے۔ جس کے نام پر آوانہ قبیلہ کی بنیاد پڑی ہے لیکن خود وانس بادشاہ کے بارے میں کوئی معلومات نہ ملی یہ معلوم ہوا کہ وانہ، وانی، اون یا وانت قبیلہ کے لوگ سب سے پہلے شمال عراق میں رہتے تھے یہ قدیم سامی قبائل ہیں۔ آوانہ گوجر مانسہرہ چوٹا پنجول سے چوہدری بدری زمان نے 72 افراد یا خاندان کا شجرہ دیا ہے مگر کچھ افراد کا شجرہ شائع کرتا ہوں جو گوجر ہونے کا عملی ثبوت بھی ہے۔ گیگا مقدم عرف خوردار آوانہ سے حلیم مقدم لال مقدم اور بگا مقدم حلیم مقدم کی اولاد نیام مقدم جام مقدم ملاں عبداللہ مقدم ہیں جب کہ بقا گجر سے فقیر محمد زائد، جمعہ خان اور انور محمد شامل ہیں۔ یہ شجرہ جاتے جاتے چوہدری ارشد آوانہ، چوہدری قمر آوانہ، چوہدری بابر زمان آوانہ تک جاتا ہے جو کہ چوہدری بدری زمان تک جاتا ہے

اُدھانہ۔

یہ راجہ اُودھن کی اولاد ہیں جو یادو ونشی تھا اس گوت پر پاکستان خصوصاً پنجاب میں کئی گاؤں آباد ہیں۔ قائداعظم کی گوت بھی یہی تھی مگر موجودہ دور میں ان کو راجپوت شو کیا گیا کیونکہ یہ گوت گوجروں اور راجپوتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس سے قبل جس نے گوجر اور راجپوت پر تحقیق کی ان کو ایک نسل قرار دیا۔

امبک یہ راجہ امب کی اولاد سے ہیں اور سورج ونشی ہیں۔ امب والا گوجراں وہاڑی میں اس گوت پر آباد کردہ گاؤں ہے۔

اندرانہ ۔مہاراجہ اندر کی اولاد سے ہیں۔ ''اندور شہر'' اس گوت کا آباد کردہ ہے۔

باہر وال۔

گنجینہ گوجراں صفحہ ۹۹ پر درج ہے کہ بھیلوال یا باہر وال گوت چوہان کی شاخ ہے۔ جو کہ سورج بنسی کھشتری ہیں۔ راجہ میرٹھ نامی کے تین لڑکے تھے۔ تانو، بیر نور، کانو مسلمان ہو گیا اسے قبیلے سے باہر نکال دیا گیا۔ جس وجہ سے یہ گوت مشہور ہوئی (من گھڑت ہندو سازشی روایت ہے) یہ محمود غزنوی کے دور میں آ کر گجرات میں آباد ہوئے باہر وال ایک گاؤں آباد کیا۔ اقوام پاکستان کا انسائیکلو پیڈیا میں انجم شہباز لکھتے ہیں یہ سوہان بنسی ہیں اور محمود غزنوی کے دور میں گجرات میں آباد ہوئے۔ یہ مانسہرہ ہزارہ میں بالاکوٹ کے مختلف علاقے، ست بنی، دندر، کاہی، درہ شوال، بٹنگی شوہال، جبہ بھنگیاں، مٹی کوٹ، منور، کے علاوہ سری جبوڑی، بگاہ بیلہ جبوڑی بھرگڑ منگ، جابہ، ہڑیالہ اور ضلع مانسہرہ میں تمری، گڑ منگ، اچھڑیاں، جابہ، ہڑیالہ، بفہ، سیہور بالاکوٹ میں وافر مقدار میں آباد ہیں۔ اس گوت کے نام پر پاکستان میں باہر وال مسلم آباد ایبٹ آباد کا ایک گاؤں ہے اس کے علاوہ بیلی باہر وال جہلم، درہ باہر وال (سوات)، باہر وال (لالہ موسیٰ)، باہر وال چکوال، بھیلوال کنیہ سرگودھا، باہر وال خان پور، باہر وال پورہ اوکاڑہ ان کے مشہور گاؤں ہیں۔ جبکہ جاجووال، ناگراوالہ، دندھیر، علی چک، مراڑیاں، منانوالہ، ڈنگہ گوجرات، یسین پور، گھگہ، کسانہ، سنجان، پوڑ وغیرہ میں ان کی خاصی آبادی ہے۔ پنجاب میں آباد (فیصل آباد) کچھ باہر وال گجروں کو حقارت کی نگاہ سے صرف پیشے کی بنیاد بنا کر دیکھا جاتا ہے جو سراسر غلط ہے یہ تعصب اور اسلام کے منافی ہے۔ قدیم تاریخ گجر میں مولف نے لکھا کہ یہ بنو ابیر قبیلہ کے نام پر ہے جو گجروں کے قدیم ترین قبائل سے تھے۔ ان کا شجرہ نسب ابیر بن امیم بن لود بن سام ۔۔۔ یاد باد امیم بن سام بن نوح ۔۔ یادوبار بن امیم بن ارم بن لود بن سام ۔۔ یادو بن امیم بن علیم کے ساتھ ملتا ہے (حوالہ تاریخ طبری ج ا ص ۱۴۴) نوٹ اس کتاب میں گجر قوم کو نوح کی اولاد سام کی نسل لکھا ہے۔ کہتے ہیں مندرجہ بالا قبیلہ حجاز اور یمن میں رہتا تھا۔ اس

قبیلہ کو عام لوگ علیم کی اولاد مانتے ہیں۔ اس قبائل کی بہت سی شاخیں مصر، شام، حجاز، یمن، کوہ سعیر، اور عراق تک پھیلی ہوئی تھیں۔ جزیمہ، ابرش اس قبیلے کا ایک بادشاہ پیدا ہوا ہے جو عرب قبائل سے تھا اس نے طسم، جدلیس، جوانی، چوھان، مہرانی، مہر قبائل کے ساتھ جنگیں لڑی۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے (ارض القران) میں عبل، عبس، اونی، رقیم، ارقم، وبارو غیرہ کا ذکر کیا ہے یہ یمن، عراق اور سیریا کے بعد زاگروس اور کوہ قاف میں اس قبیلہ کی حکومتیں تھیں۔

بجاڑ

اس گوجر گوت کے بارے میں تاریخ دان لکھتے ہیں کہ یہ راجہ جگد یو کی اولاد ہیں۔ جو راجہ جے پال کا پوتا تھا۔ جگد یو کی اولاد میں راجہ بجاڑ تھا اور اسی بجاڑ کے نام پر یہ گوت وجود میں آئی۔ یہ لوگ دکن سے پنجاب آئے۔ سب سے پہلے گوجرات میں ''بجاڑ والا'' گاؤں آباد کیا۔ پھر دیگر علاقوں میں نقل مکانی کر گئے۔ (حوالہ گنجینۂ گوجراں صفحہ ۹۴)۔

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے بجاڑ کا لڑکا ''بالیا'' نامی نے گوجرات شہر میں آ کر حضرت میراں شاہ سے فیض حاصل کیا۔ بالیا کے پانچ بیٹے تھے (راجہ چنداپال، رنگ پال، نور پال کیسر پال اور پابند پال تھے یہ 970ء میں راجہ رام راج والئ گوجرات کاٹھیاواڑ سے کچھ فاصلہ پر دکن کا مالک تھا۔ جس پر احمد نگر سے حسین نظام نے چڑھائی کر دی۔ رام راج نے اپنے بھائی تمواج سے مشورہ کیا۔ دوسری طرف علی عادل شاہ کو پیغام ملا۔ وہ پہلے ہی اس بات کو چاہتا تھا کہیں سے مجھے کوئی ساتھی ملے اور میں حسین نظام سے اپنا بدلہ لوں۔ پیغام ملنے پر عادل شاہ فوراً تیار ہو گیا۔ اور احمد نگر سے فوج لیکر پہنچ گیا۔ اور حسین نظام نے آتے ہی قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور ادھر عادل شاہ بھی آ گیا، دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا تو رام راج گوجر نے رات کو قلعہ سے باہر آ کر ایسا شب خون مارا کہ دشمن کے حواس باختہ ہو گئے۔ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (حوالہ فرشتہ صفحہ ۲۶۱) ڈاکٹر آر آر کھجوریہ اپنی کتاب جموں و کشمیر (صفحہ ۶۲) میں لکھتے ہیں ''چھالہ، برانہ، بجاڑ، کسانہ، گورسی یا گواسی اور منیم سب ایک ہیں۔ ان کا تعلق گوجروں سے ہے اور یہ کھشتری سورج ونشی ہیں

چھالہ گوت کے گوجر اپنے آپ کو راجہ سوم بن کی اولاد تصور کرتے ہیں۔ بجاڑ اور کھٹانہ گوتوں کے ملاپ کو چوہدری ولایت خان گوجرات نے یوں شجرہ پیش کیا ہے گرجر پنجم کے مطابق یہ راجہ بجے رائے گہلوٹ کی اولاد سے مارواڑ کے مشہور رانا خاندان سے تعلق تھا جو سورج بنسی ہیں گرجر میں گہلوٹ خاندان کی شاخوں میں بجاڑ کا ذکر ملتا ہے، اس کے علاوہ ان کے ساتھ اہاریہ، منگلیہ، سود، باگڑی، مکراسی، بھمیلہ، ٹینچ، ادسیہ، ہزروپ، پٹیل، کھاری، کھرل، وغیرہ شامل ہیں۔ چوہدری ولایت نے گنجینہ گجراں میں کھٹانہ کے ساتھ شجرہ کو یوں بیان کیا ہے۔

راجہ جے پال۔ انند پال۔ راجہ جگدیو۔ راجہ سنہون۔ راجہ جواد۔ راجہ جوکان۔ راجہ مہد۔ راجہ ذبورا۔ راجہ بجاڑ۔ راجہ بالیا (کے پانچ لڑکے تھے۔ راجہ چنداپال، دنگ پال، نور پال، کیسر پال، پابند پال)۔ راجہ باغ پال۔ راجہ کرب۔ راجہ کہنی۔ راجہ مہنگن۔ راجہ تہارہ۔ علی بہادر، لعل خان، جانی خان، مالک خان، جان خان، پھیرو۔ ضلع مانسہرہ میں بجاڑ گوت کے افراد گڑھی حبیب اللہ، درہ شوال، مٹورہ، ترنگری بالا، جبوڑی، بائی پائیں، بٹنگاں، شنکیاری، سم بانڈہ، سلتی الائی میں آباد ہیں۔ نامور شخصیتوں میں سابق صدر پاکستان جناب چوہدری فضل الہی مرحوم، عطاء الرحمان چشتی موجودہ ممبر برطانوی پارلیمنٹ شامل ہیں ۔ بجاڑ گوت پر تلہ بجاڑ جموں کشمیر گاؤں، گڈھا بجاڑ جموں کشمیر، دھم بجاڑ گجرات کھاریاں، گاؤں بجاڑ والا گجرات، اور ایران میں ایک شہر بجاز کے نام پر ہے۔ یہ بھی بات سامنے آئی ہے باجوڑ کے پی کے کا تعلق بھی بجاڑ ہی سے ہے۔ قدیم تاریخ گجر میں مفتی عبدالغنی الازہری الشاشی نے ص ۳۷ پر لکھا ہے کہ بجاڑ قبیلہ اولاً زاگروس میں سکونت پذیر تھا پھر اس نے مستقل ہو کر بیجار ریاست کی بنیاد ڈالی جو کہ گورسی قبیلہ کے ساتھ یا قریب پڑتی تھی۔ ایک طرف تو اس کی سرحدیں گروس ریاست سے ملتی تھیں اور دوسری طرف زنجان اور باختر کے شمال کے ساتھ۔ کچھ حضرات نے اس قبیلہ کو گھبوٹ کی شاخ لکھا ہے۔ اصل میں یہبلوس قبیلہ کی شاخ ہے۔ مورخ ہیرووٹ اس قبیلہ کو انزان قبائل سے بتاتے ہیں جو مغربی ایران کا حکمران تھا اس جگہ چند قبائل ایک ساتھ رہتے تھے جن میں بازرگادی، بجاڑمش، مارانی، ماسپ، پنٹالیہ، یا فتالی گجر، دروزی، جرمنی، وائن یا ڈوئی گجر، مارو، دوپک ۔ یہ سب قبائل غزنی

فارس میں موجود تھے۔ (تاریخ ہیرووٹ ص ۱۱۱) اس سے پتا چلتا ہے یہ لوگ قبیلہ انزان خاندان کی شاخ ہیں،

بڈھانہ

یہ گوت اپنے آپ کو راجہ جگدیو کی اولاد کہتے ہیں۔ اور بھڈانہ نامی کو اپنا مورث اعلیٰ خیال کرتے ہیں۔ جودکن سے چل کر ضلع گورداسپور میں کچھ مدت آباد ہوا۔ پھر وہاں سے ہجرت کر کے گوجرات میں آباد ہو گیا۔ اپنے نام پر پھڈانہ نامی گاؤں آباد کیا۔ پھر ٹھیکریاں اور نکیوال وغیرہ آباد کیے۔ (حوالہ گنجینۂ گوجراں) اس خاندان کا پیشہ پہلے سپہ گری تھا اس خاندان کے بہت سے لوگ اکبر بادشاہ کی فوج میں شامل تھے۔ اس خاندان میں بعض نے موضع بھگواڑی علاقہ شیر گڑھ ضلع گورداسپور میں زمینداری شروع کی اس کے بعد دیگر علاقوں میں نقل مکانی شروع کی چنانچہ،، ساہو ،، نامی ان کا مورث گجرات آیا اور کئی گاؤں میں ملکیت حاصل کی۔ اس گوت کے گوجر اپنے آپ کو سورج بنسی کہلاتے ہیں ان کے شجرے سے ثابت ہوتا ہے یہ درست ہیں۔ ان کا مورث جودکن سے چل کر گورداسپور میں کچھ مدت آباد رہا پھر گجرات آیا اور اپنے نام پر بھڈانہ گاؤں آباد کیا پھر نقل مکانی کر کے پھڈانہ، ٹھکریال اور نکیوال میں آباد ہو گئے۔ ضلع مانسہرہ میں میوڑہ بالاکوٹ، دوگا گڑھی حبیب اللہ، کثرت بالاکوٹ میں ان کی آبادی ہے۔ بھڈانہ نام کے کئے شہر و گاؤں آباد جن میں بھڈانہ راولپنڈی، بھڈانہ ہری پور، بھڈانہ کلاں اسلام آباد، بڈھانہ آزاد کشمیر، بڈھانہ کوار یہ بلند شہر انڈیا بھڈانہ گیٹ میرٹھ انڈیا، بڈھانہ مظفر گڑھ انڈیا، رام بڈھانہ گوڑ انڈیا چھوٹ لال بڈھانہ اجمیر انڈیا، بھڈانہ مواڑ انڈیا، بڈھانول گاؤں کشمیر اور بڈھانہ ترنول راولپنڈی ۔ بڈھانہ۔ قبائل مفتی عبدالغنی الازہری الشاشی کتاب قدیم تاریخ گجر کے مطابق اس کے کئی نام تھے جن میں بھدا اور بدیو عرب میں دو دیہات مشہور ہیں۔ بھدی یمامہ میں ایک گاؤں ہے جہاں یہ قبیلہ رہتا تھا۔ بھدانہ قبیلہ ایک عراق میں میں رہتا تھا اس کی ایک شاخ عمادیہ کے نام سے عراق میں گرد قبائل میں بھی شامل ہو گئی اور بڈھانہ قبیلہ نے بودین نام سے سارمات اور ساکا تاس، سوار یا ریاستوں کے پاس ایک

ریاست بھی قائم کی ،اور حکمرانی کی ۔ان کی حکمرانی اور کئی جھگڑوں پر تاریخ ہیرو ووت میں حوالے ملتے ہیں ۔شارٹ ہسٹری اف گرجر کے باپ ۳ میں لکھا ہے یہ بیانا کے حکمران تھے ۔چوہدری محمد اکرم بلاس اسسٹنٹ سیکریٹری مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے اس قبیلے سے تعلق ہے ۔بھارت کے راجیش پائلٹ کا تعلق بھی بھڈانہ قبیلہ سے تھا جبکہ اس کی بیوی کشان خاندان سے تھی۔

براہ یا برہ

براہ پرتہار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔پرتہار خاندان کے راجگان براہ کہلاتے تھے جسکا مطلب ''خدائے ذوالجلال کے جلال کا مظہر'' ۔پرتہار خاندان کی ایک شاخ اس اعزاز سے پکاری جاتی ہے ۔اقوام پاکستان میں شاہان گجر کے حوالے سے لکھا ہے کہ بل نامی شخص کے پانچ بیٹے تھے برہ ، بانتھ ، گیلہ ، بھنہ ، بسویہ ، ہر ایک گوت پر الگ الگ گوت بنی برہ کے لوگ بیان کرتے ہیں ان کا بزرگ گڑھ کھیانہ سے بعد بادشاہ علاؤالدین غوری آئے ۔آئین اکبری میں کئی شہروں کی مردم شماری میں لکھا ہے کہ دراصل برہ وہی گوت ہے اور بانتھ ، گھیلہ ، بسویہ گوجروں کی شاخیں ہیں مگر بھنہ کوئی شاخ نہیں سنی گئی ۔یہ بھی ممکن ہے بانتھ کی کوئی اور شکل بھنہ ہو۔برہ کے کچھ لوگ پیشوا مانے جاتے ہیں اور لوگ ان کا ادب واحترام کرتے ہیں ۔گجرات کے دیہات حاصلانوالہ ، ڈوگہ ، موسی کمالہ ، ڈرائچانوالہ ، دھنی کلانوالہ ، جیبن ، کالا کمالہ ، گراٹیاں ، چکوڑہ ، ڈھنڈالہ ، جاتریا ، میانہ کوٹ وغیرہ میں یہ لوگ آباد ہیں ۔بعض یہ بھی کہتے ہیں ان کے بزرگ ولی اللہ تھے اس لئے ان کو برہ کہتے تھے ۔ایک اور جگہ لکھا ہے کہ ان کے بزرگوں کی کئی جگہ مقدس قبریں ہیں جن پر لوگ نذریں چڑھاتے ہیں ۔موضع دینہ جہلم میں برہ کا مشہور خاندان ہے ۔ بعض کہتے ہیں بر کی جمع ہے مسلمان بادشاہوں کے وقت میں عہدہ قضا ان کے لیے مختص تھا۔وہ اپنی مہر میں خادم الابرار لکھتے تھے جس سے مطلب یہ تھا وہ برہ ہیں چنانچہ اکبر کے دور میں ایک سند ہم نے دیکھی جو تقریباً 350 سال کی تحریر ہے ، اس پر قاضی علاقہ کی جو مہر ثبت ہے اس میں لکھا ہوا تھا ، خادم الابرار محمد فاضل بن مولانا شاہ محمد ۔معلوم ہوتا ہے مولانا محمد فاضل حاصلانوالہ یا

وڑائچانوالہ کے خاندان سے کوئی بزرگ ہیں جو قاضی کے نام سے مشہور ہیں ۔گجرات کو آباد کرنے والے پرتہار ، سولنگی ، چلوا کیہ خاندان ہی تھا۔ برہ گجروں کی گوت بلوچستان میں بھی ہے ۔

بجران ۔یا بجرانی

راجہ بجے رائے تومر کی اولاد سے سورج ونشی ہیں ۔یہ راجہ بجران کے نام سے مشہور ہے ۔بجر کی اولاد سے کوئی شخص قحط کی وجہ سے گجرات آیا پہلے اس نے کھیریوال نام کا گاؤں آباد کیا جس میں کئی پشتوں تک رہے جب آبادی بڑھ گئی تو کئی دوسرے گاؤں میں منتشر ہو گئے گجرات میں بجران نام کا موضع اب بھی موجود ہے یہ سادہ دل اور متواضع لوگ ہیں ۔بجران گوت بالاکوٹ میں بیسیاں ، ہنجوڑہ ، اندوالی شینگ بٹ گرام ، ڈنہ بٹ گرام میں آباد ہے ۔مردان کے بجران گجر قبائل کا مقابلہ سکندر اعظم سے ہوا چونکہ ایک بڑی طاقت کے سامنے یہ نہ ٹھہر سکے مگر ڈٹ کر مقابلہ کیا ۔قدیم تاریخ گجر میں لکھا ہے کہ باجوران بجران و بجاوا ایک ہی قبیلہ ہے ۔ان قبائل کو عربی اور حبشی قبیلوں سے منسلک کرتے ہیں اور ان کا مسکن بلاد نوبہ بتلاتے ہیں ۔مورخ ابن سعید باجویہ اور زغاوا قبائل کی سرزمین دریائے نیل کے موڑوں کے اردگرد بتلاتے ہیں ۔مزید ابن سعید نے بیجا قبائل کا مسکن دریائے قلزم کے قریب بتلایا ہے ۔علامہ جاراللہ زمخشری نے بجران کا مکین زم نوبہ لکھا ہے ۔اس قبائل کے ساتھ کھاری وانہ ، جاولہ ، سلوکی آشکانی اور بجران کو کرد مورخین نے ایک ساتھ ذکر کیا ہے ۔شام کے بعد بجران قبیلہ کا مرکز دربند اور شروان کے پاس تھا جو آج تک اس قبیلہ کی یادگار موجود ہے ۔جب سکندر رومی کا گرجستان ایشیاء کو چک اور ایران پر فوج کشی کی توہرات میں بزرن (امیر بجران) کے ساتھ مقابلہ ہوا اس نے سکندر کی پیش قدمی کو روک لیا اور بعد میں شدید دشوواریوں کے ساتھ سکندر سے مصالحت کرنی پڑی (حوالہ تاریخ ایران باستان)

بانیاں

بانیاں گوت یہ سورج بنسی ہیں چونکہ ابتدا میں انہوں نے سپاہ گری کا پیشہ چھوڑ کر

دکانداری کا کام شروع کیا تھا۔اس وجہ سے بانیاں مشہور ہوئے (اس بات پر اتفاق نہیں کیا جا سکتا) ان کا کوئی مورث گجرات آیا دکانداری چھوڑ کر زمینداری اپنالی اس قوم کے دو موضع گجرات میں ہیں جو آج بھی موجود ہیں جب کہ گنجینہ گجراں میں لکھتے ہیں اس گوت کے لوگوں نے بتایا کہ ہمارے بزرگ کا نام بانہ تھا یہ ملک دکن سے یہاں آباد ہوئے گجرات میں حاجی نامی گاؤں آباد کیا اور بانہ کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔جبکہ مختصر تاریخ گرجر نے ان کو ونی سے بانیاں مشہور لکھا۔ لیکن شاہان گجر میں اس گوت کو بانیے کے نام سے لکھا ہے لیکن یہ بات غلط ہے تاریخ فرشتہ میں بانہ نام کا بندہ اکبر بادشاہ کی فوج میں مامور تھا اور توزک جہانگیری میں اکبر بادشاہ کا جاسوس تھا ان کے نام پر موضع ڈوگہ، طور، بانتھ، برسا، فتح پور، سمن پنڈی مرالہ، ماجرا، لوہاریاں، بانیاں، ندھیر، ملوانے، ڈہر پہ پچیاں، باخانوالہ، چک میانہ، سوہال، اور بہت سے گاوں آباد کیئے۔، بالاکوٹ میں سیپور، بنی گڑھی، گڑھی حبیب اللہ، دوگا، کانشیاں میں آباد ہے اس کے علاوہ روس کے ایک ملک بوسنیاء اور البانیہ میں بھی بانیاں گوت دریافت ہوئی ہے۔بھوسہ میرا، اوگی مانسہرہ اور ہزارہ میں دیگر مقامات پر کثرت سے آباد ہیں۔ بیرونی ممالک میں البانیہ ملک اس گوت کا آباد کردہ۔البانیہ میں بانیہ اور برگو گوت کثرت سے آباد ہے اس گوت پر مندرجہ ذیل گاؤں ہیں۔ بانیاں گاؤں (ایبٹ آباد)، قصبہ موہڑہ بانیاں گوجر خان، بابو بانیاں سرائے عالمگیر، بانیاں چمبہ آزاد کشمیر، بانیاں پرنالہ جموں وکشمیر، بانیاں جموں وکشمیر، بانیاں حافظ مظفر آباد، بانڑیاں مری۔ قدیم تاریخ گجر مفتی عبدالغنی الازہری نے لکھا کہ بانتھ، بانیہ، بانیاں اور بانیاس ایک قبیلہ ہے یہ شام میں رہتا تھا بانیاس ندی اس کی یادگار ہے۔اور پھر اس قبیلہ نے مصر اور افریقہ میں عرصہ تک حکومتیں قائم کی اور بجاوا قبائل سے جا کر مل گئے یہ قبیلہ کتامہ کی شاخ ہے اور کتامہ کو قیس بن صفی بن صباء کی اولاد سے بتاتے ہیں۔کروستان میں عراق میں اس قبیلہ نے مصر و شام کے بعد سکونت اختیار کی۔اس وقت یہ قبیلہ شمالی عراق اور دیار بکر میں کردی قبائل میں شامل کیا جاتا ہے۔اس قبیلہ کی جنگوں کے کئی حوالے ملتے ہیں۔(دائرہ المعارف ج ۳ ص ۹۰۷۳) ترکستان میں بانیاں پہاڑ اس قبیلہ کی یادگار ہے۔ یہ قبیلہ گجر قوم کے قدیم ترین خاندانوں میں ایک ہے۔

باگڑی

یہ رانائے مارواڑ کی شاخ باگڑ سے تعلق رکھتے ہیں۔اصلی گوت گہلوٹ ہے۔ایک اور جگہ لکھا یہ راجہ بھاگ سین کی اولاد سے ہیں جنھوں نے سرسہ میں حکومت قائم کی۔یہ گوت ہزارہ میں بالاکوٹ ست بنی اور بفہ میں کثرت سے آباد ہیں۔اس گوت کے نام پر آباد گاؤں درج ذیل ہیں۔اس گوت کے گجر نگر کوٹ کو آزاد کرنے میں شامل تھے جو مسعود غزنوی کے زمانہ میں پورے اس علاقے کا کوئی حکمران نہ تھا۔ پوسوال، بھوڈوال، بانتھ، کھاری، گورسی، کھٹانہ، کشان یا کسانہ، باگڑی گوجروں نے مل کر آزاد کرایا۔باگڑی چوک (لاہور)، موضع باگڑی لاہور، باگڑی آزاد کشمیر، باگڑی مانسہرہ، باگڑی سرگودھا، باگڑی والا گوجرات، باگڑی (انڈیا) باگڑی ہریپور مارگلہ۔قدیم تاریخ گجر میں لکھا ہے یہ بھی ایک قدیم قبیلہ کہلاتا ہے باگڑی، بگاڑ، بانگڑا، بنکر، بھرگر یہ سب ایک ہیں اس قبیلہ کے ساتھ ارمنستان و گرجستان کی تاریخ میں ایک اہم حصہ ہے۔سمیرا مس کے زمانے میں آرمی بن آرام سے ارمنستان کی حکومت چھین کر اشوری حکومت میں شامل کر دی گی تھی پھر ہائیک دوم نے بخت نصر بادشاہ کے ساتھ بیت المقدس کی جنگ میں بنی اسرائیل پر چڑھائی کی۔ بیت المقدس کے سقوط کے بعد بنی اسرائیل کے بہت سے قبائل کو بخت نصر اور ہائیک گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے آئے جن میں شابعات بھی گرفتار ہو کر آیا تھا شابعات کا شہزادہ باعزت تھا آرمی اور گرجی روایت میں عقل، فہم و ادراک کے اعتبار سے باعزت امتیازی شان رکھتا تھا اس وجہ سے تھوڑے عرصہ میں گرجستان اور اذمنستان میں حکومت ان باغرات کے ہاتھوں میں آ گئی۔ان باغرات لوگوں کی حکومت میں باگڑی برسر اقتدار آ گیا یہ ایسا قبیلہ ثابت ہوا جو صدیوں تک گرجستان میں حکومت کرتا رہا۔سکندر رومی کے ساتھ باگڑی قبیلہ کی جنگوں کا حوالہ ملتا ہے بلکہ سلوکی جب سکندر کے طرفدار بن گئے تو باگڑی قبیلہ نے ان کو شمالی ہند تک بھگا دیا فارنواز باگڑی نے ۲۵۲ء تک حکومت کی (حوالہ قوقاز۔۔۔ص ۳۰،۳۴۰)

باگھیلا ۔۔۔گھیلا، واگھیلا اور باگھیلا ایک ہی نام ہیں۔گھیلا پاکستان کے ہر شہر میں آباد ہیں۔ روالپنڈی میں ان کے نام کی کئی بستیاں ہیں۔ان کی دکن گجرات میں حکومتیں رہی ہیں۔ان کی سلطنت گجرات احمد آباد میں ۱۲۶ سال رہی۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق باگھیلا اور گھیلا خاندان ایک ہی ہے جس کی الگ اور خود مختار حکومتیں تھیں ان کے ساتھ یادو گجر خاندان تھا باگھیلا خاندان کا پہلا بادشاہ بیر دھول مقرر ہوا اور بیر دھول کی وفات ۱۲۴۴ء میں ہوئی اور اس کا لڑکا بسیلد یو گجر گھیلہ قبیلہ کا بادشاہ ہوا۔اس کی وفات کے بعد بھیمد یو گھیلہ تخت نشین ہوا جو کہ بسیلد یو کا بھائی تھا۔۱۲۶۲ء میں بسیلد یو لڑکا ارجند یو گجر گھیلہ خاندان کا بادشاہ بنا۔اس کی حکومت میں خواجہ ابراہیم جیسے بڑے بڑے مسلمان اونچے عہدوں پر فائز تھے ۔۱۲۷۵ء میں ارجند یو کے مرنے کے بعد سارنگ دیو گھیلہ گجر قبیلے کا حکمران ہوا۔۱۲۹۶ء میں کرن گھیلہ گجروں کا بادشاہ ہوا۔ (منجم البلدان، ج ا ص ۴۷۶) یہ قبیلہ ۷۱۳ء میں پایا گھلوٹ گجروں کا بادشاہ ہوا ۷۴۱ء میں چتوڑ پر قبضہ کیا ۸۱۲ء میں براجیت حکمران ہوا۔۸۳۶ء میں گھمان گھلوٹ گجروں کا بادشاہ بنا۔۸۴۰ء میں بھرتری بھٹ گہلوٹ گجروں کا حکمران ہوا۔۸۵۰ء میں نرباہن گھلوٹ گجر حکمران بنا۔ ۸۵۶ء میں نرباہن پھر گھلوٹ گجروں کا حکمران بنا۔۹۵۰ء میں سکتی گھلوٹ گجروں کا حکمران بنا۔ ۹۲۰ء میں انبا پرشاد گھلوٹ حکمران بنا۔۹۵۰ء میں نربر، گھلوٹ گجر حکمران بنا۔۹۶۸ء میں جسوبرما گھلوٹ گجر حکمران بنا۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے باب ۳ پر رانا علی حسن نے لکھا انہیلوار (گجرات کاٹھیاواڑ کے آخری حکمران کرن کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔اسے علاوالدین خلجی نے ۱۲۹۹ء میں شکست دی۔اس کے بعد گجرات مسلمانوں کی سلطنت میں شامل ہو گیا۔اس فتح کے بعد ۱۳۰۸ء میں جن پرابھا سوری اپنی کتاب،، دودھ ترتھ کلپتر و،، میں گجراتی زبان میں لکھتا ہے،، آہ تر بیسیا چھپن وکم درسی علاالدین بن سر تاناس کنتھو بھایا الوخان انا دھجو ڈھلی پورا گجر دھرانا پٹھیو،،،، تیرہ سو چھپن دکرمی سال (۱۲۹۹ء) تھا جب علاوالدین سلطان نے الغ خان کو ڈھلی پورہ (دھلی) سے بھیجا کہ وہ گجر رانا کو ختم کر دے،،

قدیم گوجر تاریخ میں مفتی صاحب نے اس قبیلہ کے بارے میں لکھا ہے یہ سب سے پہلے صنعا یمن کے قریب رہتا تھا، کنقن پہاڑ کے قریب پھر یہ قبیلہ شمالی عراق میں گیلان یا جیلان میں رہتا تھا اور جیلان اسی قبیلہ کے نام پر اب تک ایک گاؤں موجود ہے۔اس قبیلہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔بکیلہ بن جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلتہ بن ربعیہ بن خیار بن مالک بن زید بن کھلان (تاریخ عقد الفرید ج ۲ ص ۶۴) اس قبیلہ کو مورخین نے گھیلہ، کہیلا اور بکیلہ اور کیلہ ناموں سے مورخوں نے ذکر کیا ہے ان قبائل کا تعلق عاربہ ادنی سے ہے یہ ہمدانی قبائل کی شاخ ہے، ہمدانی کے دو فرزند تھے حاشدہ اور بکیلہ کی اولاد دومان ہے۔ مولف قدیم تاریخ گجر نے مزید شجرے پر بحث کی ہے جبکہ تاریخ ایران میں اس قبائل کا اقتدار کا زمانہ ترانت اور گھیلہ ریاست ۱۰۷۷ ق م لکھا ہے۔

بڑگوجر

بڑگوجر یا بڈگوجر یہ کھٹانہ گوجروں کی اعزازی اور پرمار خاندان اور پرتہار خاندان کی شاخ ہے جو کہ اعزازی طور پر بڑ یا بڈ گوجر کہلاتی ہے یہ راجپوت اور گوجروں دونوں میں پائی جاتی ہے۔یہ باعزت لوگ ہیں یہ اپنا شجرہ رام چندر سے ملاتے ہیں بعض تاریخوں میں لکھا ہے۔کہ دراصل بڈ، باڈا، خزر تھا جس کے معنی خوبصورت گجر کے ہیں مگر اس تاویل کی کیا ضرورت ہے بڑ گوجر یا ڈ گجر کے معنی عالی خاندان ہیں، جس کو پنجابی میں وڈا کہتے ہیں۔

بکروال گوجر۔

جنوبی ایشیاء کے مشہور پہاڑی سلسلے سے تعلق رکھنے والے بکروال کے نام سے پہچانے جاتے ہیں یہ عام طور پر خانہ بدوش ہیں یہ لوگ جن کا ذریعہ معاش بکریاں اور مال مویشی چرانا ہے۔اس وقت مختلف اقوام کے اندر بھی یہ پیشہ پایا جاتا ہے۔مگر گجروں کا ایک قبیلہ بھی بکروال ہے یہ افغانستان، انڈیا، جموں وکشمیر (لداخ) میں آباد ہیں۔ضلع جموں، کھٹوعہ، ادھم پور، پونچھ، راجوری، سری نگر، بارہ مولہ، کپواڑہ، پلورمہ، بڈگام، انت ناگ، کارگل، ہماچل پردیش،

اتراکھنڈااور پنجاب، پختونخواہ کے علاقوں میں آباد ہیں۔

بٹار یا بھٹار یہ راجہ بھٹارک کی اولاد ہیں جو کہ سورج ونشی تھا، راجہ بھٹارک گپت عہد میں سپہ سالار مقرر ہوا مگر اس نے بہت جلد حکومت کی داغ بیل ڈالی جو کئی سال تک قائم رہی، بھٹ، بٹ، بٹار ایک ہی گوتیں ہیں ۔اس گوت کے لوگ بہت بہادر مشہور ہیں پنجاب میں کم یوپی میں ان کی تعداد کافی ہے ان کو کشمیر میں بٹ کہتے ہیں ۔ یہ بہادر اور جفاکش لوگ ہیں، پنجاب میں کم اور یوپی میں ان کی تعداد زیادہ ہے یہ لوگ بیان کرتے ہیں ہم ملتان اور اُوچ کے علاقہ سے سہارنپور وغیرہ اضلاع میں آئے، سہارن پور میں اس وقت ان کے 52 مواضعات ہیں۔ یہ معزز اور زمیندار کاشت کار ہیں۔ا ن کے نام پر درج ذیل گاؤں ہیں بٹ خیلہ (سوات) بٹ گرام، بٹ گوجر جھنگ پنجاب، بٹ میرا سوات وغیرہ۔ شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق باب ۳ میں لکھا ہے کہ بھٹار، بھٹر یا بٹار گرجر ولبھ بھٹارک کی اولاد ہیں۔ (جی۔آئی، باب ششم) ضلع سہارنپور میں کنگوہ قصبے کے قریب بھٹار گرجر زمینداروں کے باون گاوں ہیں۔ چوہدری سنگت سنگھ بھٹار ۱۹۳۷ء میں یوپی لیجسلیٹو اسمبلی کا ممبر تھا۔ فتح پور سہانپور کے ایک وکیل رانا مظاہر حسن کا تعلق بھی بھٹار گوت سے ہے۔عرب تاریخوں میں بٹار قبیلے کا ذکر ملتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے یہ قبیلہ عربوں میں متعارف تھا۔بعض مورخین نے بنی عمر بن گلاب میں بتران جگہ کا ذکر ملتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے عرب ممالک میں یہ ایک قدیم قبیلہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے یہ لیس قوم کی اولاد سے ہوں گئے۔

تاریخ ایران باستان) بعد میں یہ قبیلہ ایشیاء کوچک گزرتا ہوا انتوس ندی کے کنارے جنوب کی طرف رہتا تھا یہ دوکی قبیلہ کی شاخ ہے اور اس کا،، یہ دوکی،، قبیلہ کا سلسلہ ہتی قوم سے جا ملتا ہے۔اور ہتی قوم بکسوس یا شاسو قبائل کی اولاد ہے۔ بٹار قبیلے کی یاد میں ۲۵۰۰ ق م سے پہلے یہ بٹار قبیلہ عروج حاصل کر چکا تھا۔ جو کہ نرامسین کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(تاریخ کرد۔۔ص۲۳، ۲۵)

بانگڑا یا بانکرا۔ یہ تومر سورج ونشی ہیں۔ان کی حکومت کے ایام میں ہانسی کا مغربی علاقہ بانگر کہلاتا ہے

بر برک یہ راجہ کوہل کی اولاد ہیں ان کی حکومت وندھیا چل پہاڑ کے ڈھلوان پر کئی صدیوں تک رہی۔ جبکہ گوجرات میں اس خاندان کی کئی لڑائیوں کا ذکر آیا ہے۔

بھالوٹ، بہلوٹ، پہلوٹ یہ خاندان قدیم گوجر خاندان ہے جو راما نگ زمانہ کا راجہ سگریو اس خاندان سے تھا جو چندر ونشی ہیں جبکہ اقوام پاکستان کتاب نے اس کو سوم بنسی لکھا گیا ہے یہ پنوار خاندان سے ملایا ہے ان کا مورث بہلوٹ تھا ان کی اولاد تغلق بادشاہ کے دور میں گجرات آئی ان کی کئی گاؤں کی ملکیت ہے یہ دکن سے آئے اور پنجاب میں آباد ہوئے یہ پکھواہیہ بھی کہلاتے ہیں ۔اس گوت پر رکھے گئے گاؤں درج ذیل ہیں بہلوٹ راولپنڈی، موضع بہلوٹ ہری پور، پہلوٹ جہلم، بہلوٹ گڑھی دوپٹہ آزاد کشمیر، بہلوٹ فتح جھنگ، بہلوٹ منڈی بہاؤ الدین، بہلوٹ ڈی آئی خان پہلوٹ گلگت وغیرہ۔کتاب قدیم تاریخ گجر مولف عبدالغنی الازہری نے لکھا ہے کہ یہ قبیلہ بلہوٹ، یا بلوٹ، پلوٹ یا بھلوٹ اور بیلود ایک ہی قبیلہ ہے کچھ مورخین نے اسے پنوار خاندان سے ملایا ہے۔ اور کچھ میر خاندان سے جوڑتے ہیں دونوں نظریات درست نہیں اس قبیلے کو ایبریا قبائل سے مانتا ہوں جو عربی شاعری میں اس کے حوالہ ملتا ہے یہ قبیلہ عرب میں مشہور تھا۔جس شعر میں اس قبیلے کا ذکر کیا ہے اسی میں نبطی قبیلے کا بھی ذکر موجود ہے۔ اور بلط اس قبیلے کا یادگار بنی طے قبیلے کی رہائش گاہ پہاڑ میں اس کی یادگار ہے ۔(حوالہ معجم البدان) بلوص، بلوط ایک بہت بڑی قوم تھی۔ یہ بھی کرد قبیلے کی طرح فارس اور کرمان کے درمیان ایک وسیع علاقے کے مالک تھے۔کافی تعداد اور طاقتور انسان تھے یہ بے ضرر قسم کے لوگ تھے کچھ مورخین نے گہلوٹ اور بلوٹ کو ایک مانا۔اور ان کو نوشروان کی اولاد لکھا جو غلط ہے(حوالہ ہیرووت۔ص ۱۲۱ تاریخ ایران باستان

ـص ۱۱۷۳ـ ۱۱۷۵ـ ۱۱۷۶ـ ۱۳۵۳ـ ۱۱۱۰)

بیلود میر یا مہر گوت کی یہ شاخ ہے سورج ونشی کہلاتی ہے، محمود غزنوی نے 1025ء میں ان کا دارالخلافہ بیلود کو لوٹا تھا۔ بیلود اور بیلر ایک ہی گوتیں ہیں۔ جبکہ کتاب اقوام پاکستان میں یہ میر گوت کی شاخ لکھا ہے۔ جو سب شاخوں سے اعلی ہے، یہ بیوہ سے شادی نہیں کرتے ہندو رسموں کے پورے طرح مقلد ہیں یہ اپنے نمائندوں کو میر کہہ کے پکارتے ہیں، یہ خیر پور کے امیر ہیں کشمیر میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

بانر قدیم خاندان ہے۔ رامانگ زمانہ میں مہاراجہ سنگدیو کا سپہ سالار ''ہنومان'' اس خاندان سے تھا۔ بانر کے معنی ''بندر'' کے ہیں۔ اس لیے اس خاندان کو بعض مقامات پر بندرا بھی کہتے ہیں۔ برہمنوں نے جو ہنومان کو بندر بنا رکھا ہے وہ عقل سے بعید اور حماقت پر ایک اختراع ہے۔

بلوچ تاریخ گرجر کے مطابق کشمیر کے گوجروں میں ایک گوت ''بلوچ'' کی ہے۔ پرتھوی راج چوہان کے زمانے میں لکھی گئی کتاب ''چندرائیہ'' سے یہ واضع ہوتا ہے کہ بارھویں صدی تک بلوچ مذہباً ویدک تھے اور نسلاً آریاؤں کے ہر طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ راجہ بیلد یو چوہان (۱۱۵۴ تا ۱۱۶۴ء) نے جب غزنویوں کو درہ خیبر سے باہر دھکیلا تھا تو اس وقت بلوچ سردار مع افواج کیساتھ تھے۔ جس طرح دوارکا راجہ گرجر اور بنگال کا راجہ گوڑ کہلاتے تھے۔ یہ سندھ کے مغربی علاقے کے راجگان بلوچ کہلاتے تھے۔ یہ کوئی الگ قوم نہیں کیونکہ راجہ داہر کا باپ راجہ چچ برہمن بھی ساتویں صدی میں بلوچ کہلاتا تھا۔ جسکی حکومت شمالی سندھ بلوچستان شامل تھی۔ بلوچ گوجر دراصل بھنمال اور ہندواڑہ کے پرتہار گوجروں کی اولاد ہیں جو کہ امپیریل گوجر کہلاتے ہیں۔ اب بلوچستان میں بھی گوجروں کیساتھ مل کر گوجر فلاحی کاموں میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں اسلم میروانی، غلام رسول بلوچ گوجر۔ غلام سرور بلوچ گوجر مشہور ہیں۔

برلا برلا گوت کے گوجر انڈیا اور مانسہرہ وایبٹ آباد کے بلند مقام پر آباد ہیں۔ یہ راجہ برل کی اولاد ہیں جو بھڑوچ کے چاپ خاندان کے سپہ سالار میں تھا۔ لہذا اسکا چاپ یا چھاوڑی ہونا قرین قیاس ہے یہ ہزارہ میں عطر شیشہ، بگل چار بالا، اور دوگہ مانسہرہ اور لورہ (نیلاں بھونو) ہری پور میں آباد ہیں ہری پور میں برلا نام کا ایک گاؤں بھی آباد کیا ہے۔ ہزارہ میں یہ گجر 1780ء سے آباد ہیں۔

برکٹ۔ تاریخ گرجر کے مطابق گوجروں کی ایک مشہور گوت ہے۔ ایک روایت ہے کہ ان کو گورسی، کسانہ اور آدھا برکٹ شمار کیا گیا (مولف آدھا کو تسلیم نہیں کرتا) یعنی گورسی خاندان کے مطابق گرجر کھشتری ہیں اور برکٹ خاندان کا آدھا روایت؟ صریحاً غلط ہے یہ تین گوتیں ہیں کئی دوسرے مورخین نے بھی اس آدھا کی مخالفت کی۔ اور آدھے کے فلسفہ کو رد کیا۔

بوکڑہ بوکڑہ خانوادے کے لوگ آزاد کشمیر مظفر آباد میں پریم کوٹ، مچھیارہ، اندرہ سیری ڈنہ، لوہر کوٹ، قریہ بالہ کوٹ، ڈلی، اوچھاہ، مظفر آباد سٹی، سیری درہ، ضلع حویلی میں شیر پور، نور پور، پلاں چوہدریاں، سلاڑہ، بائی دھڑہ، بھانہ کوٹ، سولی، ٹھولانگڑ، راولپنڈی اسلام آباد میں بوکڑہ گاؤں نزد پیر ودھائی کے علاوہ چہار بان، سترہ میل بھارہ، نندکوٹ مری، فردوس کالونی، ضلع فیصل آباد، ضلع صوابی نزد تربیلہ ڈیم (یہ لوگ قابل سے یہاں آباد ہیں) اور ضلع مانسہرہ میں کنڈ بالا اور شانگڑیاں، ضلع سیالکوٹ میں بوئی اور بوکڑاں، تحصیل و ضلع نارووال کے علاوہ، افغانستان دیگر بہت سے مقامات میں آباد ہیں، حضرت گجر افغانستان کا تعلق بھی اسی گوت سے ہے۔ اور اس گوت کے نام پر کئی موضع جات ریکارڈ مال میں درج ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں اس گوت کے لوگ دچھنہ، راجوری، سوکڑ اور جالندھر کے علاقوں میں بکثرت آباد ہیں۔ بوکڑہ نام سے درج ذیل گاؤں اور موضع جات آباد ہیں۔ خانقاہ بوکڑہ ہجیرہ ضلع پلندری، بوکڑہ پھاٹک/جنکشن نزد گولڑہ شریف راولپنڈی، بوکڑہ چک دولت ضلع جہلم، بوکڑہ گوٹھ ضلع بدین سندکھڑی ضلع میانوالی، بوکڑہ سندیلہ ضلع ملتان، موضع بوکڑاں تحصیل نارووال، موضع بوکڑہ حلقہ ۵۶ سیالکوٹ، موضع بوکڑی ضلع

اجین مالوہ انڈیا، بوکڑہ ناڑ کپواڑہ تحصیل ہندواڑہ، جتھابوکڑاں ضلع جالندھر انڈیا، بوکڑا/ بھاکڑہ ضلع پٹیالہ انڈیا، بوکڑہ/ بوکھڑا ضلع جے پور انڈیا، بوکڑانوالی ڈھنگ حصار انڈیا پنجاب، بوکڑہ گلی بجلد ھارلیپہ۔ بوکڑہ گاؤں نزد منڈھول عباس پور۔ قدیم تاریخ گجر میں لکھا یہ قبیلہ بوکڑایا بوکن بیکند، بیکل، بوکڑا ناموں سے مشہور ہے۔ یہ سب سے پہلے عراق میں بلیکان کے نام سے زاگروس کے علاقہ میں رہتا تھا۔۸۱۲ق م میں اشوری بادشاہ شمشاد نے اور ۷۸۲ق م میں تکیلات اشوری بادشاہ نے آبیروس یا تارشی راستوزاگروس مغربی فارس اور ایبر یار یاستوں پر حملہ کیا وہاں چھوکرنشانی، سروکہ، میسور، منائی، بوندو، ریاستوں کے ساتھ ہی دماند کے پہاڑوں میں ایک بیقن ریاست کا بھی پتا چلتا ہے جو موجود ہمدان کے قریب ہی پڑتی ہے (تاریخ کرد) یہ بلند قامت لوگ ہیں یہ قدیم ترین زاگروسی قبائل کی یادگار ہیں اور ان کے بہت سے نشانات قدیم کلدانی عرب قبائل جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ تاریخ کرد حوالہ۔

بھگراوت اس کی صحیح بھگراوٹ ہے۔ مگر راجستھان میں اسکا تلفظ بگڑاوت ہوگیا ہے۔ مہاراجہ بھاگ کی نسل میں تھا بھاگ جی کا باپ رام جی سوئنگی حوارث تھا یہ چوبیس بھائی تھے جس کی شاخیں بنی، یہ اجمیر کے گجروں کی ایک گوت ہے۔ اس علاوہ پشکر بھی گجروں کی گوت ہے جو چیچی کہلاتے ہیں بھگراوٹ کے گجروں نے اپنے علاقے کو بچانے کے لیے جان کا نذرانہ پیش کردیا۔ جسکی مزید چوبیس گوتیں مشہور ہوئیں۔

بھرگڑ۔ یہ بھگراوت کی شاخ ہے جو بھروچ یا بھرو یہ مہاراج بھرت کی اولاد کی یہ گوت ہے۔ جنہوں نے اپنے بھائی شری رام چندر جی کی عدم موجودگی میں بارہ سال جودھیا میں حکومت کی۔ بھارت ملک کا نام اس گوت بھرت پر رکھا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے یہ لوگ بھاراگڑھ کے رہنے والے تھے مگر اس علاقہ میں اس نام پر کوئی شہر کا نام نہ ملا۔ ایک اور مقام پر لکھا کہ یہ سندھ میں ایک قوم بھڑگڑی ہے ممکن ہے یہ بھی بھرگڑ ہو۔ اس گوت میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔

بھوڑوال راجہ بھوڑیا کی اولاد ہیں۔ یہ وہی راجہ ہے جس کے دربار میں جاکر بن راج چاوڑی کے ملک الشعراء شنکر کھو نے نظم سنائی تھی اور اس نظم نے راجہ بھوڑ اور راجہ بن راج کے درمیان جنگ کا بیج بودیا تھا۔ بھوڑوال سولنگی (چالوکیہ) کی شاخ ہے۔ تاریخ چینوٹ میں لکھا ہے کہ،، یہ گوگر قوم کی ذیلی شاخ ہے اس کے جدامجد نے 806ء تا 842ء تک 35 سال گجرات پر حکمرانی کی اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا راجہ بھیم راج نے 842ء تا 887ء تک 36 سال حکمرانی کی۔ اس کی وفات پر اسکا بیٹا راجہ بھوڑ 878ء تا 930ء تک 52 سال گجرات کا حکمران رہا۔ بھوڑ راجہ کی اولاد میں اور اپنے جدامجد کے نام سے مشہور ہوئے اس گوت کے لوگ چینوٹ میں سکین پورہ، چاہ میانہ، چاہ کنجری والا، کوٹ محمد یار میں آباد ہیں۔

بھوجہ اور ٹھاکر بھوجہ خاندان راجہ بھوج کی اولاد ہیں۔ بھوج نام کے دو راجے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں گوجر کہلاتے تھے۔ دھارانگری کا راجہ بھوج علم وفضل کا آفتاب تھا جو پرمار (پنوار) خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جسکی حکومت مالوہ کے پر بہار کی طرف دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ دوسرا راجہ بھوج وہ تھا جو گرجر شہنشاہ تھا جسکا دارالخلافہ قنوج تھا۔ اسکی حکومت قابل سے برما تک تھی۔ اس کا زمانہ 890-836ء کا تھا بھوجہ اور ٹھاکر پر رکھے گئے گاؤں کے نام درج ذیل ہیں۔

بھوجہ (کیوائی کوہستان ہزارہ میں ایک گاؤں کا نام)، ٹھاکرہ اور ٹھاکر میرا (ضلع مانسہرہ کے دو قصبے)، بوسنیا میں ایک گاؤں کا نام بھونجہ ہے، ٹھاکر گوت کے نام سے ضلع مانسہرہ میں دوگا، جبہ، کیوائی، سیور، عطر شیشہ، ڈھار عطر شیشہ، جابر، بھوسہ میرا اور چیڑ گاؤں آباد ہیں جبکہ بالاکوٹ میں ست بنی، دندر، وین، منگ، گھنیلہ، بسیاں گاؤں ہیں۔

مندرجہ بالا گوت کے گوجر راجہ گرجر تاریخ میں گرجر اعظم مہر بھوج کہلاتے ہیں۔ سب سے زائد پتھر کے کتبے اس راجہ کے برآمد ہوئے ہیں۔ چنانچہ بھوج گوجر مہر بھوج اعظم کی اولاد ہیں، ان کی قدیمی گوت پرتہار ہے، سرحد اور قبائلی علاقوں میں کئی مقامات کے نام بھوج درہ، بھوجپور وغیرہ پنجاب سرحد اور قبائلی علاقہ جات میں بھوج پرتہار آج تک اعزازی طور پر ٹھاکر

کہلاتے ہیں جو کہ سب مسلمان ہیں۔ فلم انڈسٹری میں ٹھاکر گوت کا ایک مثبت کردار رہا ہے۔ مانسہرہ میں تبارک ٹھاکر نے بھی ،، درشی اور اقراء گوجری فلم بنا کر تاریخ گرجر میں ایک مقام پیدا کیا۔

قدیم تاریخ گجر کے مطابق باجوہ یا باجی یہ قدیم سے بجران قبیلہ کی شاخ ہے جو مصر میں رہتے تھے۔ اور دیائے نیل بیجہ قبیلہ کا مستقل مرکز تھا۔ جب بجران قبیلہ ایک مستقل حیثیت اختیار کر چکا تو یہ قبیلہ بھوجہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قبیلہ کو عربی میں بجاوہ کہتے ہیں اور اس میں عربی و حبشی ملے جلے لوگ ہیں۔ بھوجہ اور بجران دونوں میں فرق یہ کہ بجران کی نسبت بجاوی اور باجوہان آتی ہے اور بھوجہ کی نسبت بیجانہ، بیجاوہ آتی ہے۔ (منجم البدان)

پھامڑہ قدیم تاریخ گجر میں مفتی عبدالغنی الازہری الشاشی نے لکھا کام پہاڑ کے قریب سے فامیراندی گزرتی ہے جو اس قبیلہ کی یادگار ہے اور پھامبڑا قبیلہ فامن کی اولاد ہے۔ بہر حال یہ قبیلہ گجر قبائل کے قدیم ترین قبیلوں میں سے ایک ہے۔ مامون کے زمانہ میں بھی فامی قبیلہ اس نواحی بستی میں موجود تھا۔ گنجینہ گجراں کے مطابق یہ سورج بنسی ہیں ان کے بزرگ پھمان جو کہ اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ملازم تھا۔ جب گندھارا کا علاقہ فتح کیا تو واپسی پر پھمان نے گجرات میں سکونت اختیار کی اور پھر پسوالوں پر حملہ کر دیا مگر شکست ہوئی۔ یہ حملہ 1362ء کو ہوا شاہان گجر کے مطابق یہ پنوار سوم بنسی ہیں ان کا مورث پھمان تھا جسکی اولاد پھامبڑہ کے نام سے مشہور ہوئی ۔ یہ دکن گجرات سے آ کر مغلیہ خاندان کی فوج میں ملازم ہوئے پھر ملازمت چھوڑ کر زمینداری شروع کی اور پھامبڑہ نام کے کئی گاؤں آباد کئے۔ ان کی آبادیاں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں کلاں وادو، ماجرہ، دھونچک، میانہ، اتم، سعادت پور شامل ہیں۔ شاہان گوجراں کے مطابق یہ پنوار سوئم بنسی ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ پھمان تھا جسکی اولاد پھامڑہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ گوجرات دکن سے آ کر فصیلہ خان کی فوج میں ملازم ہوا پھر ملازمت چھوڑ کر زمینداری شروع کر لی۔ پھامڑہ نام کے کئی گاؤں آباد ہوئے جو آج تک قائم ہیں۔ کلاں، وارد، ماجرا، دھوچک، میانہ، اُتم، سعادت پور بالاکوٹ = سرلی سچہ، درہ شوال، بھرجروکا، ترنہ، بیلہ جبوڑی، کنڈ کوٹلی،

بارو، ریں، منڈی مانسہرہ = ڈھار عطر شیشہ، کھبل گداگلی بٹل، جابہ، بائی پائیں، چاکیہ، سفیدہ، خیر آباد، نھو آباد، نھو بانڈہ بٹ گرام۔

پوسوال شاہان گوجراں میں پوسوال گوت کے بارے میں لکھا'' یہ اپنے آپ کو گوجروں میں شامل نہیں کرتے۔ (یہ غلط ہے اس پر کسی کو اتفاق نہیں کرنا چاہیے پوسوال گجر ہیں اور یہ اپنے آپ کو بڑے فخر سے گجر کہتے ہیں) کہتے ہیں ہم دحیہ کلبی کی اولاد ہیں۔ جو نبی پاک ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ ان کا مورث اعلیٰ ملک عرب سے ہند میں آیا اور پھر پشتوں تک جموں میں رہا۔ ملک کے رسم ورواج کے مطابق ان کا نام تبدیل ہو گیا۔ جیسا کہ سیال، بنکیال، چکوال وغیرہ،،۔ ولایت خان گنجینہ گجراں کے مصنف کہتے ہیں پوسوال کے بارے میں صحابیٔ رسول ﷺ سے منسوب کرنا سفید جھوٹ اور صحابی رسول ﷺ کی توہین ہے۔ ہندوستان میں بڑی تعداد میں پوسوال گجر آباد ہیں اور وہاں اپنے آپ کو پیور گوجر کہتے ہیں۔ (بحوالہ گنجینۂ گوجراں صفحہ ۱۰۶) پوسوال گوجر ضلع مانسہرہ میں بھی اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔ جن میں زیادہ تر بالاکوٹ کے علاقوں کمی، جوسچہ، لچکول، سروائی میں رہتے ہیں اسی طرح چوٹا پنجول، تمری اوگی، پوئی، چور بانڈہ، بٹل، جاگراں، ٹھنڈی کھوئی، خاکی، بٹہ موہڑی، میں بھی آباد ہیں۔ اعوان قوم کی گوتوں میں پوسوال کی جگہ بسوال نامی گوت کو اپنی گوت تسلیم کرتے ہیں۔ گرجر میں گولیار کے پوسوال بہادر گوجر اپنے علاقہ کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے لازوال قربانیاں دی ہیں انھوں نے دیول پوسوال کے ہمراہ کئی ماہ لڑائی لڑئی۔ میاں محمد بخش کھڑی شریف میر پور کا تعلق بھی پوسوال گجر سے ہے۔ پسوال گجروں کے بارے میں یہ مشہور ہے کسی بچے کے منہ میں چھال ہوا اپنا تھوک کی انگلی بچے کے ہونٹوں پر لگانے سے اللہ کی طرف سے آرام مل جائے گا۔ کچھ لوگ پوسوال گوت کو راجہ پورس کے ساتھ ملاتے ہیں۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا گیا پوسوال لفظ پوڑ سے نکلا ہے بعض حالہ جات میں یہ لوگ پانچویں اور چھٹی صدی ق م جہلم کے کنارے پر آباد تھے۔ چینی سیاح ،، شوان جھانگ ،، نے جہلم کے اس علاقہ کو ،، یاداوت ،، (پوڑوں کا علاقہ) کہا ہے۔ وگ دیدہ میں بھی

یادادت کا ذکر موجود ہے یہ بھی کہا جاتا ہے سکندر مقدانہ کے حملہ کے وقت پوڑ قبیلہ کی وجہ سے یادآوت کہلاتا تھا۔ جبکہ یونانی مورخین نے پوڑ کو پوڑس لکھا ہے۔ تاریخ،، پاکستان،، یحیٰ خالد نے ص 96 پر لکھتے ہیں کہ پوڑ قبیلہ نہ صرف دوآبہ چھچ میں آباد تھا بلکہ دوآبہ میں میں ان کی اکثریت تھی۔ یہ یاداوت ریاست اور مہاراجہ پوڑ راج کا پایہ تخت تھا جہاں اب گجرات ہے۔ کتاب گجرات کو مولف ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں کہ گجرات شہر سکندر اعظم (327 ق م) میں بھی موجود تھا۔ قدیم تاریخ گجر کے مولف کی تحقیق وسط ایشیاء کی جانب ہے گجر قوم کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے اور ان کی تحقیق کو شمال، جنوب، مشرق، مغرب کی جانب دیکھا جائے تو ایک الگ گجر تاریخ سامنے آتی ہے اور یہی گجر قوم کی مارشل ہونے کی ایک نشانی ہے۔ مولف قدیم تاریخ گجر نے لکھا اسی قبیلہ کو بسویہ، برسویہ، بسوال، بانسلی اور باشو کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ ہرات کے مالین دیہات میں باشیان نام سے ایک علاقہ باشو یعنی بسوال قبیلہ کی یادگار ہے (منجم البلدان۔ ص ۴۳۳) شجرہ خاندان باسویہ (پوسوال) باسویہ کا بادشاہ پسماتیق ہوا ہے اور پسماتیق فرزند تھا سرادنہ پال کا (جد قبیلہ سرادنہ) اور سرادنہ پال نیکوس کا فرزند تھا اور نیکوس پسماتیق اول کا اور دو فرزند تھے اوپاسین کا۔ اس خاندان کا شجرہ سائیں یعنی شاشو خاندان سے ملتا ہے (تاریخ ہیرووت، ج ۲ ص ۲۲۹، ۲۸۰) سب سے پہلے یہ قبیلہ شام میں رہتا تھا اس کے بعد مصر کے ساحل پر غارت گری کر کے اپنی حکومت قائم کی دریائے نیل کے کنارے ۵۴ سال حکومت کی۔ اس وقت یہ لوگ سائیں یا شاشو نام سے متعارف تھے اور جنوبی کوہستان اری تیریا، کازیوس، سوریا اور مصر کی سرحدوں تک شاسو قبیلہ کی حکومت تھی ۔ اعراب اور دوسرے اشوری قبائل سیرین، کھاری، باجوا، فریدیہ واقوام انزان، کلشید (کالس)، کھوکھر، سارماتی وغیرہ ہم قبیلے ان تمام جنگوں میں متفقہ طور پر حبشیوں (حامی النسل) قبائل کے ساتھ جنگوں میں شریک تھے (حوالہ تاریخ ہیرووت۔ ص ۱۳۰) مصر زوال کے بعد اس قبائل سے سوریا تر کی اور کوپ قاف کا رخ کیا۔ یہ لوگ کوہ قاف کے پہاڑوں میں تفلیس کے قریب خذرا اور پاسیلا (پسوال (زندگی بسر کرنے لگے۔ (تاریخ ایران باستان ص ۲۵۹۰) تاریخ ایران کے اندر سورانی، کورانی، بختی، بشوی، اور

جوینی یہ سب گجر قبیلے ہیں ان میں سوانیہ اور سوار یہ گجروں کا ایک قبیلہ ہے اسی طرح کورانی، کرانہ، یا کراہنہ بھی گجروں کا قبیلہ ہے۔ اسی طرح بختیہ، بشویہ، باسیمباشو، پسوال زیر گجروں کا قبیلہ ہے، جوویہ، جاولہ، جوان چوھان بھی گجروں کا قبیلہ ہے۔ پوسوال اب بھی شمالی عراق کردشانا میں موجود ہے۔ پوسوال، کھوکھر، خاسور، سمہ توشین (تاس) قبیلوں کی حکومت سولہویں صدی عیسوی تک قائم رہی ہے (تاریخ قوقاز۔ ص ۵۲۰) شارٹ ہسٹری اف گرجر نے باب ۳ میں رانا علی حسن چوہان نے پورس وال اور گجگا ہیہ کے عنوان میں لکھا ہے کہ مغربی ممالک میں پورس گجر تھے (حوالہ چوہدری فضل حق کا مضمون روز نامہ جنگ ص ۳، ۳۱ مئی ۱۹۸۳ء) مسٹر ویش راج بھائی اپنی کتاب،، مریادا کی دیوار،، میں لکھا ہے کہ جب سکندر نے اس خطے پر حملہ کیا اس وقت پنجاب میں گجر ہی تھے۔ پورس وال یا پوروال یا پوسوال قبیلے کا جد امجد پورس راجا تھا جس نے سکندر رومی کے ساتھ ۳۲۷ء ق م جنگ لڑی۔ ٹھاکر لکشمن سنکھ پوسوال ضلع آجین کے قبضے موکری میں ایک جاگیر کے مالک ہیں۔ انہوں نے ۱۹۴۲ء میں اجین سے ایک ماہوار اردو رسالہ،، گوجر کیسری،، نکالا تھا۔ لفظ گج گاہ پراکرت میں گج گراہ کی بگڑی شکل ہے جس کے معانی ہیں گج گھر یا گج خاندان ہے۔ دردمہر نے اپنی کتاب،، سمہتا،، میں جو قبل مسیح میں لکھی، اس قبیلے کا ذکر دوسرے قبیلوں مثلاً کوپ، پونڈرا یا پنڈیر یا بنڈار سووار اور سودیرا، چالک، ٹونکن، ورورو (اب بربر اور برہ وال یا باہر وال) وکن (بوکن) سرادھنا (سرندانا)، وند۔ یودھنا (جوئیہ) اڈھیک (اب ادھانا) اور کوکر (کھوکھر) کے ساتھ کیا ہے۔ قدیم وایو پران میں کچھ قبیلوں کے نام ملتے جلتے ہیں جن میں مالو (مالوی یا ماوی یا موائی) مہیش یا مہیشی یا مہیسر، ہین، جاگر (جاگل)۔ یہ تمام قبائل گجر نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ چلیلیانوالہ کے چوہدری اقبال گج گاہی گجر ہیں اور جرنل سوار خان وکن یا بوکن گجر ہیں۔ ان کتابوں میں سندھو، ورک اور منڈ قبیلوں کا ذکر بھی ہے۔ یہ جاٹوں اور گجروں میں بھی ہیں۔ (نوٹ قدیم تاریخ گجر میں اکثریت الفاظ فارسی کے شامل ہیں جو سمجھ سے باہر ہیں)

پوڑ ان کا مورث اعلیٰ راجہ پوڑ کی اولاد سے ملک دکن سے اس خطے میں آ کر آباد ہوئے اور ایک گاؤں اور اپنی گوت پر ٹھٹھہ پوڑ آباد کیا۔ شاہان گوجراں کے مطابق پوڑ دراصل پواڑ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس وقت ضلع مانسہرہ میں جوسچہ پھنگیاں بالاکوٹ میں کافی آباد ہیں۔ پوڑ گوت کے گوجر برطانیہ میں بھی دریافت ہوئے ہیں۔ قدیم تاریخ گجر میں مولف جس نے وسط ایشیاء کے گجر قوم پر تحقیق کی ہے کہتے ہیں ایبریا قبائل کے چند قبیلے اوارقبیلہ سے یہ لوگ تعلق رکھتے تھے جوان اواری قبائل کی اولاد ہیں جو کوہقاف کی طرف آئے تھے اور وہاں سے یورپ تک نکل گئے ،مورخ کے قول کے مطابق یہ تورانی النسل قبائل تھے مگر حقیت یہ ہے جس وقت ان قبائل کا مسکن سیسودیا سوستان (عیلام) اور لود یہ تھا اس وقت بنوسام اور امم سامیہ کے علاوہ کوئی اور قوم آ کر آباد نہیں ہوئی تھی اس لئے اودرخاندان کو جو کہ سوستانی خاندان سے تھا تورانی قرار نہیں دیا جاسکتا ۔ خود بنوسام کا بعض مورخین کے نزدیک پہلا وطن آرمنیہ اور کردستان (زاگروس) تھا اکثر مورخین نے اس قبیلہ کو بنوسام کا مسکن اول ملک عرب ہی بیان کرتے ہیں یہ بھی حقیت ہے کہ سامی قومیں ابتداءدور میں گھومتی پھرتی رہی ہیں اور ایک زمانہ کے بعد سکونت اختیار کی۔ اس لئے جب ہم قدیم تاریخی واقعات اور انکشاف کو دیکھتے ہیں اور ان الفاظ کی تحقیق کرتے ہیں جن کا تعلق امم سامیہ یا النسہ سامیہ سے ہے تو اسی دور میں کبھی تو ہم ان قبائل کو یمن، حجاز اور سوریا میں دیکھتے ہیں او کبھی وہی قبائل ہمیں مصر۔ لیبیا، سوس، مراکش اور سوڈان وحبشہ میں ملتے ہیں اُنکے تہذیب وتمدن کا پتہ ہمیں آرمینیہ، زاگروس، وسط ایشیاء، بابل، بلکہ یونان اور خراسان تک ملتا ہے۔

پندیا یا پاندھ پندیا یا پاندھ، راجہ پندھ کی اولاد سے ہیں۔ ان کی حکومت جموں وکشمیر، مغربی پنجاب سرحد میں شامل ہے۔

ٹوپہ ٹوپہ گوت سورج ونشی ہیں۔ جو برہمن تھے۔ کشمیر کی اکثر کتابوں میں برہمن لکھا گیا ہے۔ یہ آریانسل سے تھے۔ اس کے حکمران کھشتری کہلاتے تھے۔ اس گوت پر پنجاب میں ٹوپہ

ٹیک سنگھ کا نام رکھا گیا ہے۔ ایبٹ آباد میں ٹوپہ ایک فوجی چھاونی ہے۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق گرجستان کے شمال کوہستانی سخت سردی میں یہ قبیلہ آباد ہے چار گجر قبائل ایک جگہ آباد ہیں پوڑی قبیلہ کو پنجابی میں ٹوپہ بولا جاتا ہے (حوالہ تاریخ کرد، رشید یاسمی۔ص۱۶۲) یہ قبیلہ باگڑی کی شاخ ہے اور باگڑی کا دوسرا نام بگووٹ ہے اور ایران کے قدیم شہروں میں بگووٹ نام کا ایک شہر ہے۔ یہ قدیم گجر کہلاتے ہیں۔ ٹوپہ ٹیک سنگھ پنجاب میں اسی گوت پر رکھا گیا ہے۔

ٹھیکریہ شاھان گوجراں کیمطابق ٹھیکریہ ٹھاکر کی طرف منسوب ہے۔ ہندوستان میں اب بھی بعض راجاؤں کی اولاد ٹھاکر کہلاتی ہے۔ ان کا شجرہ نسب بکرماجیت تک پہنچتا ہے۔ ان کا مورث اعلیٰ جگہ نامی لاہور آیا۔ داتا گنج بخش کا داماد تھا۔ کئی پشتوں تک اس خاندان کے افراد نے پیشہ فوج اختیار کیا۔ یہ اچھے ہی تھے بعد میں زراعت کی طرف متوجہ ہوئے۔ تحصیل گوجرات کے علاقہ پنڈاری میں سکونت اختیار کی۔ پھر چک سکندر کے قریب ایک گاؤں آباد کیا۔ پھر ٹھیکریہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کے نوجوانوں نے سپہ گری کا پیشہ اپنایا۔ یہ اچھے سپاہی سمجھے جاتے ہیں، یہ گجرات میں پنڈوری میں سکونت اختیار کی پھر چک سکندر چلے گے اس گوت کے نام پر کئے گاؤں آباد کئے، ٹانڈہ موٹا، بھاگو، کراڑنوالہ، آدم ٹوپہ ان کے گاؤں ہیں۔ مصنف گنجینۂ گوجراں صفحہ ۱۰۵ میں رقمطراز ہیں۔ یہ گوت کھٹانہ کی شاخ ہے وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں۔ ہمارے مورث اعلیٰ کا نام جگدیو تھا اسلام کا بول بالا دیکھ کر داتا صاحب کے ہاتھوں اسلام قبول کیا ان کی آبادیاں ٹھیکریاں، ٹانڈاموٹا، بہاگو، کراڑپوالہ، آدم، ٹوپہ، میں آباد ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اسطرح ہے۔ ٹھیکریہ۔ راجہ جے پال۔ انند پال، جگدیو، جگہ، جوھا، عجائب، سجد، گوبند، دھاڑ، ٹھیکریہ، سائیں پال، پھر، کھٹیا، ویرا، تاریخ گرجر ۵ کے مطابق تیسری صدی عیسوی میں راجہ ٹھکر رائے کھٹانہ نے شمال پنجاب (ستلج تا چناب) پر قبضہ کیا اس کی اولاد کی ایک گوت ٹھکریہ قائم ہوئی اس کا اعزازی لقب ٹھاکر ہے آٹھویں صدی میں ٹھکریہ خاندان پھر عروج پذیر ہوا۔ اور راجور گڑھ سے نکل کر انہوں نے موجودہ اضلاع ہوشیار پور، جالندھر، لاہور، اور پرانا سیالکوٹ پر اپنا قبضہ

قائم کیا۔ جب منڈور اور بھنمال کے تہار گوجروں نے قنوج میں گوجر شنہشاہیت قائم کی اور مہر اعظم گرجر پرتہار کا زمانہ 836 تا 890ء آیا۔ ٹھکیر یہ خاندان کا راجہ جیسے راج ترنگنی میں الکھان لکھا ہے۔ جسے عام طور پر راجہ لکھن لکھا ہے۔ اپنے زمانے میں بہادر فاتح تھا جس نے قنوج کے گرجر بادشاہ مہر بھوج اعظم گرجر کے ایماء پر کابل کے برہمن راجہ رت بلاس کی مدد عربوں کے خلاف کی ۔نویں صدی تک موجودہ پٹھان اور افغان مذہب ہندو تھے ان میں سے گجروں کی طرح چار طبقے تھے جن میں پٹھان برہمن، پٹھان کھشتری، دیش، اور پٹھان شودر۔ کھٹانہ اور ٹھکیر یہ گوجروں نے عرب سپاہ کو شکست دی اور کابل میں قید کر لیا۔ راجہ لکھن رائے میں راجہ سومرائے، راجہ مکھیہ رائے، راجہ تیخ، راجہ جگ پال، راجہ مت پال، راجہ جے پال، رانا تور مان، انند پال، رانا دیش پتی، ترلوچن پال، کھٹانہ، رانا لکھو پتی، رانا وارث خان، رانا ٹیکا، رانا دیدار، رانا مومن، رانا حسین خان، رانا لعل خان، رانا چھال، رانا امجد، رانا شاہ زمان، رانا راب خان، رانا محمد خان رانا اکبر خان، رانا شیر خان، رانا عبداللہ۔ رانا سعد اللہ، رانا عالم خان رانا محمود خان، رانا جلال خان، رانا ابراہیم خان، مقدم سلیمان، مقدم لقمان خان، مقدم عمران، چوہدری خان محمد، چوہدری جان محمد، چوہدری موسیٰ خان چوہدری بہران اور چوہدری علاوالدین خان شامل ہیں قدیم تاریخ گجر میں لکھا ہے کہ تکھر، ٹھاکر، ٹھکیر یہ، ٹھکر، ٹوگر، ٹونگر ایک ہی قبیلہ ہے مورخ ابن سعید کہتے ہیں کہ تکرور یعنی ٹھکیر یہ کے لوگ دریائے نیل کے دونوں جانب رہتے ہیں اور تکرور (ٹھکیر یہ) قبیلہ کے لوگ دو گروپوں پر مشتمل ہیں ایک گروہ کے لوگ تو مصر اور نوبہ کے شہروں میں سکونت اختیار کر چکے ہیں اور دوسرا گروہ خانہ بدوش اور بیابان زندگی گزارتا ہے قبیلہ عمالقہ کی ایک شاخ ہے۔ جب عمالقہ مصر پر قابض ہوئے تو یہ قبیلہ بھی دریائے نیل کے کنارے یمن کے سامنے آباد ہو گیا۔ بعض تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے تکرور، تو کریانی قوم کے نام سے یورپ سے ایشیاء میں آئے ہیں سب سے پہلے یہ قبیلہ سرمونی کے نام سے مشہور تھا اور سرمونی کے بعد تو کریانی ہوا۔ اس قبیلہ کو ورمہیسانی قبیلہ نے بے دخل کر دیا گیا ان لوگوں نے کوہ قاف اور ایشیاء کو چک کا رخ کیا اور تکریت شہر کی بنیاد کردستان مین رکھی۔ (حوالہ تاریخ ایران باستان)

جنید یہ بھی ایک قدیم گوت ہے جو کشمیر کے راجہ جنید رپنوار کی اولاد اور چندر ونشی کھشتری گوجر کہلاتے ہیں۔

جاولا گوجر یہ بھی گجروں کی بڑی گوت ہے جو ہندوستان میں بمبئی اور پنجاب میں آباد ہیں ان میں ہن تورمان اور مہر گل کی بھی یہی زات تھی۔

جنگل شاہان گوجراں کے مطابق جنگل کا دعویٰ ہے کہ ہم کھٹانہ کی شاخ ہیں۔ جن کا مورث اعلیٰ راجہ کھٹانہ بتاتے ہیں۔ اور ان کے مطابق گوجرات سے آ کر موضع ڈونگر، بھوجپور جاوا، بھاگو، سوہال، بور پانوالی میں ہیں۔ یہ قلیل جماعت ہے۔ زیادہ تر پہاڑی علاقے میں رہتے ہیں۔
گنجینۂ گوجران کے صفحہ ۱۱۱ پر درج ہے کہ جنگل اور جاگل ایک ہی گوت کے دو نام ہیں۔ جو کہ سورج ونسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور کھٹانہ کی شاخ ہیں۔ ضلع مانسہرہ میں ان کے ٹھکانے حافظ آباد م، نکی موہڑی مانسہرہ، کالسیاں، ایبٹ آباد کا کول وغیرہ میں ہیں۔ کوہاٹ میں جنگل خیل بھی موجود ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا کہ یہ کھیتی باڑی کرتے تھے ساتھ ہی یہ لوگ جنگل میں مال مویشی چراتے تھے اس وقت سے ان کا لقب جنگل پڑا (اس پر میرا اتفاق نہیں ہے) میری چند ہزارہ کے جنگل خیل یا جنگل گوت کے گجروں سے بات ہوئی ان کا کہنا ہے ہم ابتداء میں گجرات آئے اور پھر ہزارہ میں ہری پور اور بوجہ مجبوری دیگر علاقوں میں نقل مکانی کی ہم کھٹانہ گوت کی شاخ ہیں،،۔ قدیم تاریخ گجر کے مولف جس نے وسط ایشیاء کے گجروں پر تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگل اور جاگل ایک ہیں یہ گرجی قبیلہ کہلاتا ہے یہ سانتی قبیلہ کی شاخ ہے۔ سوانتی قبیلہ کے بادشاہ ہو گزرا ہے۔ جس کے نام پر یہ قبیلہ وجود میں آیا۔،، محمود کاشغری،، نے ترکوں کے بیس قبیلوں کے نام لکھے ہیں دس شمال میں اور دس جنوب میں جنوب کے دس قبائل کے نام یہ ہیں ۔۔ جنگل یا جاگل، تخسی، یغما، اغر آں، جرق، جمل، زیغر، تنکت گجر، خطائی (کھٹانہ) تو غائن اور ان قبائل کے متعلق کہا ہے کہ یہ ترکی زبان نہیں بولتے تھے ان کی ایک زبان اپنی تھی (دائرہ المعارف الاسلامیہ) ان کی حکومت ساڑھے تین ہزار سال ق م نہر ریون اور انفور پر قائم ہوئی تھی

اوراس قوم کے لوگ گرجی زبان بولتے تھے یہ قدیم ترین گجر کہلاتے ہیں (حوالہ قو قازص ۱۹۰)

لمبور۔۔ یہ کھٹانہ کی شاخ ہے اس کا مورث لمبور تھا۔شہنشاہ اکبر جلال الدین کے عہد میں کچھ لوگ گجرات میں آباد ہوئے اس گوت کے نام پر لوسر، پنڈوری، راجو بھنڈ، چکوڑی، نوشہرہ وغیرہ آباد کئے یہ زراعت پیشہ اور قد و قامت لوگ ہیں۔

لوسر۔ یہ بھی کھٹانہ کی شاخ ہے اس کا بزرگ لوسر نامی تھا۔لوسر کی اولاد ویپ نامی شخص اکبر بادشاہ کے لشکر میں بھرتی ہوا اس نے کئی کارنامے سرانجام دئے، پھر گجرات میں لوسر نامی گاؤں آباد کیا اس گوت کی ملکیت ٹھٹھہ،، پوڑ، لمبوڑ اتم وغیرہ ہیں ،جہلم کی ایک بستی کا نام بھی لوسر ہے ،۔

مراڑی۔۔ یہ بھی کھٹانہ کی شاخ ہے اس گوت کو مراڑیاں بھی کہتے ہیں، یہ سورج بنسی کہلاتے ہیں اس گوت کے نام پر مراڑی والا ہے۔اٹک کے ایک گاؤں کا نام بھی ایسی گوت پر رکھا گیا ہے۔ جو حضرو میں واقع ہے۔ملک اعظم صاحب اوران کے بھائی ملک جاوید گجر قوم کے درد رکھنے والے بندے ہیں۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ یمن کے شہر موریہ میں رہتا تھا۔ یہ قوم عاد یا ثمود کی ایک شاخ ہے پھر یہ قبیلہ شام میں آباد ہو گیا جہاں موآر یا مران دمشق کے قریب ایک گاؤں تھا جہاں پر یہ قبیلہ آباد تھا۔(حوالہ تاریخ منجم البلدین ج ۵ ص ۲۲۱)

مکر۔۔ اس گوت کو کھٹانہ سے منسوب کرتے ہیں ان کا مورث مکر تھا یہ لوگ دکن سے پنجاب آئے اور گجرات میں ڈنگہ شہر آباد کیا۔قدیم تاریخ گجر میں لکھا ہے کہ صنعاء کے قریب یمن میں مکرمی نام کا ایک گاؤں اس قبیلہ کی یادگار موجود ہے۔ بلاد عربیہ میں ایک موضع کا نام مکرآن ہے۔ جس کا ذکر منقد بن طریف شاعر نے بھی کیا ہے (تاریخ منجم البدان ص ۱۸۰) اس قبیلہ کا شجرہ مورآن مکر و ماکری قبیلہ اور میلو آپس میں بھائی بند ہیں مالک اور عدی دونوں بھائی ہیں اور حمیر کی

اولاد ہیں اور حمیر قبائل عرب کے مشہور ترین قبیلوں میں سے ہے اور کلبی اس خاندان کا شجرہ وائل بن غوث بن قطن بن عریب سے ملتا ہے۔(حوالہ منجم النلد ان)

موٹن۔۔موٹن کے بارے میں بعض لوگوں نے راجہ جگدیو کی اولاد لکھا اور مورث اعلی کو موٹن لکھا گیا یہ لوگ بھی دکن سے سیالکوٹ آکر آباد ہوئے اور پھر گجرات چلے گئے۔موضع ڈوگہ مچھانہ، کھاریاں، ساہن وال میں رہنے لگے

پرمار گوجر پرمار یا پرمر کے معنی دشمن کش ہیں یہ پرمر یا پرمار گجر۔اگنی کل ہیں جو وسیع علاقہ میں حکمران رہے ان کی وسعت کے چند دلائل حسب ذیل ہیں

۱۔ چوڑہ جو مسلم گوجر ہیں یہ پرمار کی نسل سے ہیں

۲۔ آسوال جو گوجر ہیں وہ بھی پرمار کی اولاد کہلاتے ہیں۔

۳۔ ہن قوم کا وہ راجہ جس نے برولی کا یادگار مندر تعمیر کیا تھا جب عربوں کے برخلاف چتوڑ کی مدد کے لیے آیا تھا پرمر نسل سے بیان کیا جاتا ہے چونکہ ہن اور گوجر ایک سمجھے جاتے ہیں لہذا پرمار گجر ہوئے۔ اس کی مندرجہ ذیل شاخیں ہیں ،۔تومر، بجران بھرگڑ، چھوکر دھونچک، سٹرویہ، منہاس، کیگی، مہلو، میلسی، موری، ڈوگہ ڈھو، ڈھینڈہ وغیرہ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ اسوال یا آستین کی شاخ بتلاتے ہیں یہ قبیلہ جبل تو التنا یا جبل لان کے پہاڑوں میں رہتا تھا اور یہ آستین ہتی اقوام سے ہیں اوران کی چند شاخیں ہیں۔دیغور یعنی دھکڑ اور تاغور یعنی ٹھکر یہ یہ سب آس قبیلے کی شاخ ہیں۔(مورخ مورجان، ج ۳، ص ۲۰۰۲) شارٹ ہسٹری اف گجر میں باب ۳ میں لکھا ہے کہ ,,تیسری صدی عیسوی کے یونانی سیاح پیری پلس نے بیان کیا ہے کہ اوزین کے ایک اور پورس نے آگسٹس کو لکھا کہ وہ اس کے اور یونان کے درمیان تجارت شروع کرائے۔ اوزین کے اس پورس کو تمام تاریخ دان اجین کا پوار کہتے ہیں۔لفظ پرمار آج بھی عوام میں پووار یا پوار (ناک میں) بولا جاتا ہے۔آئین اکبری میں ابوالفضل نے اجین کے حاکم وبکرماجیت پرمار تک چھ نسلوں کا ذکر کیا ہے۔بکرماجیت پرمار کا عہد وکرم ۵۷ ءق م سے شروع ہوتا ہے۔ پرمار گجر

تھے۔مسٹر ڈی سی گنگولی نے اپنے مقاصد میں لکھا ہے،، پر مار اس نکتے پر زور دیتے ہیں ہم دکن کے راشٹر کوٹ کھشتری ہیں۔چلوکیہ اور پرتہار،ایودھیا سے آئے۔یہ تمام قبیلے کھشتریوں کی گجر شاخ تھے۔جنھوں نے ۵۰۰ ق م سے ۱۳۰۰ء تک ٹیکسلا سے بڑوچ تک گرجر ویش پر حکومت کی۔یہ خود بھی نوین صدی تک اپنے آپ کو گجر لکھتے تھے،،۔

تومر اور تنور،تور،تومار۔۔۔ یہ قبیلہ ۳۶ شاہی خاندانوں پر مشتمل ہے،قدیم گوت کہلاتی ہے جو سورج بنسی کہلاتے ہیں،ان کو راجہ کرن کی اولاد تصور کیا جاتا ہے،کرن راجہ کی پشت میں تور راجہ کی اولاد ہیں،مہا بھارت جنگ کے دور میں پانڈو کے اسی خاندان سے تعلق تھا،دہلی اور اردگرد ان کی حکمرانی تھی۔

جھالا یا جھارہ ان کی تعداد ملک بھر میں ہے کچھ گوجر ہیں کچھ راجپوت کہلاتے ہیں،یہ شاہی خاندان کھشتری کہلاتے ہیں جس کا باقائدہ حوالہ تاریخ گرجر ۵ میں موجود ہے،نوشتہ جات قدیم میں،کیچی عرف بیوگ جی کے بیان،گجراتی زبان کی کتابوں میں بحوالہ کمار پال اور کرنل ٹاڈ کی مرتب کردہ فہرست میں بھی ان کو شاہی خاندان لکھا گیا۔یہ بھی کہا جاتا انھوں نے رانا سانگا (رانا شنگرام سنگھ)اور رانا پرتاب سنگھ کا بھرپور ساتھ دیا اور رانا پرتاب سنگھ نے اپنی بیٹی کا رشتہ ان کو دیا ان کی اکثریت ریاست کوٹا وسط انڈیا میں آباد ہے اور اس علاقہ میں حکمرانی بھی رہی ہے۔جبکہ مانسہرہ میں کاتشیاں بالاکوٹ مانسہرہ،دوگا گڑھی حبیب اللہ کنڈ بالا،ہلی کوٹ،بٹل،گداجبہ موہڑی،کوچہ پاشتو الائی، دیر اور سوات میں موجود ہیں۔

جھان راجہ جھ کی اولاد جو کہ دریائے جمنا سے دریائے سندھ تک درمیانی علاقہ کا راجہ تھا۔اسکی اولاد کا گوت ''جھان'' ہے۔دریائے جہلم اور علاقہ جہلم جھ کے نام پر رکھا گیا ہے۔فارسی میں جھان سرداروں کا تذکرہ جموں و کشمیر کے علاقوں میں متعدد دفعہ آیا ہے۔

چال ۔۔۔چوہان کی شاخ ہے۔راجہ چال گیارھویں صدی کے اوائل میں حکمران تھا۔

طور طور گجروں کے پاکستان میں بہت سے گاؤں آباد ہیں ان میں زیادہ تر حویلیاں میں ڈھوک طورو،خانیوال،بالاکوٹ،نارووال،شکر گڑھ کے علاوہ طور ٹرانسپوٹ منڈی بہاوالدین، شامل ہے۔اس وقت سوات میں بھی موجود ہیں۔تاریخ گجرات اعظم بیگ کے مطابق یہ اپنے آپ کو سورج بنسی کہلاتے ہیں،اور اپنا شجرہ تومر گوجروں کے ساتھ ملاتے ہیں۔یہ تومر خاندان کے راجہ تور کی اولاد سے ہیں۔یہ بالاکوٹ،خانیوال اور شکر گڑھ میں کئی دیہات آباد ہیں جبکہ کشمیر میں یہ لوگ اپنے آپ کو قاضی کہلاتے ہیں مگر قاضی ایک لقب ہے۔ازبلستان میں طور گجروں کے عہد میں طوران کہلاتا ہے اور بادشاہ میرو خان نے اس کا نام بلوچستان رکھ دیا،(بلوچ مورخین کا دعویٰ)

چیچی چیچی بھی راجہ جگدیو کی اولاد ہیں۔راجہ جگدیو کی اولاد میں راجہ چیچی تھا جس سے یہ لوگ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔اس خاندان میں راجہ لکھن خان ایک شجاع چوہدری تھا جس نے لکھن والا ایک دیہات آباد کیا۔لکھن خان کے گیارہ فرزند تھے جو پنجاب اور سرحد میں چلے گئے چیچی گوت کی کئی شاخوں کے آثار ملتے ہیں۔مگر تفصیل کی تلاش جاری ہے۔ہزارہ اور پنجاب،سوات میں کھٹانہ کی اکثریت ہے جبکہ کشمیر میں چیچی قبیلے کی اکثریت ہے۔ڈانگی چیچیاں انڈیا میں ننکانہ شریف میں کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔کشمیر میں چھری مار چیچی بھی سامنے آئے ہیں ممکن ہے ان گیارہ بیٹوں کے آگے الگ الگ قبیلے ہوئے ہوں۔چیچی گوجروں کی کسی زمانہ میں وسیع حکمرانی تھی۔اس خاندان میں لکھن رائے اول بجے رائے،بھوج دیو،داؤ چیل، وغیرہ راجے بہت مشہور ہوئے ہیں،سوات میں چیچی کی بہت سی اقسام بھی دریافت ہوئیں ہیں جن پر تحقیق جاری ہے۔گنجینۂ گوجراں حصہ اول ص ۱۱۵ پر لکھا ہے کہ یہ خاندان راجہ جے پال کے پوتے سے شجرہ ملاتے ہیں جو لاہور کا والی تھا۔وہ کہتے ہیں ہمارے مورث اعلیٰ کا نام چیچی تھا جو راجہ جگدیو کی اولاد میں سے تھا۔جو ۱۱۵۰ء میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ عقیدت بڑھا کر پنجاب کی طرف آیا تھا۔سلطان کی معرفت گوجرات میں کچھ زمین لے لی جہاں اپنے نام پر

چچیاں نامی گاؤں آباد کیا۔ان کی آبادیاں دنیا کے دیگر خطوں اور ممالک میں موجود ہیں۔موضع چچی نور جمال خوروکلاں ،لکھن والا ،چچیاں کلاں ،کوٹلہ سارنگ ،کائرہ ،باہروال ،چک دینہ ، جاتیرہ کلاں ،سید ابراھیم اور حافظ حیات محمد ان کی گدی ہے۔یہ خاندان اپنے شجرہ نسب کو بیان کرتے ہیں۔

راجہ جے پال۔انند پال۔گورسی۔انچل۔چچی۔گزرہن۔سمندر رائے۔حبیب رائے لکھن رائے۔جھنیڈ رائے۔بریارائے۔اٹک رائے۔ چچی گوت کو فاری اور عربی میں ثاشی یا ساسو کے نام سے پکارہ جاتا ہے۔گجرات گزٹیئر 1921ء میں لکھا ہے کہ چچی گوت کے 38 دیہات ہیں اس کا رقبہ 22838 ایکڑ اور کاشتکاری رقبہ 17614 ایکڑ ہے۔چچی گوت کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں۔کہ راجہ سرین کے تین بیٹے تھے جن کے نام ہماری گوت مشہور ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔دیڈر، کھاری ،مہیسی۔اب ان کی اولاد بہت سے گاؤں میں آباد ہیں۔ڈاکٹر آر آر کھوریہ نے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے کہ اس فرقہ کے راجہ ہندوراجپوت تھے جو اپنے آپ کو دہلی کے سوار رائے پتوار کی اولاد سمجھتے ہیں۔بڑی جاگیردار کے مالک تھے۔دہلی کے آس پاس رہتے تھے۔چچی گوت کے گوجر جاپان ،برطانیہ ،کوسوو میں بھی دریافت ہوئے ہیں اس کی تین شاخیں پائی جاتی ہیں جن میں ا۔ڈانگی چچی ،چھری مار چچی اور لکھن رائے چچی شامل ہیں۔۔جب کہ سوات میں کثرت سے پائے جاتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کے مزید لقب میں بعض مقامات پر اضافہ ہورہا ہے۔ہمارا اس خطے میں کھٹانہ کے بعد ان کی دوسری بڑی اکثریت ہے یہ کشمیر ہزارہ اور پنجاب کے اندر بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔تاریخ گرجر پانچ میں صفحہ 224 پر لکھتے ہیں کہ چچی خاندان کے قدیم نوشتہ جات اور قبل مسیح میں لکھی گئی مذہبی کتابیں اس بات کی شاہد ہیں کہ کھشتریوں کے تمام خاندانوں میں چچی نے سب سے اول اپنے آپ کو گرجر کہلایا۔اس نکتہ کو یوں بھی تحریر کیا جاسکتا ہے کہ ان کے دور سے پہلے گوجروں کے تمام موجودہ خاندان صرف کھشتری تحریر ہوتے تھے ،یہ خاندان بہت متبرک سمجھا جاتا ہے جو کہ مذہبی اعتبار سے سب سے اول تھا ،ان گجروں کی تعلیم کو معراج تک پنچایا ،بڑی بڑی عبادت گاہیں بنائی ،جین

مذہب کے بانی چچی تھے جین مت کے بانی مہاویر سوامی کے پندرہویں صدی میں سونا تھا اس ملک سے گزرا اُن کی یاد میں رسوم آج بھی ادا کی جاتی ہے ،ان کی آمد کو گجری یاترا یا گوجر دیش میں آمد لکھا جاتا ہے۔یہ پرشوناتھ کی یاد میں ساتھ فٹ اونچا پتھر کا ستون بنایا گی جو آج بھی چتوڑ میں ایک یادگار ہے۔گجرات گزٹ صفحہ ۵۰،۵۱ میں درج ہے کہ پنجاب کے چوہانوں کا تعلق بھی چچی گوت سے ہے ،یہ خیال کیا جاتا ہے دونوں گوتوں کی شاخ ایک ہے ،جبکہ چچی اور نیکاڈی گوت ایک ہیں ،گوجروں کی سب سے پہلی گوت چچی یا نیکاڈی سامنے آئی ہے ،گرجر مولف اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کچھ گوجر جو برہمن ہیں ان کا شجرہ گوجر قوم سے ہے چچی خاندان مذہبی بنیاد پر متبرک سمجھا جاتا ہے۔جس نے گوجروں میں تعلیم کو معراج پر پہنچایا جو جین مذہب کے بانی چچی گجر ہی تھے جہاں اور جس قدیمی مذہبی کتاب میں چچی خاندان کا تذکرہ ہے اُسے صاف طور پران کو گرجر لکھا ہے۔،،پران،،میں جس گاتری دیوی کا تذکرہ ہے اسے پدم پران میں گوجر لڑکی لکھا ہے۔چچی گوت پر بہت سے گاؤں وشہر سامنے آئے ہیں ان میں گاؤں چچیاں جہلم ،چچیاں پرانا میرپور ،باندی چچیاں حویلی کشمیر ،نلہ چچیاں مظفرآباد ،ڈنہ چچیاں کشمیر ،باندی چچیاں پونچھ ،چچیاں بگرام ،چچیاں مانسہرہ پڑھنہ ،چچیاں حضرو اٹک ،چچیاں سمش گجرات حسن ڈھیڈہ چچیاں گجرات۔چچیاں باہروال گجرات چیچن اترا امریکہ یوکٹن کا علاقہ۔چیچنیا روس ،چچیاں موجودہ میرپور۔چچیاں کھاریاں ،چچیاں چکوال۔چچیاں جموں۔چچیاں اٹک ،ٹبی چچیاں گجرات۔سہڑی چچیاں مظفرآباد ،موہڑہ چچیاں کوٹلی ،ڈب چچیاں جموں ،گلی چچیاں راولپنڈی ، محلہ چچیاں تلہ گنگ ،،چچی چوک تلہ گنگ ،جھنڈا چچی پنڈی ،کالے چچی شکرگڑھ ،چچی نور گوجر خان ،چچی بہادر گوجر خان ،چچی چوہان گجر خان ،چچی مندر جموں پٹھان کوٹ ،یاکا چچی سری لنکا ،چچی پوسٹ سری لنکا بھڈانہ چچیاں جلال پور جٹاں ،گلی چچیاں ان ہی کے نام پر گاؤں آباد ہیں۔انسائیکلوپیڈیا کے انجم شہباز نے لکھا یہ چچی گجر مکران ،ہزارہ ،کشمیر اور سوات میں کافی تعداد میں آباد ہیں اٹک میں چھاچھی لوگ بھی چچی ہیں مگر یہ لوگ اپنے آپ کو کچھ اور بتاتے ہیں تاریخ قدیم گجر کے مطابق یہ اس خطے میں مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے یہ بھی لودی ،مہسی ،گوتیانہ ،

کشانہ، چوھان قبیلوں کی طرح یہ قبیلہ بھی قدیم الایام ہے۔اس قبیلہ کا سومیر اور کبھی ساس پیر اور سوس کے ناموں سے تاریخوں میں ذکر آتا ہے۔بہت مورخین نے یہ خیال کیا ہے کہ مصر کے عمالقہ کا قومی لقب شاسو تھا اور بقول ابن الکلبی کے یہ قبیلہ سوس (سوش) بن نوح کی طرف منسوب ہے(تاریخ عرب) مصر کی پانچ ہزار سال ق م ایک تہذیب نے عروج پایا جب کہ وہاں خوفریا خوپس خاندان کے لوگ حکومت کرتے تھے جنہوں نے سپگانہ، اہرام مصر کی بنیاد رکھی تھی۔جب ان کی حکومت کا سلسلہ تین ہزار سال ق م المیلا د مصر کا پایہ تخت تب شہر میں منتقل ہوا۔اسی دوران مصر پر بیرونی اقوام نے حکومت قائم کر لی تھی۔ان میں اکسوس اقوام کے چند قبائل نے آرمینیہ، کوہ قاف، عیلام میں سکونت اختیار کر لی اور چند قبیلوں نے مصر میں حکومت کی بنیاد رکھ لی۔اب رہی یہ بات چچی (ساسو) قبیلہ کا شجرہ نسب کیا ہے تو بعض مورخین ان کا شجرہ نسب وہی بتلاتے ہیں جو بیان ہو چکا ہے اور اکثر مورخین ان کو عمالقہ کی اولاد لکھتے ہیں اور کچھ علیم بن سام بن نوح کی اولاد ہیں۔بنو علیم بنو اشور، بنو اثرق، بنو اھواز، اہل موصل، اہل خوزستان یہ سب کے سب علیم کی اولاد ہیں۔اس بنا پر شجرہ نسب اس طرح ہو گا۔۔عمر کدرلا بن علیم بن سام بن نوح۔دوسرا شجرہ نسب کو ترنخوتہ بن جسر بن شوش (شوشینا ک) بن عمر کدرلا بن علیم بن سام بن نوح۔یا سوس (شوش) بن عمر کدرلا بن عملیق بن لود بن سام بن نوح۔(حوالہ تاریخ الامم والملوک، ابن جریر طبری، ص ۱۴۱) ابن اسحاق، عامر، علیم۔اشور، ارفحشذ، لود اور ارم کا اولین مرکز مکہ مکرمہ بتلاتے ہیں۔اس بنا پر عمالقہ کی اولاد میں عمر کدرلا، قاران، لود، طسم، اہل مشرق، اہم عمان، اہل حجاز، اہل شام اور اہل مسر ہوں گے اور کہا گیا کہ شام کے جابر بادشاہ بھی عمالقہ میں سے ہیں۔جن کو کنعانی بھی کہا جاتا ہے۔انہی میں سے شداد اور فراعنہ مصر بھی تھے، جاسم قبائل جو کہ عمان، بحرین اور مدینہ میں رہتے تھے وہ بھی عمالقہ کی اولاد بتلاتے ہیں۔

بنو ہف اور قبیلہ سعد بن حفران، بنو مطر، اثرق، اہل نجد، خاص کر بدیل، راحل، غفاز اور تیما جن کو ارقم بھی کہا جاتا ہے، یہ سب عمالقہ قبائل میں شامل ہیں۔البتہ شوش قبیلہ کا پہلا ملک عمر کدرلا اس کی اولاد میں جسر،،، جسر کی اولاد میں شوش، ان کی اولاد میں ناخوتہ قوتیر، اس کے بیٹے شیلنگ،

شلینا ک کی اولاد میں کدروس اور کدروس کے بعد ملان تاس کا دور آتا ہے۔ملان تاس کے بعد خوریہ اور خوریہ کے بعد مائیں (بنو معین) اور ان کے بعد خوبان اور ان کے بعد خالیدیش حکمران ہوتا ہے۔جن بادشاہوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ممکن ہے کہ یہ ناموں کے بجائے قبیلوں کے نام ہوں۔لیکن مورخ ہیرودت یونانی ان گجروں کو حامی نسل اور قدیم مصروں کی اولاد کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان میں ختنہ کرنے کا دستور تھا یہ بھی گجروں ہی کی ایجاد ہے۔جو کہ سوریہ قبیلہ نے ایجاد کیا تھا۔لیکن مصر اور دوسرے ملکوں میں حضرت سیدنا ابراہیمؑ کے مصر پہنچنے کے بعد پڑا ہے۔
(حوالہ ہیرووت)

چچی قبلہ کی یادگاریں۔۔شام کے صوبہ منبج میں چاچ (شاش) نامی گاؤں خیبر اور مدنیہ کے درمیان شاس بستی قدیم الایام سے موجود ہے۔وشوش۔سوس نام یکے دہستانی شہرستان اھواز۔مراکش میں سوس ایک شہر کا نام۔سوس شہر بحر محیط کے کنارے واقع ہے۔قیروان سے تین ہزار فرسنگ کی مسافت ہے۔اسوس حوزستان میں ایک شہر جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ابوموسیٰ اشعری کی قیادت میں فتح ہوا تھا اور دانیال علیہ السلام کی قبر بھی پائی جاتی ہے۔قرب جزیرہ ابن عمر فی العراق۔بابل کے نچلے علاقے میں اس قوم کی ایک پرانی یادگار بلند قلعہ موجود ہے جہاں حضرت قاسم بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق کی قبر مبارک ہے شوش ایک گاؤں موصل کے مشرق میں عمرانیہ کے نام سے مشہور ہے۔جو عمر کدرلا چچی بادشاہ کی یادگار ہے۔(حوالے لغت نامہ ص ۱۷۷۔۔۔منجم البدان،، تاریخ جغرافیہ عمومیہ ج ۱ ص ۱۷۰)
اس کے علاوہ شہراستان میں چچی قبیلہ کی ایک یادگار ہے قدیم فارسی شہروں میں چچو رران ایک شہر ہے۔وغیرہ وغیرہ۔نزیر باکڑی مظفر آباد کے ایک کالم میں چچی گوت کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہوتے لکھتے ہیں چیچن اترا جنوبی امریکہ کے ایک یوکٹن کا صدر مقام ہے جب کہ دیگر علاقہ میں چیچنیا روس کے شمال میں کوہ قاف کی ایک ریاست کا نام ہے۔چچیاں میر پور آزاد کشمیر، چچیاں ہری پور، چچیاں گجرات، کھاریاں، چکوال، مقبوضہ کشمیر، اٹک، کرک، گجرات انڈیا، میں

گاؤں وشہروں کے نام ملتے ہیں۔ان کے علاوہ بانڈی چچیاں مقبوضہ جموں، بٹی چچیاں گجرات، سہڑی چچیاں مظفر آباد، موہڑہ چچیاں کوٹلی آزاد کشمیر، ڈنہ چچیاں حویلی آزاد کشمیر، ڈب چچیاں جموں، گلی چچیاں راولپنڈی، محلّہ چچیاں تلہ کنگ، چچی چوک تلہ کنگ، جھنڈا چچی راولپنڈی، کالے چچی شکر گڑھ، ڈھوک چچی جہلم، چچی اٹک، چچی نور گوجر خان، چچی بہادر گوجر خان، چچی چوہان گوجر خان، چچی مندر جموں پٹھانکوٹ روڈ پر سانبہ میں واقع پانچ سو سالہ پرانا مندر، یا کا چچی سری لنکا، چچی پوسٹ سری لنکا، اور کیلنیو چچی سری لنکا میں اب بھی گجروں کے عظمت کے گیت گا رہے ہیں۔اور یہی قدیم، حکمران اور مارشل قوم کہلانے اور ہونے کی نشانیاں ہیں جو آج تک قائم ہیں۔مولانا عبدالمالک شاھان گوجر میں لکھتے ہیں ساحل عرب میں گوجر قوم مسلط رہی بلکہ تمام سمندر کے کنارے دور دور تک گوجر آباد تھے۔یہاں تک کہ بیروٹ سے محازی سمندر تک گوجر آباد ہیں۔

پروفیسر عبدالغنی الشاشی الازہری نے اپنی کتاب مباحث قبائل ایریا گرجھستان المعروف تاریخ ضیاء البیان جز اول میں کوہ قاف اور گرجھستان کے علاقوں میں قدیم دور میں گوجر قوم کے دو رد جن سے زائد قبائل کی حکومتوں پر بحث کی ہے جن میں چچی قبیلہ بھی شامل ہے۔کوہ قاف تین حصوں پر مشتمل ہے پہاڑی سلسلہ، جنوبی حصہ، اور شمالی حصہ گوجر قدیم دور میں جنوبی دامن میں آباد ہیں اس علاقہ کو گرجستان کے نام سے موسوم کیا جو کثرت سے استعمال کے بعد گرجستھان کہلانے لگا۔روسی زبان میں جارجیا کہلاتے تھے۔اس علاقہ سے نقل مکانی کر کے دیگر علاقوں میں گجروں کے ساتھ مل گئے۔تلفظ گرجر، گورجر اور گرجی نام سے اپنی پہچان کرائی۔ان میں چچی قبیلہ بہت زیادہ تھا۔کوہ قاف کے نزدیک چند دیہات کے نام گوسر گورجی، یا سرد گورجی کلاں، اور کشان گورجی شامل تھے۔کہاں جاتا چچی لفظ میں ں لگانے سے بعد میں چیچن بن گئے۔انگریز دان ان کو چچیا لکھتے ہیں۔چچی لوگ چیتے جیسے پھرتیلے اور بہادر ہیں یہ کہتے ہیں جس رات چیتے کی پیدائش ہوئی اسی رات چچی قوم نے جنم لیا یہ روایت اس قدر مہمل اور مضحکہ خیز ہے اس پر کوئی تبصرہ عبث ہے۔عبدالغنی الازہری نے لکھا چچی قبائل کی دنیا میں بہت سے یادیں ہیں یہ قبیلہ کوہ قاف کے شمالی اور بلد چرکس کے مشرق میں آباد ہیں اور اسی طرح نہر ترک کے جنوبی کناروں پر

بھی چچیوں کی آبادیاں ہیں۔موجودہ چیچن ریاست میں رقبہ 19300 مربع کلومیٹر ہے تیرہ لاکھ سے زائد آبادی میں 98 فیصد مسلمان ہیں۔چچی قبائل کے علاوہ عربی النسل کے افراد بھی یہاں آباد ہیں۔داغستان شمال اور مشرقی حصہ ہے جبکہ روس کی جنوبی سرحد گورجستھان سے ملتی ہے۔چیچن کا دارالحکومت گوروزنی ہے۔بشکریہ نذیر باکڑی شمارہ اگست 1992 پرشاد کھٹانہ نے اپنی کتاب میں چچی اور چوھان کے بارے میں لکھا ہے انڈیا کے اندر چچی اور چوہان ۳۵ اور ۳۹ گاؤں کے مالک ہیں، یہ گجر کہلاتے ہیں چچیوں کا کھٹانوں کے ساتھ گہرے تعلق رہے ہیں یہ اپنے آپ کو راجہ جگدیو کے بیٹے چچی سے مانتے ہیں جو سلطان مسعود کے یہاں نوکری کرنے لگا اور بعد میں چچیاں گاؤں آباد کیا، چوہان اپنے آپ کو پتھورا خاندان دہلی سے مانتے ہیں،۔مولف کے مطابق کھٹانہ خیل گجروں کے بعد چچی قبیلہ اکثریت پر ہے۔سوات مٹہ کے مولانا سعید چچی کا تعلق بھی اس گوت سے ہے جس نے اپنے تین بیٹوں کو پی ایچ ڈی تک تعلیم دلا کر رہتی دنیا کے لئے ایک مثال چھوڑی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔گجرانوالہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ گجروں نے آباد نہیں کیا بلکہ الشاشی قبیلے نے آباد کیا ہے۔قدیم تاریخ گجر کتاب سے ہمیں یہ فائدہ ملا ہے کہ الشاشی قبیلہ کو گجر چچی لکھا گیا ہے لہذا گجرانوالہ کو آباد کردہ چچی ہی تھے۔۔۔اس وقت ڈاکٹر حبیب احمد اور ڈاکٹر افتخار احمد وی سی کا تعلق بھی چچی قبیلہ سے ہے۔تاریخ گوجراں حسن سیف نے ہندوں کو خوش کرنے کے چچیوں کو گاؤ سے تشبیہ غلط ہے۔یہ کہتے ہیں کہ ہندو روایت کے مطابق پہلا نیکدا گاؤ کے پیٹ سے چچی پیدا ہوئے یہ متھرا میں رہتا تھا۔محمد سلطان اچھرال مظفر آباد نے چچی تاریخ کے ساتھ ساتھ ایک طویل شجرہ بھی روانہ کیا جس کو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے ,,حام،، کے ساتھ ملایا حام کے بیٹے قرت، دولد، ہند، پورب، نبروان، براج، کشن، بلاراج، نعان، بیل، حام، لفاخا، فیز، الفس۔دولاد، حام، نفران، برہمان، راجہ وچ چندر، راجہ ہستے، راجہ بہرت، راجہ دہر، راجہ چندر، راجہ دلیپ، راجہ اوداسلیپ، راجہ کچھوا، راجہ دہوپ، راجہ کرم سین، راجہ بکران، راجہ دہرم سین، راجہ مندر سین، راجہ منکال سین، راجہ اندر سین، راجہ شاہ ہان سین، راجہ دم سین، راجہ مونجن چند، راجہ راہیر چند، راجہ بگہرت، راجہ جاول، راجہ

ہستے ، راجہ جاب ، راجہ گوگ ، راجہ انچل ، راجہ جگ پال ، راجہ چہاں اور راجہ چچی شامل ہے اس کے علاوہ یہ شجرہ مذید بیس پوشتوں تک جاتا ہے۔

چوہان ۔ چوہان قبیلے کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہم چندر چوہان ونسی ہیں ۔ جو اجمیر کے راجہ پرتھی راج کی اولاد ہیں ۔ گوجرات میں چوہدروال ، پیر آباد گاؤں ہے اسکے چوہدروالی ، کھوڑیاں ، راجو ، بجن ، باہروال ، بوریاوالی ، چک ارجاوی ، منلی ، باشنہ ، چھنڈا چوہان اور چوہان خورو کلاں ان کے موضع جات ہیں ۔ چوہان ملک بھر بہت زیادہ ہیں ، بعض لوگ لکھتے ہیں کہ چوہان کا مطلب ،، چار ہاتھوں کی تلوار ،، یعنی بہادر لوگ ہے ۔ ان کے شجرہ کے اندر چالیس گجر راجوں کے نام ملتے ہیں جو انہل اول سے لیکر پرتھوی راج تک ہیں ۔ بعض لوگوں نے سام کی اولاد عاد بن راجہ تمود بن عوص بن ارم بن سام بن نوحؑ اور بعضوں نے حام کی اولاد ظاہر کرتے ہیں ، مانسہرہ میں گجر چوہانیوں کی آبادیاں ۔ گاؤں جگن ، کھٹیاں شراس ، مکھن موہری ، روگا حبیب اللہ ۔ درہ شوال ، ترنہ ، گھن گھیری ، کمی بالاکوٹ ، جمال ماری مہانڈی بالاکوٹ ، کالشیاں ، بسوت بالاکوٹ ، حسہ ، لسیاں ، اوچری جدید ، چھوٹا پنجول مانسہرہ ، تمری ، گاندھیاں ، عطر شیشہ ، گڑمنگ بالا ، کنڈ بالا ، اچھڑیاں دار بنی مانسہرہ ، چٹہ بٹہ ، پھلگہ ، مڈھار ، اشوال ، سم بانڈہ ، ٹمبر موہڑی بٹ گرام ، قوت ڈنہ بٹ گرام ، سنڈے سر وغیرہ ۔ گنجینہ گوجراں میں چوہان گوت کا شجرہ یوں بیان کیا گیا ہے ۔ راجہ اول تمکر ، سالو ، چھندا ، ماہو ، مخدوم ، سلام ، شہاول ، بہاول بخش ، سمندہ ۔ شاہ محمد دو بیٹے محمد علی ، سلطان علی ، سلطان کا بیٹا سردار محمد خان ۔ محمد علی کا بیٹا گہنا خان پسر محمد اشرف اس کے علاوہ چک ارجاوی صوبہ دار کرم داد خان ، چوہدری صاحب زارہ فیصل آباد سمندری ، عبدالرحمان چک نمبر ۴۴۹ کے علاوہ فیصل آباد محمد خان ، موضع باہروال کے چوہدری ریاضت علی ، چوہدری محمد عالم ، موضع بوریاوالی ، چوہدری محمد خان ، گہتا خان ، ولد محمد علی ۔ شامل ہیں ۔ چوہان خاندان رانا پرتاب سنگھ ولد اود ہے سنگھ گڑھ چتوڑ کے بہادر نامور راجہ تھے ۔ جنہوں نے کئی بار اکبر بادشاہ سے مقابلہ کیا ، شاہان گوجراں میں اس خاندان کو رائے چھتورا کی نسل سے قرار دیا گیا ۔ اس قبیلے کے پہلے راجہ انگ

پال ثانی کا کوئی بیٹا نہیں ہے ۔ اس کے بعد اس کا نواسہ پرتھی راج جو اجمیر کا راجہ تھا ۔ چوہان خاندان سے تھا ، 1170ء میں دہلی کے تحت پر بیٹھا ۔ اسکو رائے پتھورا بھی کہتے ہیں ۔ جو دہلی کا آخری راجہ تھا ۔ وسط ہند سے ایک چوہان خاندان کا راجہ گھگ پنجاب آیا اور وسیع علاقوں پر قابض ہوگیا ۔ جس کی کئی پشتوں تک حکومت رہی ۔ اس کے راجہ ایسر قبل از حکومت ہمایوں معمولی تعلق دار تھے ۔ جب ہمایوں تحت نشین ہوا تو اسکی رہی سہی بھی ختم ہوگئی ۔ ملک راجہ داولہ مر گیا ، اور راجہ ایسر کسی اور ملک چلا گیا ۔ جس سے چوہان حکمرانی کا خاتمہ ہوگیا ۔ ڈاکٹر آر آر کھجوریہ نے اپنی کتاب جموں و کشمیر کے گوجر میں لکھا ہے کہ چوہان اور چچی جو اپنے آپ کو دہلی کے سردار رائے پتھورا کی اولاد بتاتے ہیں ، یہ لوگ دہلی اور اجمیر کے آس پاس رہتے تھے ۔ جبکہ تاریخ گوجراں میں گوجروں کے 24 گوتوں کی تصدیق کی گئی ہے ۔ جن میں چوہان ، ہرسونی گرا ، کمپی ، دیوڑا ، پبیا ، تیمور ، گوئلوال ، بہلا ورنہ ، نوبہان ، مالائی ، پودینہ ، سور ، موریچہ ، سنگریچہ ، بہوریچہ ، بالیچہ ، یسر کچرہ ، روسیہ ، چندو ، نکمپ ، بہادر ، ینکٹ ، ایک اور کتاب کے اندر چوہان کی یہ شاخین لکھی ہیں جن میں باہروال ، کیچی ، سونی گر ،، گریئوال ، نریمان ، دھڑوال ،، کٹاریہ ، کالس ، جاٹو ، اور سرویہ شامل ہیں ۔ ایک جگہ لکھا ہے چوھان اجمیر میں مانگ رائے چوہان کی حکومت رہی ہی عرب لاؤ لشکر جب اجمیر کے نواح میں نمودار ہوا تو چوہانوں نے کھلے میدان میں مقابلہ کیا ۔ چوہان کی آٹھ الگ الگ حکومتیں رہی ہیں ۔ چوہان گوت کے راجپوت ، گوجر ، جاٹ اور اعوان مورخین اپنی اپنی گوتوں میں شامل کیے ہیں ۔ **خاندان چوہان اور کٹاریہ گجر چوہان کے راجگان** ، یہ راجہ کٹاریہ چوہانیہ شوالک میں فوجی دستہ کے ساتھ پناہ گزیر ہوا اس کے راجے سورجراج کٹاریہ ، راجہ گلاب ، راجہ کرن ، راجہ لی راج ، راجہ سورن راج ، راجہ چالک راج ، راجہ بیون راج ، راجہ لال راج ، راجہ ہوہڑ راج ، راجہ پدرم راج ، راجہ تنا راج ، راجہ اجے راج ، راجہ انبھجے ، راجہ ہری راج ، راجہ تام راج ، ۔ گجرات گزیٹر 1921ء کے مطابق ان کے 35 دیہات تھے اس کا کل رقبہ 28916 ایکڑ تھا اور کاشتکاری رقبہ 20658 ایکڑ ہے ۔

چوہان کی شاخیں ۔۔۔ باہروال۔ بھلیسر ،حیندر ،چال ،چوہلہ یا چھاولہ ،کشان ،کٹاریہ، کھلوہہ ،کھرلوہیہ ،ودھوری ،سراندنہ ،پھاگنہ ،لوتر ،دیپہ ،ہرسونی گر ،کھچی ،ہوئل وال نرجھان ، سالانی ،پوربیہ ،مدریچہ ،سنگریچہ ،بھوریچھہ ،پالیچہ ،الیسر ،چندو یا چندک نکمپ ،کالس ،کہنہ کے علاوہ بھی غیر مشہور گوتیں شامل ہیں۔

چوہانوں کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان کی تمام ریاستیں چوہانوں کے پاس تھیں ان کو عروج زیادہ دیر تک قائم رہا۔ چوہان ہند کی اکثریت آبادی تھی موجود خطہ پاکستان میں ٹھٹھہ، لاہور، ملتان، پشاور میں چوہانوں کا قبضہ تھا۔ نیپال میں بھی چوہانوں کی حکومت رہی ہے۔ کرنل ٹاڈ نے راجہ انہل سے لیکر پرتھی راج تک 39 پشتیں لکھی ہیں تکشک قوم کا بھی چوہان نسل سے تعلق تھا جو راجہ جے مل ان کی ترجمانی کرتا تھا مقام سانھبر (نمک کی کان) یہ مقام بھی راجہ سانبر چوہان پر رکھا گیا تھا جو کہ مانک رائے چوہان کا پہلا راجہ ہو گزرا ہے۔ چوہانوں نے اسلامی حملوں میں شجاعت وقنوت کے وہ جوہر دکھلائے کہ اب تک تاریخ میں یادگار ہیں۔ ان کا چوہان نام حاصل کرنا کوہ آبو کے اگنی کنڈ کے شعبدہ کا کرشمہ ہے، اس واسطے ہم کہتے ہیں کہ یہ گجر ہیں جس پر پورے خاندان کو فخر ہے (حوالہ گجر قبائل صفحہ نمبر 486 مصنف کامران اعظم راجپوت) چوہان قبیلہ کے گجروں کے 32 قلعے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کا اقتدار کئی علاقوں تک پھیلا ہوا تھا یہ حکمران قبیلہ تھا۔ جن کے راجگان کی ایک طویل لسٹ ہے۔ 1000 ق م میں چوہان خاندان کے کولنکنڈہ میں حکومت کے آثار ملے ہیں۔ اس خاندان کے راجہ اشب اچھت رائے نے وسط ہند کو فتح کر کے اپنی سلطنت کی حدود کو تھانیسر تک وسیع کیا گیا۔ اس خاندان کی حکومت 185 ق م تک برقرار رہی۔ صدیوں بعد چوہانوں نے مکاوتی نگر میں پھر آزاد حکومت قائم کی۔ آخری چوہان راجہ پرتھوی راج (1177ء تا 1192ء) تھا۔ چوہانوں کی اس سلطنت کا نام گجر منڈیل تھا (جو یہ دعویٰ کرتے ہیں چوہان گجر نہیں اس پوائنٹ سے سبق حاصل کرنا ہوگا۔)

راجہ ویسلد یو یا بیسلد یو یا بسالد یو راجہ کا تعلق بھی چوہان سے تھا چوہان خاندان کے گجر ہر دور میں شجاعت وشوکت کے درخشندہ ستارے تھے۔ راجہ پرتھی راج یہ راجہ سومیشر کا بیٹا تھا اس کو اپنے چچا نے جنگی تربیت دی مورخین نے لکھا کہ پرتھوی راج شمالی ہند کے راجاوں کا ہیرو تھا اس کی بہادری وجرات کا ذکر شعروں اور گیتوں کے اندر بھی درج ہیں یہ سپاہیوں کا بہت قدردان تھا اور علماؤ فضلا کا بھی جوہر شناس تھا یہ دو سلطنتوں کا مالک تھا جو ایک تو دادا کی میراث اجمیر کی بادشاہت اور دوسری نانا کی طرف سے دہلی کا تخت اس کے پاس تھا جو تنور خاندان کا حکمران تھا ہند کے تمام راجے اس کی شوکت وسطوت سے کانپتے تھے۔ یہ بہت سخی دلیر بادشاہ تھا اس کا دور 1100 تا 1200ء کہلاتا ہے۔ ایک اور مقام پر طور گوت کو بھی چوہانوں کی شاخ لکھا ہے۔ گجر قبائل میں چوہانوں کی چند مشہور شاخیں جو کوئٹہ بوندی میں آباد ہیں ذکر کیا گیا ،ہر ،سونی گرا ،دیورا ،پہبا ،کیچی ،بخیوار مگوئلوال ،بہدوریہ ،نرجہاں ،مالانی ،پوربیہ ،سور ،مدریچہ ،پالیچہ ،یسرہ کیچرہ۔ روسیہ ،چندو ،نکمپ ،بھاور ،بنکٹ ، بھوریچہ ،سنگریچہ ،دیکھو ٹاڈ راجستان۔ قدیم تاریخ گجر میں مولف عبدالغنی الازہری الشاشی نے جس نے عرب یا وسط ایشیاء مملک یا جانب تحقیق کرتے ہوئے چوہان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ چوہان کو قدیم عربی مورخین نے جون اور جیون کے نام سے ذکر کیا ہے اور جیون قبیلہ کے لوگ طسم وجدلیس کی اولاد بیان کئے گئے ہیں اور طسم وجدلیس کاثر کی اولاد ہیں جس کی طرف گجر قوم منسوب ہے۔ کاثر قوم کا تورات میں گھیسر اور یونانی مورخین نے غاثر اور قرون وسطی کے عرب مورخین نے جزر کے نام سے ذکر کیا ہے۔ مورخ موسیو سید یو فرانسیی نے عرب قبائل عاربہ کی اصل یہ قبیلے بتلائے ہیں۔ عاد (گوتیانہ قبیلہ) عبیل ،عبد ،ثمود ،جدلیس ،طسم ،عمالقہ ،امیم ،ابیر ،جرہم ،حضرموت ،حضورا ،سلف قبیلہ۔ سب سے پہلے عاد کی حکومت ہوئی جو یمن اور عمان میں تھا پھر اس قبیلہ کو ملک بدر کیا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان آکر آباد ہوئے۔ جہاں عبیل لوگ آباد تھے کچھ عرصہ بعد سیلاب نے ان کو منتشر کر دیا۔ ثمود بن کاثر بن ارم ق بن سام کا مسکن حجر اور وادی قریٰ اور شام کے درمیان تھا کہتے ہیں ان کی عمریں بہت ہوتی تھیں اس لئے پہاڑوں کو کھود کھود مکان بناتے تھے۔ عمالق جن کو اکسوس یا شاسو یعنی

چیچی کہا گیا ہے مصر پر تاخت کی تھی اور یہ سرزمین حجاز اور نجد میں بھی رہتے تھے۔ بنی وبار امیم بن علیم بن سام کی اولاد ہیں اور گجروں کو انہوں نے منظم کیا اور انہی کے نام سے گجر سب سے اول ایبر قبائل کے نام سے مشہور ہوئے اور یہی یادو قبیلہ کی اصل ہیں، ابہر قبائل کا پہلا زبردست بادشاہ جزیرہ ابرش ہوا ہے جس نے عاربہ ادنی کو منظم کیا لیکن اس دوران اس کو اپنے ہم قوم قبائل طسم اور جدیس سے جنگ کرنی پڑی جن کی اولاد چوان (جوان) یا چوھان ہیں۔ طسم اور جدیس کی اولاد جیوین ہیں جو طسم اور جدیس کے بعد جزیرہ عرب میں حکمران تھے۔ جن کا ذکر عربی ادب میں ملتا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے عرب شعرا جیوین یا جوان یا چوہان قبیلہ سے واقف تھے۔ ان کی یادگاری کئی قلعے ہیں۔

یادگار چوہان قبیلہ عرب ممالک۔ یمامہ میں مکہ اور طائف کے درمیان بھی جونہ ایک گاؤں ہے جو اس قبیلہ کی یادگار ہے۔ جزیرہ ابرش یمن اور حجاز سے ان کو شام کی طرف دھکیل دیا تو فرابلس کے قریب جونیہ ریاست کی بنیاد ڈالی اس کے بعد جنوبی کوہ قاف اور عراق کی طرف پھیل گئے اور سکندر رومی کے حملے کے وقت یہاں پران کی حکومت تھی۔ مورخ رشید یاسمی نے جوانیہ قبیلہ کو کردوں میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ کرد ص ۱۳۰) ۳۲۰ ق م میں یونانیوں اور بارتیوں (بارو) کی جنگ کے وقت اس قبیلہ کی ایک خودمختار ریاست تھی۔ جب شاہ پور نے افغانستان پر قبضہ کیا تو اس قبیلہ کے لوگ غزنوی کے علاقہ میں آباد ہو گئے۔ جوان قبیلہ کیدار کے ساتھ جنگ میں شاہ پور کے حامی تھے۔ جس کی وجہ سے باختر افغانی اور چوھانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اسی دور میں ان قبیلوں کے لوگ شمالی ہند میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ شارٹ ہسٹری آف گرجر باب ۳ میں چوہان کے بارے میں لکھا ہے،، البیرونی وغیرہ نے چاہما ن چھومن، چھمن یا چوہان، جنھوں نے گجرات کی بنیاد رکھی جس کا صدر مقام ناران تھا ذکر کیا ہے (کتاب الہند باب ۸)،،

چوہان گجروں کی حکومتیں شمالی سرحد ہند کے علاقہ میں ہم چوہان گجروں کی حکومت کے بارے میں بیان کر چکے ہیں۔ مالوہ کے چوہان گجر باشاہ کا اجمالی بیان ہے۔

جگدیو چوہان گجر ۱۰ سال حکمران رہا۔ جگناتھ چوہان گجر ۱۰ سال مالوہ پر بادشاہ رہا۔ ہردیو گجر چوہان ۱۵ سال مالوہ پر۔ باسی دیو گجر چوہان مالوہ پر ۱۶ سال حکمران رہا۔ سری دیوی گجر چوہان مالوہ پر ۱۵ سال۔ دھرم دیو چوہان ۱۴ سال۔ بھلا یو چوہان ۱۰ سال۔ تانک دیو چوہان ۹ سال۔ مالدیو گجر چوہان ۹ سال حکمران رہا ہے۔ وسلایو گجر چوہان اجمیر، الور اور دلی کا حکمران رہا ہے۔ اس کے بعد پرتھوی راج گجر چوہان عظیم بادشاہ اور شمالی ہند میں اس کا اثر و رسوخ تھا۔ اس کے حالات لکھ چکا ہوں۔ اس کے بعد روز کھر پال چوہان گجر، پھر سومیر، جاہر گجر چوہان، ناگدیو گجر چوہان، پتھورا گجر چوہان حکمران کے بعد دہلی سے چوہان گجروں کا دور حکومت کا خاتمہ ہوا

چھاوڑی ، چورے چھاوڑی گوجر خاندان چھاوڑا سے تعلق رکھتے تھے۔

چھاوڑی یا چھوڑی دیہاتی تلفظ ہے۔ تحریر و تقریر میں اسے چاوڑہ گوجر لکھا گیا ہے۔ گوجراتی تاریخوں میں اس تلفظ کو چاوڑہ ہی لکھا گیا ہے۔ یہ خاندان شاہی کھشتری خاندان کہلاتا ہے، چھاوڑی، چاوڑا، جاورا ایک گوت ہیں۔ ملک گجرات میں یہ گوت کے لوگ 196 سال تک حکمرانی کرتے رہے، اس کا پہلا راجہ راج پوتر تھا، اس گوت کے لوگ گجرات دکن احمد آباد سے گجرات پنجاب میں آئے اور متعدد مواضع میں ملکیت حاصل کی۔ یہ معزز اور شاہی گوت ہے جو مختلف علاقوں میں آباد ہے آئین اکبری و مرآت محمدی، ومرات احمدی میں اس کا ذکر آیا ہے، پنجاب میں چھاوڑی گوت کو کمزور خیال کرتے ہیں یہ خاندان گوجروں کا مایہ ناز ہے یہ گوت کے گوجر کی ملکیت ٹھیکریاں، چک ٹھکیریاں، ندھیر، بھاؤگھسیٹ پورا اور پوڑانوالہ وغیرہ میں آباد ہیں۔ چھاوڑی گجروں کے لئے مشہور ہے کہ اگر کسی بچے کو نمونیا کا مرض ہو جائے تو اس بچے کی پسلیوں پر ہاتھ رکھ کر دم کریں تو فوراً اللہ کے کرم سے آفاقہ ہو جائے گا۔ ایک اور مقام پر لکھا ہے گجرات میں ان کی حکومت کئی عرصہ تک رہی۔ 91 ق م میں چھاوڑی گجروں نے اپنی آزادی کی آواز بلند کی اشکالی گوجروں کو اس علاقہ سے نکال دیا اور دوبارہ اس علاقہ پر قابض ہو گئے سو سال حکومت کرنے کے بعد ایک گجر خانزادہ کوشان نے حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد دو

سوسال تک یہ خاندان حکمرانی سے محروم ہو گئے اور محکومی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ چھاوڑی گجروں کے ریاست کے سیاسی تعلقات ایران تک پھیلے ہوئے تھے انھوں نے برنگرہ کے قریب ایک نیا دارالحکومت اور شہر تعمیر کرایا اس کا نام اپنے نام پر بلبھی پورہ رکھا۔ جب یہ فوت ہوا ان کی اولاد سے ایک اور خاندان بنا جو بالا گجر کے نام مشہور ہوا پھر اپنی سلطنت کو بالا کے نام سے موسوم کیا، آخر کار 450ء میں ہن قوم جو بالا گجروں کی زیر قیادت تھی۔ انھوں نے بالا گجروں کو ہمیشہ کے لئے نکال کر خود قابض ہو گئے چھاوڑی گجروں نے نقل مکانی کر کے پنچاسور میں اپنی مستقل سکونت اختیار کی ان گجروں نے 25 سال تک اپنی زندگی گزاری اس عرصہ میں کوئی سیاسی عروج حاصل نہ ہو سکا۔ آخر کار 630ء میں چھاوڑی گجروں نے پھر ایک بہادر اور نامور شخص جس کا نام جے شنگر پیدا ہوا۔ اُس نے ایک بار پنچاسور میں حکومت قائم کی۔ اور آہستہ آہستہ گجرات کاٹھیاواڑ پر قابض ہو کر بڑے شان و شوکت سے حکومت کی۔ کچھ عرصہ کے بعد جے شنکر نے ایسا عروج حاصل کر لیا۔ گجرات کے تمام علاقے اپنے زیر قابض کر دیئے۔

چاپ اور چاوڑا۔ یہ ایک ہی خاندان ہے جو سنسکرت کی قدیم کتابوں و کتبوں میں جاپوٹکٹ یا جپوتکٹ لکھا گیا ہے۔ چاوڑہ کا تلفظ گوجرات کی عربی و فارسی تاریخوں میں جاورہ لکھا گیا ہے جو کہ چاوڑا اور جاوڑا ایک ہی گوت کے دو نام ہیں جبکہ دیگر کتب میں ان دونوں کی الگ الگ تعریف کی ہے چاپ گوجر کے بارے میں لکھتے ہیں چاپ یا چوڑا خاندان برہما گیت نامی منجم کا یہ بیان کہ 628ء میں بھمنال کا گوجر بادشاہ گراملکا چوڑا خاندان سے تھا۔ ایک ناطق شہادت ہے چاپہ چپوت کتھ سنسکرت زبان کے الفاظ ہیں جس کے معانی مضبوط کمان کے ہیں اور مزید من گھڑت الفاظ بھی استعمال کیے گئے۔ چھاوڑی، چاوڑا ایک ہی خاندان ہے ملک گجرات میں قوم نے 196 سال حکمرانی کی۔ اس کا پہلا راج پوتر تھا۔ اس قوم کے لوگ گجرات سے دکن، احمد آباد سے گجرات پنجاب آئے متعدد گاؤں آباد کئے، یہ شاہی خاندان جو مختلف علاقوں میں آباد ہوئے ۔اس خاندان کی ملکیت ٹھیکریاں چک ٹھکیریاں، رندھیر، بھاو، گھسیٹ پور اور پوڑانوالہ میں آباد

ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کے مولف جس نے عرب ممالک پر گجر تحقیق کی ہے کہتے ہیں یہ قبیلہ خوزستانی قبائل میں ایک ہے اور اس کا تعلق امیم بن علیم سے ہے اور یہ ابتدائی سامی قبیلوں کی ایک شاخ ہے۔ یہ قبیلہ کبھی اہواز میں رہا ہے۔

چاڑ۔۔۔ شاہان گوجراں کے مطابق یہ راجہ جگدیو کی اولاد ہیں۔ راجہ چاڑ سے ان کا تعلق ہے۔ اس گوت کے چند آدمی چتوڑ گڑھ سے پنجاب میں آئے جو کہ کئی علاقوں میں پھیل گئے۔ ان کی ملکیت ماجرہ، ٹھٹھہ پور، موسیٰ کمالا، موضع لانبڑے، مراڑیاں، اوجریان، کسانہ، راجو بھنڈ، کالس وغیرہ ہیں۔ جبکہ قوم چاڑ کے بارے میں گنجینۂ گوجراں میں چوہدری ولایت خان صفحہ نمبر ۱۱۲ پر لکھتے ہیں یہ راجہ جگدیو کی اولاد ہیں جو راجہ جے پال کا پوتا تھا جو دکن چتوڑ گڑھ میں ریاست کا مالک تھا وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں۔ ''ہمارا مورث اعلیٰ چاڑ نامی گوجر تھا جس کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ وہ دکن سے تلاش معاش کی خاطر گوجرات آئے۔ علاقہ سرسبز دیکھ کر رہائش اختیار کر لی گئی۔ اور بہت سے علاقے آباد کیے۔ ضلع مانسہرہ میں اس وقت ست بنی بالاکوٹ، درہ شوال وغیرہ میں آباد ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ ساحل جہینہ اور ایلاء کے درمیان رہتا تھا۔ ابن حوقل کہتا ہے کہ جور قبیلہ گیلن کے قریب رہائش پذیر تھا۔ یعنی اولاً ساحل جہینہ کے قریب یہ قبیلہ رہتا تھا پھر نقل مکانی کر کے منیشاپور کے قریب جورتان نامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد کیرقاش قبیلہ کا ہمیں پتہ چلتا ہے جو ہتی قبائل کے اتحاد میں شامل تھا۔ یہ کیرقاش قبیلہ ہی موجودہ چاڑ، یا جار قبیلہ ہے۔ یہ قسیم اور مشہور قبیلہ کہلاتا ہے ایک کتبہ کے مطابق اس کو ابی یدعا شاہ معین کا ماتحت ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنے لقب شاریا اشور اور بالائی ساحل بحر کا حاکم بتاتا ہے۔ شارٹ ہسٹری آف گجر کے مطابق یہ چلوکیہ قبیلہ کی شاخ ہے چوہدری دین محمد آفس ایڈمنسٹریٹر رہ چکے ہیں۔

چھوکر گوت، چھوکر۔ چھوکر گوت کے گوجر یوں بیان کرتے ہیں کہ ہم کٹھانہ قوم کی ایک شاخ ہیں اور اس کے آگے مزید پتہ نہیں۔ چھوکر قوم کے احوال منتخب الباب بہت سی جگہوں پر

میں نے پڑھا ہے۔ چھوکر قوم گنگا اور جمنا کے کنارے آباد ہے۔ لیکن مسلمان کم ہندو زیادہ ہیں۔ لیکن یہ باوقار اور بہادر لوگ ہیں۔ چھوکر گوت کی آبادیاں پنجاب میں بوریانوالی، گیگیاں، چھوکر، دیکڑ، جاجووال، چچیاں وغیرہ ہیں جو کہ ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ چھوکر گوت پر آباد گاؤں، گاؤں چھوکر (راولپنڈی)، چھوکر کالونی ہری پور، چھوکر خورد گوجرات، چھوکر آباد گوجرات، چھوکر کلے (مدھیہ پردیش بھارت)، چھوکر آباد (انڈیا) وغیرہ ہیں۔ جبکہ ایک اور مقام پر تنور کی شاخ لکھا گیا ہے یہ کہتے ہیں چھوکر کی اولا کھٹانہ خاندان کے ساتھ اس ملک میں آباد ہوا اپنی گوت کے نام چھوکر آباد کیا گجرات کے اندر کئی مواضعات میں بودوباش رکھتے ہیں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے ان کی ملکیت بوریانوالی، چھوکر، دھکڑ، چچیاں میں ہیں۔ یہ بلند حوصلہ اور قوی دل والے لوگ ہیں۔ یوپی میں ان کی تعداد زیادہ ہے، ان میں زیادہ تر سکھ ہیں۔ قدیم تاریخ گجر میں مفتی عبدالغنی الا زہری نے لکھا کہ اس گوت کو عربی میں تحرت اور فارسی میں سگراتی اور یونانی میں آسا گارد کے نام سے ذکر کیا ہے تاریخ ہیرودت میں اس گوت کو ایران میں پایا گیا کا ذکر کیا ہے۔ جب کہ دوسرے مورخین نے اساگارد (چھوکر) کا مرکز زاگروس قدیم بیان کیا ہے۔ زاگروس گورسی قبیلے کا قدیم ترین مرکز رہا ہے اس قبیلے کا تعلق کس خاندان سے ہے اس بارے میں مختلف رائیں ہیں۔ مورخ رشید باسمی نے اس قبیلے کو فارسی کردی قبائل میں شمار کیا ہے لیکن اس قبیلے کا تعلق مارو، درو بیک، لائی اور افتالی بجاڑ اور مرانی کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ قدیم ترین ایریا قبائل میں اس کا شمار ہے۔ مگر ایک اشوری کتبے میں زاگروس کو زاگروتی بیان کیا گیا ہے اور زاگروتی اور زاگراتی کو ایک ہی بیان کیا ہے۔ یہ بھی شک کیا جاتا ہے چھوکر کا بھی گورسی کے ساتھ تعلق ہوگا۔ (حوالہ کرد ص ۲۲۸،۵۳) مولف کی ایک تحقیق کے مطابق ساگراتی (چھوکر) کا اصل جرموق ہوا اور جرموق ایک قول کے مطابق اشور کی اولاد ہیں اور اس طرح باسل، فارسی، کردی، سویانی اور جراسقہ سب آپس میں بھائی بند ہیں۔ تورات کے مطابق یہ ارم بن سام کے چار لڑکے تھے غوض، کاثر (جد اعلی گجر قوم) ماش اور حول، اور جراسقہ کو کاثر کی اولاد قرار دیا گیا۔ اس طرح چھوکر قبیلہ اصلی جراسقہ ہیں۔

دیر گوجر دیر گوجر کوئی گوت نہیں بلکہ بہادر گوجر کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے

دیو دیو مہاراجہ سگریو کی اولاد ہے۔ یہ وہ ہستی تھی جو دکن کے علاقے میں شری رام چندر جی اوتار کی معتقد تھی۔ جنھوں نے لنکا کی فتح میں چندر کی بھرپور مدد کی تھی۔ اس خاندان کا مشہور راجہ ہری راج دیو گوجرات کا حکمران تھا۔ جس کو ہری دیو بھی کہتے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں دیو گجروں کی تعداد زیادہ تر کشمیر میں ہے، اس کے علاوہ یو۔ پی، پنجاب اور راجھستان میں آباد ہیں اس گوت کے گوجر راجہ مہاراجہ سگریو ایک مشہور راجہ تھا اور اس کی اولاد دیو گجر کہلاتی ہے۔ جنھوں نے سالی ہند تک فتوحات کیں ان کی حکومت کشمیر جموں، گنگا جمنا کا دوآبہ دریائے چمبل اور دریائے سون کے درمیان علاقہ شامل ہے، اسی گجر راجہ مہاراسگر دیو کی اولاد سے مہاراجہ لاہور رائے ایک طاقتور حکمران تھا جس نے تھر ریگستان کا کافی علاقہ اپنی حکومتیں میں شامل کر دیا، راجہ لاہور رائے کے چار بیٹے تھے ۱۔ امری گنت، ۲۔ حمدی گنت، مہدی گنت، اور سردی گنت ان چاروں کو الگ حصوں میں تقسیم کیا۔ کشمیر جموں ڈنگروٹ ۔۲۔ دریائے جہلم اور دریائے چمل تک ۳۔۔ دریائے چمل سے سون تک ۔۴۔ تھر ریگستان ان چاروں حکومتوں کے درمیان دو کی حکومت جلدی ختم ہو گیئں مگر کشمیر کئی پشتوں تک دیوے گجر اقتدار میں رہے۔

ڈھینڈہ شاہان گوجراں کے مطابق یہ منہاس ہیں۔ شجرہ قوم یون بیان کرتے ہیں ان کا مورث اعلیٰ ڈھینڈہ نام کا بندہ تھا جس کے نام پر گوت مشہور ہوئی۔ اسکا مورث ہندوستان سے پنجاب آیا اور پھر جموں میں مقیم ہوگیا۔ پھر کچھ لوگ ہزارہ چلے گئے۔ ہری پور میں کھلابٹ روڈ کے ساتھ ڈھینڈہ نام کا قصبہ آباد ہے۔ جہاں جاگیر دار قسم کے گوجر آباد ہیں۔ گوجرات میں مواضعات مندرجہ ذیل ان کے نام پر موسوم ہیں۔

ڈھینڈہ خورد وکلاں، حسن ڈھینڈہ۔ کوٹلہ ڈھینڈہ وغیرہ قوم جاٹ بھی اپنی گوت ڈھینڈہ کا دعویٰ کر چکی ہے۔ گنجینہ گوجراں حصہ اول ص ۱۱۹ پر لکھا ہے کہ یہ لوگ منہاس راجپوت ہیں۔ تاریخ گوجرات (اعظم بیگ) کہتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں ہمارے بزرگ ہندوستان سے

پنجاب آئے ۔ کچھ قبیلے جموں وکشمیر چلے گئے اور کچھ ہزارہ کی طرف چلے گئے ۔ گوجرات میں تعداد کم تھی ۔ گوجرات میں ڈھینڈہ خوروں کلاں مگراب راجوکوٹلہ وڈاکخانہ والا میں آباد ہیں ۔

راٹھی چلوکیہ کی شاخ ہے۔ جوحکومت موریہ کے عروج سے پہلے وسط ہنداوردکن میں تھی ۔ گرجر ۵ کے مطابق خاندان راٹھی چوتھی صدی قبل مسیح میں موریہ خاندان کے زمانہ میں موجود برار(دکن) کے علاقہ میں ایک اورخاندان گرجر کا پتہ چلتا ہے جس کے راجگان کے نام یہ ہیں ، راجہ سہج ، راجہ دہری تنگ ، راجہ شت یا ہر جت ، راجہ اجت سمجھ ، راجہ ہری سُکھ ، راجہ ہری سکھ مہاراجہ اشوک کا ہمسفر تھا مہاراجہ اشوک نے ۱۹۷ق م میں جب دکن پرفوج کشی کی تو یہ خاندان بطور ساونت (یا جگزار ہوگیا) اشوک کے زمانہ میں راٹھی خاندان کے اسناد کے لئے ملاخط ہو۔

تاریخ اشٹرکوٹس اینڈ دیر ٹائمنز از مسٹر اے ۔ ایس التکار

دنیز گلوری دیٹ داز گرجر دیش از جناب کے ایم منشی

راٹھی گوجروں کا گوت ہے ملاخط ہو شاہان گوجر ۔ چندر گپت موریہ کے زمانہ میں چانکیہ نے اپنی کتاب ،، ارتھ شاستر ،، لکھی اس کتاب میں بھی راٹھی خاندان کا ذکر موجود ہے ۔ ایک اور جگہ لکھا ہے اس خاندان نے چوتھی صدی ق م میں علاقہ برار دکن پر حکومت کی جو 320 ق م تک قائم رہی ۔

خاندان راٹھی کے گجر راجے ۔ بھاٹی گجر راجے ، راجہ سورسین عرف بنجھے راو ، راجہ گھور رائے ، راجہ مانک رائے ، راجہ دورے رائے ، عرف منگل راو ، راجہ مونجھے راو ، راجہ کہیسر رائے ، راجہ تنور رائے ، راجہ بجے رائے دیوراج بھاٹیہ ، راجہ مونڈ رائے ، راجہ وچراج راول ، راجہ دوساج راول ، راجہ بجے رائے ثانی ، راجہ کھوج دیو ، راجہ جیل رائے شامل ہیں ۔ شارٹ ہسٹری آف گرجر باب ۳ میں رانا صاحب لکھتے ہیں ،، کھر پراور راٹھی الہ آباد کے کتبوں اور کوٹلیہ کی ارتھ شاستر میں دو کھشتری قبیلوں کا ذکر کیا ہے جنھوں نے چوتھی ق م میں چندر گپت موریا نے فتح کیا ہے یہ دونوں قبیلے گرجر نسل سے تعلق رکھتے تھے ۔ کھر پر کو آج کل کھا پر یا کھیپڑ بولا جاتا ہے راٹھی گجروں کے سہانپور میں بارہ گاؤں ہیں جہلم

میں بھی راٹیاں گاؤں ہیں ۔

رانگھڑ یا رنگھڑ ان کا ایک حصہ جاٹ جبکہ دوسرا گوجر کہلاتا ہے ۔ اسطرح مسلمان گوجروں میں جولوگ سلطنت مغلیہ کے زوال کے دوران مفسد بن گئے وہ عرف عام میں یعنی عوام نے انہیں رانگھڑ (لڑاکا) کہنا شروع کردیا اور پھر ان کا نام رانگھڑ ہی پڑھ گیا ۔ رانگھڑوں میں بھی جاٹوں کی طرح کئی گوتیں شامل ہیں ۔ 1857ء کے بعد جو رانگھڑ انگریزی سپاہ میں شامل ہوئے اور انگریزی حکومت کے وفادار تھے وہ راجپوت کہلائے بقیہ گوجر کہلائے جو کہ سب مسلمان ہیں ۔ اس گوت پر انڈیا کا ایک شہر رانگھڑ گڑھ ہے ۔

راگھو راجہ شہرت آریامہنش اور اوتار کے خاندان کی کچھ شاخیں رگھو ونش کہلاتی ہیں ۔ رگھو کی اولاد میں لفظ راگھو نسبتی ہے ۔ گرجر ۵ نے اکشواکو کی اولاد میں لوے گرجر جس کے دو خاندان دیو اور ڈور لکھا گیا ہے ، دیو اور لو کو ایک خاندان لکھا گیا ہے ، شاھان گجر نے دکن میں اس خاندان کے گوجر ذیل مقامات پر آباد لکھا ہے ۔ عین پور ، چنک دیو ، واگٹر ، ٹنڈل ودی ، کیرل ، لونی ، دپو رالوچن ، کھیڑ ہشاہپور ، ہٹیودی ، دسنور ، سنگور ، نمبل ، پمپری ، منگلدی ، اٹنر ، انتوری ، کھیٹری ، کھلادے ، ہالددی ، کمبھار کیھر ، جام نیر ، پارلس کیھڑہ ، پیپل ، ارندول ، اُترن ، پرتھدی ، دش کھیڑہ ، منسود ، اکل ہیڑہ ، گورگول وغیرہ میں آباد ہیں ۔ گرجر کے مطابق مہاراجہ وشرتھ کا خاندان تاریخ میں رگھو کہلاتا ہے ۔ ان کے بڑے بیٹے رام چندر جی تھے جو وقت کے پیغمبر سمجھے جاتے تھے ۔

راہول یا راول اس گوت کے لوگ پاکستان میں گجرانوالہ ، گوجرات ، لاہور ، راولپنڈی اور گوجر خان میں آباد ہیں ۔ اس گوت کے نام پر ریکارڈ مال میں کئی موضع جات ، قصبے اور شہر درج ہیں ۔ ان میں راولپنڈی ، راول ڈیم ، راولا کوٹ ، راول گلی ، راولی ضلع باغ ، شامل ہیں ۔ سالبانیہ پہلی صدی عیسوی میں سیالکوٹ پر یادونشی راجہ سالیواہن (سالباہن) حکومت کرتا تھا

جسکی اولاد سالبانیہ کہلاتی تھی ۔ یہ لوگ اپنے آپ کو سلیمانیہ بھی کہتے ہیں ۔

سنگرانہ یا ساگر یہ لوگ اپنے آپ کو رانا سانگا کی اولاد ظاہر کرتے ہیں اور کچھ رانا ساکر کی اولاد مانتے ہیں ۔ جو رانا سانگا کا پوتا تھا ۔ رانا پرتاب کا بھائی تھا ۔

سود ۔ شاہان گوجر کے مطابق یہ خاندان سوربنسی کہلاتا ہے ۔ آئین اکبری کیمطابق یہ راجپوت تھے جن کا لقب رانا تھا جس کی تردید کی گئی ۔ اپنا شجرہ نسب نوشیروان راجہ کیساتھ ملاتے ہیں جب کہ گنجینۂ گوجراں ص ۱۲۰ پر لکھتے ہیں ۔ یہ سوربنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ شاہان گجر کے اس دعویٰ کو رد کرتے ہوئے کہا کہ رانا صرف چوہان گوت کا لقب ہے ۔ میجر محمد مالک صاحب اور بہرام صاحب اس خاندان کے باغیرت لوگ ہیں ۔ جبکہ موجوہ تحقیق کیمطابق ساہیوال میں بھی سود گوت کے لوگ موجود ہیں شکرگڑہ میں بھی سود گجر موجود ہیں اور سود گجراں شہران گجروں کی عکاسی کرتا ہے ۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق سعد بن حفران بن عملوق بن لود بن سام بن نوح او سعد بن فاران بن عمر (کدرلا) بن عمليق بن لود بن سام بن نوح (ابن خلدون ، جلد اول ۔ ص ۷۰) سعد حفران کے لڑکے ہیں اور حفران عمالقہ کے اور عمالقہ لود کے ۔ اس طرح سعد قبیلہ لودی اور عمالقہ کی شاخ ہوگی یا سعد فاران کی اولاد ہے اور فاران عمر کدلا اور عمر کدرلا عمليق بن لود کا لڑکا ہے ۔ سعد اور سیدنی یا سودن ایک قبیلہ ہے جو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے ۔ قدیم جغرافیہ نوایسوں نے تین بڑے سامی عربی قبیلوں کا ذکر کیا ہے جو بہت زیادہ طاقتور تصور کیے جاتے ہیں ۔ بنی زدین (جاوہ) بنی سیڈنی (سود) بنوبری (بارو) یہ تینو قبائل سواحل بحر احمر پر خلیج عقبہ سے اسیر تک حجاز و تہامہ میں متوطن ظاہر کئے گئے ہیں ۔ ریوڈ فارسٹر تاکید فرماتے ہیں کہ ہم بغیر کسی شک وسوال کے بنی زدین کو بنی عمران اور سیدینی کو جو ہینہ اور بنوبری کو کوئیں والا قبیلہ تسلیم کرلیں ۔ لیکن میں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ بنی زدین اور بنی عمران ایک قبیلہ ہو اور سیدنی اور جو ہینہ اور بنوبری قبیلہ کے بارے میں بعد میں بیان کروں گا ۔ سیڈنی کا یونانی تلفظ بخط فارسی سیدینی ہے اور مولانا سید سلیمان ندوی کے رائے میں بنو سید ، یا سیدیین ہے ۔ میری رائے میں سود ، سعد ، سودن اسی قبیلہ کے تلفظ ہیں ۔ مولانا ندوی صاحب

لکھتے ہیں کہ زدین ، خزیمین ہے اور سیدنی ، سیدیین اور بنوبری بریر ہیں ۔ خزیمہ حجاز میں سید اور بریر دیگر اطراف میں مشہور قبائل ہیں ، (ارض القران ، ج ا ص ۷۸)

سیور یا سور صحیح لفظ سیور ہے مگر آئین اکبری میں اسکو سور لکھا گیا اور راجہ دھرم راج نے بھی سور لکھا ، سیور نام کے شہر میں گہلوٹ خاندان کے گوجر رہتے تھے ، جب علاؤالدین خلجی نے 1294ء میں چتوڑ کے گہلوٹ راناؤں کو شکست دیکر چتوڑ کو دوبارہ فتح کرلیا تو رانا ہمر گیلوٹ کا تعلق شہر سیور سے تھا ۔ اس لیے اس خاندان کو سیور کہتے ہیں ۔ اس خاندان کے گوجر اپنے آپ کو رانا رتن سلومیر کی اولاد کہتے ہیں ، پاکستان میں سیور گوجراں نام کا ایک گاؤں شکرگڑھ میں ہے جبکہ ایک قصبہ راولپنڈی میں سور نام سے ہے انڈیا میں موضع سود ایک گاؤں ہے ۔

شل ، سلال شلال قدیم کھشتری خاندان ہے ۔ 3101 ق م میں جنگ مہابھارت کے زمانے میں اس خاندان کے بانی راجہ شل کی حکومت شمال مغربی پنجاب میں تھی ۔

شاھیہ یا سائیہ شاھیہ یا لفظ شاہ یا ساہ سنسکرت لفظ بھی ہے فارسی میں ساہ لفظ ساہوکار یعنی دولت مند ۔ مفرور کے ہیں ۔ یہ برہمن گوجر کہلاتے ہیں ۔

شکتارت

مہارانا پرتاب کے بھائی شکتی رائے کی اولاد شکتارت کہلاتی ہے

فتالی یا افتالی یہ کشان خاندان کی شاخ ہے ۔ صحیح لفظ پتھالی ہے ۔ مگر فتالی کے نام پر مشہور ہے ۔ اس گوت کے نام پر شکرگڑھ میں فتوال گوجراں اور گوجرات میں موضع فتالیاں آباد ہیں ۔

ان کی ایک نمایاں شاخ دکن سے گجرات میں آباد ہوئی اور گجرات میں موضع نالیاں اور فتالیاں آباد کیا ۔ 506ء اور 556ء کے درمیان ایک زبردست سلطنت کے مالک تھے مگر 562ء تا 567ء مغربی ترکوں اور ایرانیوں نے اس سلطنت کا خاتمہ کردیا ۔

ایک اور جگہ لکھا ہے کشان خاندان کے زوال پر 250ء میں موجودہ اضلاع جہلم، کاغان اور سرحد کے علاقوں میں گوجروں کے ایک خاندان پھتالی نے حکومت کی بیل ڈالی، جو کابل تک تھی۔ اس حکومت کے بانی سمدر پال تھا سمدر پال نے 250ء تا 306ء تک 54 سال حکمرانی کی اس کا بیٹا بھیڑہ دارالخلافہ تھا پھر چندر پال، سہائے پال، دیو پال کی حکمرانی رہی۔

قدیم تاریخ گجر کتاب میں مفتی عبدالغنی الزہری الشاشی عرب ممالک کے گجروں پر تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فتالی قبیلہ کو مورخ ہیرودت نے مغربی فارس کے ان دس قبیلوں میں شمار کیا ہے جو انزان کے نام سے ایرانی قبائل تھے۔ جن میں پاثر گادی، بجاڑ، مارانی، ماسپ، پنتیالی (فتالی) دروزی، جرمنی، داین (ڈوئی)، مارد، درد بیک، ساگاراتی، (چھوکر)۔ یہ دس قبائل وہ ہیں جو عیلامی النسل ہیں اور سامی خاندان سے ہیں لیکن عیلام کے شوشناک خاندان کے زوال کے بعد ان قبیلوں پر دیلمی، جرموق، جرجان وغیرہ ہم فارسی قبائل کا بہت اثر پڑنے لگا۔ اس لئے بعض مورخین نے ان قبائل کو فارسی قبائل میں شمار کیا ہے، حالانکہ پازرگادی یعنی بجاڑ، فتالی ڈائن یعنی ڈوئی ساگراتی یعنی چھوکر قبائل تو گجروں کے اہم قبائل میں شمار ہوتے ہیں، (حوالہ تاریخ ہیرودت ص ۲۱۱) یہ بھی دوسرے کی طرح ایبری گجر قبیلہ ہے جس نے سکندر اعظم کا مقابلہ کیا۔

کٹاریہ۔ گنجینۂ گوجراں صفحہ ۱۲۹ پر درج ہے کہ کٹاریہ اپنے آپ کو چوہان خاندان کی شاخ بیان کرتے ہیں اور وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ہمارے مورث اعلیٰ کا نام کٹارمل تھا جس کی وجہ سے یہ گوت مشہور ہوئی۔ ضلع گوجرات میں کم مقدار میں پائے گئے ہیں۔ موضع کوٹلی کھوہارہ، چکوڑی، بھیلوال، مہینوال، زندہ، چک کمال، گلیانہ، ٹوپہ آدم وغیرہ میں آباد ہیں۔ کتاب ''جموں وکشمیر کے گوجر'' میں بیان ہوا ہے کہ کٹاریہ، ہکلہ اور لوسر جوذات کے گوجروں کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں سے سنی سنائی کہاوتوں سے بیان کرتے ہیں وہ کسی سردار راجپوت کی اولاد ہیں۔ (اس پر اتفاق نہیں ہے کیوں کہ یہ راجپوتوں کے زمانے سے پہلے اس گوت کا وجود تھا۔ مولف) کٹاریہ ذات کے گوجر کشمیر کی پونچھ وادی میں بہت عرصہ تک حکومت

کرتے رہے۔ جن کی جاگیریں تقسیم کشمیر تک موجود تھیں۔ پرانے وقتوں میں ان علاقوں پر ایک مضبوط تسلط قائم تھا۔ ضلع مانسہرہ میں کٹاریہ گوت کے گوجروں کے مساکن میرا مانسہرہ، گل گھبیرا ایبٹ آباد میں ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ کتروک ناخوتہ کی اولاد ہے اور کتروک ناخوتہ، شاسو خاندان کا ایک قدیم زبردست بادشاہ گزرا ہے۔ اس کا دور تقریباً ۲۵۰۰ ق م ہے۔ اس لئے کہ شتروک ناخوتہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ شتروک ناخوتہ کا دور ختم ہونے کے بعد کوتیر ناخوتہ کا دور آیا جو کہ ایک زبردست اور طاقتور بادشاہ گزرا ہے اسی کے نام پر گجروں کے اس بہادر قبیلہ کٹاریہ (کوتیر) کی بنیاد پڑی ہے۔ کوتیر کا دور تقریباً ۲۴۰۰ ق م سمجھا جاتا ہے اور یہ شلیناک کے اجداد میں ہے۔ شجرہ نسب ان بادشاہوں کا اس طرح ہوگا۔۔۔ کوتیر ناخوتہ بن جسر بن سوس (شوش) بن کدرلا بن عمر بن قران بن عمر بن عملیق بن سام بن نوح علیہ السلام۔ یا عمر بن عمیل بن سام۔ یا عمر بن وبار بن امیم بن علیم بن سام۔ یا عمر بن عملیق بن ارم بن سام بن نوح۔ بہرحال اس میں کافی تحقیق کی گنجائش ہے۔ بعض شجروں میں میانوس یعنی معین کا ذکر کیا ہے اس طرح بنومعین (مونہ یا مینا گجر) اور یہ قبائل آپس میں ایک ہیں۔ شوشیناک کی حکومت کا دور ۱۸۰۰ ق م بتلایا گیا اس کے بعد خوبان قبائل نے اپنی حکومت قائم کی جس کے نام پر قوبہ یا خوبر نام سے ایک قبیلہ ہے۔ اس کے بعد خالدش حکمران ہوا جس کے نام خالدی یا گلدان قبیلہ مشہور ہوا۔ اس کے بعد توماری کی حکومت کا ذکر ملتا ہے جو کہ تومر یا امرتی قبیلہ کا جد امجد ہے۔ اس کے بعد مورلیس کی حکومت قائم ہوئی اس کے نام سوسترلیس ہے۔ یہ خلیج عربستان سے ہوتے ہوئے ایری تیریہ کے تمام سمندری ساحلی علاقے پر بحری جنگ کے زریعے قابض ہو جاتا ہے۔ حوالہ تاریخ ہیرودت ج ۲۔ ص ۱۹۵۔ بہرحال کٹاریہ قبیلہ ایک قدیم ترین قبیلہ ہے خلیج کی ریاستوں میں قطر اسی قبیلہ کی ریاست کا نام ہے۔ جب عمالقہ کا اقتدار مصر پر مکمل تھا تو پھر مصر میں بھی اس قبیلہ کی ایک شاخ آباد ہوگئی تھی جو کہ مغربی مصر کے درمیان قطر (کٹاریہ) نام کا دیہات اس کی یادگار ہے۔ سامرہ کے ساحلی شمال میں کتروشہر اسی قبیلہ کی یادگار ہے۔ قسطنطنیہ کی خلیج کے شمال مشرقی کی جانب، استنبول، انقرہ کے علاقہ میں کتور قدیم سے کٹاریہ کی ایک یادگار ہے اس سے معلوم ہوا

اس کا مورث اعلی اپنے ساتھ کٹار رکھنے والا بندہ نہ تھا، جس کی طرف کٹار یہ قوم کو منسوب کرتے ہیں۔

کالس ۔ یہ خاندان شاہان گوجر میں یون بیان کیا گیا ہے۔" جب سلطان محمود غزنوی نے دکن پر حملہ کیا اور پوڑ قوم کا مورث اعلیٰ راجہ بدم مسلمان ہوا تو اسوقت اس کی اولاد میں سے ایک شہزادہ کالس نام کا تھا،۔ جو پنجاب میں آیا، پہلے انہوں نے چلیانوالی کے جنگل پر قبضہ کیا، چنانچہ آج تک اس ٹیلے کو جس میں انگریزوں کے قبرستان ہیں ۔ کالسوں کا ٹیلہ کہتے ہیں ۔ مگر یہاں کے باشندے جو غالباً جاٹ ہیں ان کی لڑائی رہتی تھی جس سے یہ فارغ البالی سے زمین آباد نہ کر سکے اور وموضع کالس میں آکر آباد ہو گئے ۔ (چلیانوالہ وہ خطہ ہے جس میں زمانہ حال میں گجگاہیہ قابض ہیں یہ لوگ فخر کرتے تھے کہ کوئی گوجر ہمارے سوا یہاں جاٹوں کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکا، ڈنگہ کے گوجروں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے ڈنگہ میں آکر جاٹوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا، راجہ کالس کی اولاد سے دو شخص کنارے خان اور بلند خان معروف ہیں ۔ کنارے خان پونچھ چلے گئے جہاں آج بھی اس کی نسل آباد ہے ۔ جبکہ بلند خان کی اولاد جہلم اور گوجرات میں آباد ہے ۔ موضع بنی قوم کے مورث اعلیٰ کا آباد کردہ علاقہ ہے ۔ میرٹھ اور پنجاب کے کالس ایک ہی ہیں ۔ گنجینۂ گوجراں ص ۱۲۵ کے مطابق یہ راجہ جگدیو کی اولاد ہیں ۔ جو راجہ جے پال والئی لاہور کا پوتا تھا جو کہ اوتم نامی لڑکا تھا، جبکہ شجروں میں اسکو بدم لکھا گیا ہے ۔ اوتم نامی کو تاریخ فرشتہ نے بھی صحیح کہا ہے اور کئی جگہ پر حوالہ ملتا ہے ۔ یہ بات وراثت پر چتوڑ گڑھ میں مقیم تھا ۔ سلطان نے وہاں حملہ کر دیا ۔ تب اوتم نے لڑائی سے جی چرا کر علاقہ پنجاب میں ۱۲۸۰ء میں سکونت اختیار کی ۔، گوجرات کے گاؤں چلیانوالہ آباد کیا ۔ کالس گوت کی آبادیاں مندرجہ ذیل دیہاتوں میں آباد ہیں ۔ بن کالس، وہاماں، بدھو کالس، انبالہ، ساہرڈیاں، ڈبلہ، بڈبلہ وغیرہ ۔ وال، باہر وال، لاہوریاں، وغیرہ آباد ہیں ۔ کالس خاندان کا شجرہ یوں ہے ۔ راجہ جے پال، انند پال، جگدیو، کھٹانہ، راجہ اوتم، راجہ کالس، بلند خان، جوزی خان، مازان سلطان، امام بخش کے چار فرزندوں (فضل داد، سلطان علی، امیر

باز، میراں بخش) فضل داد کے دو بیٹے محمد خان اور عیسی خان ہو گزرے ہیں ۔ سلطان علی کا بیٹا نواب فضل علی امیر باز کے بیٹے احمد خان اور مظفر علی شامل ہیں ۔ ضلع مانسہرہ میں کالس گوت کے گوجر بالاکوٹ کے موضع جات پٹھکہ، کالسیاں، کھولہ ترنز، بوئی، دارابی سم، چٹہ بٹہ سم وغیرہ میں آباد ہیں ۔ ایبٹ آباد میں بھی کافی تعداد میں آباد ہیں ۔ قدیم تاریخ گجر کتاب کے مولف عبدالغنی الازہری الشاشی نے گجروں کی خلیج عرب ممالک کی طرف ایک تحقیق کی ہے جس کو بھی اس کتاب کا ایک حصہ بنایا گیا تا کہ آئندہ آنے والی نسلوں میں کوئی بندہ ان سب پر تحقیق کر کے اپنے وقت بچا سکے اور کسی بہتر رائے اور اس گجر قوم کا تاریخ کے حوالے سے نام روشن کر سکے ۔ بہر حال اس کتاب کے مصنف کہتے ہیں کالس قبیلہ ہیرا کالس (قالس) بن لیدوس بن آتسیں بن مانس بن لود کی اولاد ہیں، مورخ ہیرودت نے ہیرا کالس خاندان کی حکومت کی تشریح اس طرح کی کہ مانس، لود کے بعد سب سے پہلا حکمران تھا اور اسی کے نام پر منسوونی قوم مشہور ہوئی ۔ پر یاد رہنا چاہیے کہ منسوونی قوم ہی مشہور قدیم بنی معین ایک عرب تاریخی قبیلہ گزرا ہے، جس کے بہت سے بادشاہ ہوئے ہیں ۔ جب بنی معین کو زوال آیا تو ان کی حکومت انہی کے سلسلہ نسب سے تعلق رکھنے والے ہیرا کالس بادشاہ کی طرف منتقل ہو گئی لیکن ہیرا کالس اور مونہ یا مینا قبیلوں کے درمیان لیدوس ثانی کی حکومت گزری ہے لیکن یہ تقسیم ان خاندانوں کی آپس میں تھی ۔ دوسری قومیں ان کو سرف لیدی قبائل یا ایبری قبائل کے نام سے ذکر کرتے تھے ۔ جب مونی حکومت عراق، گردستان اور ایشیائے کوچک سے ختم ہو گئی تو یمن میں معین نام سے یہی حکومت ایک عرصہ تک قائم ہوئی ۔ ادھر لیدس کے نام پر حکومت ہوئی جو کہ بنو معین کی شاخ تھی ۔ لیدس کے اولاد میں لیدس کالس جس نے ایک الگ حکومت قائم کر لی ۔ جس کو اشوری بل یا بعل اور یونانی ہرا کالس کے نام سے ذکر ملتا ہے ہیرا کالس کے بارے میں مورخ ہیرودت کا نظریہ ہے کہ ہیرا کالس کا شجرہ نسب ساندون سے ملتا ہے اور خود اس خاندان میں نینوس بادشاہ بہت طاقتور گزرا ہے ۔ جس کے نام پر نون قبیلہ مشہور ہوا ہے جو نینوس بن بلوس (بلوز) کی اولاد ہے ۔ بلوس بھی ایک قدیم خاندان ہے جو کہ بلہیسر (بلوس یا بلاوز) ناموں سے مشہور ہے ۔ اس سے پہلے اکاتی خاندان کی حکومت تھی ۔

اکاتی خاندان کے بعد بلوص اور اس کے بعد نون خاندان اور اس کے بعد آگرون خاندان کے لوگ یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ آگرون پہلا بادشاہ تھا کہ جس نے ایشیائے کوچک مقدونیہ اور لیدھیا کے بعد یونان پر بھی حکومت قائم کی۔ پھر جب کاندول اور اس کے بعد مرمناد خاندانوں میں لیدھی قبائل کی حکومت منتقل ہوگئی تو لاس خاندان کے لوگ کچھ ترکی میں اور بقیہ یونان میں منتقل ہو گئے۔ نیز کالس خاندان میں ملس بادشاہ ایک طاقتور بادشاہ گزرا ہے جس نے کالسوں کے بعد میلو خاندان کی حکومت سارد شہر میں قائم کرلی تھی۔

کھٹانہ

کتاب گنجینۂ گوجراں صفحہ ۱۳۸ کیمطابق یہ لوگ راجہ جے پال کی اولاد ہیں۔ جو کہ آریہ خاندان کے راجہ پانڈوں کی اولاد سے تھا۔ راجہ کھٹانہ جے پال کا پوتا تھا۔ جن کے نام سے یہ قبیلہ مشہور ہوا۔ حوالہ راج ترنگنی میں لکھتے ہیں،، ترلوچن پال پسر جے پال گوجر بورہ کہ با سلطان محمود 1019ء مقارمت کرد'' اس حوالے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعی کچھ قبیلے کشمیر گئے تھے۔ ڈاکٹر آر آر کھجور یہ لکھتے ہیں۔ (ص ۶۸) اس گوت کے گوجر بزرگوں نے جو کہانیاں بنائی ہیں وہ لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ ایک دن راجہ بانس کے مور اور ہونیگ نام کے دولڑ کے شکار سے جب واپس آئے تو انہوں نے بستر پر لے بھوجن کیا تھا اس وقت بستر پر کھانا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا اس وجہ سے برہمنوں نے ان کو اپنی قوم سے اس الزام کے ساتھ خارج کر دیا کہ یہ مسلمان ہوگئے اور بستر پر کھانا کھانے کی وجہ سے یہ کھٹانہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (اس پر اتفاق نہیں کرتے) پھر لکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو راجہ جیپال کی اولاد خیال کرتے ہیں۔ جسکی حکومت کشمیر سے سے لیکر جہلم پنجاب تک تھی۔ جب سلطان محمد سبتگین نے 1034ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس وقت راجہ جے پال نے اٹک کے مقام پر اسکا مقابلہ کیا۔ مگر وہ اپنے حملہ میں کامیاب نہ ہوسکا، اور شکست ہوئی، اس کے لڑکے انند پال نے دو سال تک لاہور میں حکومت کی اور بعد ازاں بیرونی حملوں کی تاب نہ لاکر کھٹانہ اور جے دیو کے لڑکوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ راجہ کھٹانہ نے بعد ازاں لاہور پر

حکومت کی۔ ان حالات کی تبدیلی کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ اس گوت کے گوجر کئی اور شاخوں میں بٹ گئے۔ جن میں گجگاہی، ٹوپہ، بھنڈر، بھوکیج، اور لوہسر وغیرہ شامل ہیں۔ شاہان گوجراں میں کھٹانہ قبیلہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ گوجرات میں زیادہ تر گوجر کھٹانہ نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ گرجر نے ایک مقام پر لکھا کھٹانہ کی حکومت لاہور سے قابل تک تھی اور غزنی پر ایک دوسرا راجہ اپنی الگ حکومت کرتا تھا۔ گجرات گزیٹر کے مطابق گجرات میں ان کے 120 دیہات ہیں ان کے پاس 955,107 ایکڑ سرسبز علاقہ ہے کاشتکاری کے لئے 85003 ایکڑ زمین ہے۔

مرزا اعظم بیگ اپنی کتاب ''گوجرات'' میں لکھتے ہیں یہ لوگ سورج وینسی کہلاتے ہیں۔ یعنی تنور اور اپنا سلسلہ نسب پانڈو تک پہنچاتے ہیں۔ راجہ جے پال ہندوستان کا مشہور راجہ تھا اس نے اپنی طاقت جہانگیری سے سلطنت کو بہت وسعت دی۔ جب سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا تو راجہ نے غیرت مند گوجروں کا بھاری لشکر تیار کر کے دریائے اٹک پر شمشیر خون چکاں و جان ستان سے اس کا استقبال کیا۔ دونوں میں زبردست لڑائی ہوئی۔ گوجروں نے غزنوی نژاد لشکر کے بہادروں کا بہت نقصان کیا۔ مگر غزنوی نے مقابلہ نہ کر سکا۔ نہ گوجروں کی شمشیر سے مطمئن ہوا اور سلطان غزنوی فتح و نصرت کا پرچم لہراتا ہوا غزنی کو واپس چلا گیا کچھ عرصہ کے بعد سلطان کے خوف سے سب کچھ چھوڑ کر پنجاب چلے گئے اور راجہ جے پال کا آفتاب اقبال اس سرزمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔ مہدی الزمان کھٹانہ بالاکوٹ نے اعظم بیگ کی تحریر کا ایک اور مقام پر حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جے پال کا بیٹا انند پال تھا جس کے دو بیٹے راجہ کھٹانہ اور راجہ جگدیو تھے، راجہ جے پال کی آٹھویں پشت سے بارہ پسر پیدا ہوئے جن میں ٹھیلا، اترا، وادہرا، راجہ کورا، مکھن، لکھن وخوشی کچھ پتہ نہیں ان کی اولاد کس طرف گئی مگر تاریخ گجرات میں صفحہ نمبر 356 پر لکھا ہے راجہ مکھن پال بالاکوٹ کے کھٹانوں میں نسب نامہ میں موجود ہے۔ مہدی الزمان مرحوم نے لکھا کھٹانہ گوجر بارہ فرزند کی اولاد ہیں جو راجہ جے پال کی آٹھویں پشت سے تھے، جن میں میر، خوشی، جیدا، رینا، جاول، ٹھیلا، رترا، اودیرا، کورا، کودلا، لکھن، شامل ہیں۔ شاہان گوجر میں ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ اصل میں راجہ دیوت والئی گوجرات

میواٹ کے پانچ بھائی تھے۔جنہوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی حکومتیں قائم کیں۔اس وقت میرے سروے کے مطابق گوجروں کی اکثریت گوت کھٹانہ ہے۔ضلع مانسہرہ میں شنکیاری، گدہ ٹبہ جوڑی، نیلی شنگ، چپڑی کوٹ، گیڈر پور بھرگڑ منگ، جبوڑی، کنڈ کوٹلی بالا، منڈھار، کڑمنگ بالا، داتہ، ترنگڑی، جالگلی، بسالہ، کڑمنگ پائیں، ہاتھی میرا، شکورہ کھن، چپڑ، جنگلوں شاہ ہوتر، دھاڑ، لیہوت، بگاڑ، کوٹ گلی، ندی سچہ، درہ شوال، تہ نہ، مٹورہ، اوپن، ڈبریاں، کیوائی، وین، منگ، جگن، کانشیاں، بالاکوٹ، ست بنی اور بڈھوار میں وغیرہ میں آباد ہیں۔کھیتیاں، دندر، مکھن موری، کانشیاں کھولہ، ترنہ، پلوئی، دادابنی سم، چڑبڑسم، ہاتھی، چڑی کوٹ، نیلی شینگ، شلبانڈی بھرگڑ منگ، مانسہرہ، کنڈ بالا بلی کوٹ بالاکوٹ وغیرہ میں آباد ہیں۔پنجاب چوہ سیدین بشارت اڈہ کے ساتھ ایک مزار جو کھٹان دربار سے مشہور ہے۔میاں اسحاق کھٹانہ بالاکوٹ سے ایک شجرہ کھٹانہ شائع کیا میاں ولی کہناری، بن میاں محمود دین، میاں محمد صدیق بن میاں فہرین، میاں منگ بن نور خان بن اسلام خان بن باغ خان بن چاہم خان بن پیادہ بن سامن خان بن جوجہ خان بن سلطان خان بن چار خان بن سلطان رتن خان بن سلطان روپ خان بن سلطان مہر خان بن راجہ مسور بہادر بن راجہ نجب پال بن راجہ سان سلتوق پال بن راجہ لکھن پال بن راجہ کھٹانہ بن راجہ انند پال بن مہار راجہ جے پال سلطان پنجاب اور افغانستان اور طرح چوبیس پشتوں کے بعد بالاکوٹ اور ہزارہ کے کھٹانہ سے جا ملتے ہیں (یہ شجرہ جدید تا قدیم کی طرف جاتا ہوا نظر آتا ہے۔ مولف)۔کھٹانہ گوت کے مشہور راجے: راجہ جے پال، راجہ انند پال، راجہ کھٹانہ، راجہ ویرن، راجہ کالمیہ، راجہ بھسم، راجہ لکھن، راجہ مواسی، راجہ منگ، راجہ مور، راجہ ملن، راجہ اجپال، راجہ رتن، راجہ اویرا، نانکر،

کھٹانہ قبیلے کا ایک شجرہ

بالا	کھندر	مالی	ھانڈو
جمن	حسن	فتح محمد	امین شاہ
لشکری	دریاخان	سلطان	احمد خان
بہرام	جانی خان	زربخش	شاذی
کہنوں	الدین	عطاقلی	معمد یار
قائم خان	راجہ رحمت اللہ	رحمت خان	غلام محمد
مقیم خان	حسین خان	وارث خان	فیض
بخش			
فن داد	صاحب زادہ	احمد خان	
محمد خان	-----	محمد بخش	
عہدولہ خان	-----	سلطان خان	
اللہ یار	-----		
محمد اسلم			

کھٹانہ گوت کی شاخیں ۔۔بڑگجر، بانتھ، بانیاں، بھنڈ، جنگل۔کھوکھر، ٹوپہ، ٹھلہ، آوانہ،، دہڑ، ڈوئی، لاٹیہ، گجگاہیہ، لوسر، نون، مراڑی، مکر، لودہ، کالدری، وغیرہ قدیم تاریخ گجر کے مطابق کھٹانہ، گوتیانہ ایک ہی گوت کے گجر ہیں۔یہ قبیلہ بھی قدیم ترین قبائل میں شامل ہے۔مورخ،، امین مرسلا،، یونانی نے لاطینی زبان میں ۳۳۰ ق م میں ایک تاریخ لکھی جس میں روم کا مکمل ذکر کیا گیا اس مورخ نے کھٹانہ قبیلہ سے بھی بحث کی ہے اور پرکوپ مورخ نے بھی پانچ سو سال ق م روم میں گزرا ہے اس نے بھی کھٹانہ قبیلہ کا ذکر کیا ہے۔۵۲۷ ق م میں بیلی زاد بیرانس بادشاہ نے اندال اور گت (کھٹانہ) قبائل کی ریاست پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی،

مورخ پرکوپ نے اس جنگ کا آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے (حوالہ تاریخ ایران باستان ص ۹۰) کدیا کث یہ الفاظ اور زبانوں کے مختلف ہونے کے فرق ہیں۔ سب سے پہلے اس قبیلہ نے اپنی یادگار عمان کے قریب ختا (کتانہ) بنیاد رکھی۔ عمان کے بعد قطان شہ و مشق کے قریب شام میں ہزاروں سال پہلے اس قبیلہ نے آباد کیا تھا۔ حوالہ تاریخ منجم البلدان ج ۳ ص ۳۴۷) یہ شہر آج بھی کھٹانہ کی یادگار کی سورت میں دمشق کے قریب باقی ہے۔ اس طرح کتانی جزیرہ صیقلیہ کے قریب ایک شہر تھا۔ جہاں قطان (کھٹانہ قبیلہ رہا کرتا تھا۔ (تاریخ منجم البلدان) دار پوش شاہ فارس کی جنگ کا ذکر کھٹانہ (گتانہ) ریاست کے ساتھ تفصیل سے ملتا ہے۔ سالموک کھٹانوں کا قدیم ترین بادشاہ گزرا ہے (حوالہ تاریخ ایران باستان ج ۳ ص۔ ۵۹۱) یہ قبیلہ گوتون (قطان) بن ایبرانوم بن امیم بن عملیق بن لود بن سام بن نوح علیہ السلام سے ہے۔ اس طرح بنوایبر کے نام پر ایبریا قبائل مشہور ہوئے ہیں کھٹانہ قبیلہ کی اصل مانے جائیں گے، شجرہ نسب اس طرح ہے ، گوتوم بن ایبرانیم بن ثمود بن غاثر (جاثر) بن ارم بن سام نوح۔ گوتون کے بعد آنو بانی کھٹانہ قبیلہ کا بادشاہ ہوا ہے جو کہ اوروک اور عراق مشہور شہر تھا گوتیانہ (کھٹانہ) قبیلہ کا پایہ تخت رہا ہے (تاریخ ایران باستان، ص ۱۶ تاریخ تمدن مشرق زمین، ص ۱۷۷) تاریخ ایران بابل شہر اور کھٹانہ کی جنگ کا ذکر کیا ہے جس میں اس قبیلہ نے بابل شہر کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اور اس قبیلہ نے بابل کے باشندوں کو زیروزبر کر دیا۔ بابلی بادشاہ نے کھٹانہ قبیلہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے لیکن بابل بادشاہ نے اسوری قوم کے بادشاہ کو اپنی لڑکی کا رشتہ دے کر اپنا ہم نوا بنالیا لیکن اچانک باقی عرب قبائل نے مشرق کی جانب بابل پر حملہ کر دیا و یک مدعی بر دو مدعی کی مشہوری ہو گی لیکن عیلام کے چیچن اور گوتیانہ و کلدانی قبیلوں نے آپس میں اتحاد کر کے اسویوں کی پیش رفتی کو روک دیا کھٹانہ قبیلہ کی بہت ساری یادگاریں اس وقت علیلام و بابل میں موجود ہیں۔ خاص کر سلمون بادشاہ کھٹانہ کی تصویریں اور اس کی یادگاریں شوش شہر میں موجود ہیں۔ مورخ رشید یاسمی اس قبیلہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بعض مورخین ان قبائل کا سلسلہ کلدانیوں سے ملاتے ہیں اور بعض قدیم عربوں میں شمار کرتے ہیں کچھ مورخین گوتی (کھٹانہ) لولوبی (لالی) اور کاسی (کسانہ) قبیلوں کی

اولاد کرد قبیلوں کو سمجھتے ہیں۔ کھٹانہ قبیلہ اتنا قدیم ترین ہے کہ کردی قبیلے اپنے آپ کو ان میں شمار کرنے کو فخر محسوس کرتے ہیں۔ (تاریخ کرد ۱۲، مورخ آقا رشید یاسمی) یہ قبیلہ دوسرے قبائل سے جدا ہو کر ایک مستقل قبیلے کی شکل اختیار کر گیا۔ اسی طرظ گوتیانہ قبیلہ جو کہ گوتیان بن ابرانوم کی اولاد ہیں انڈیا کے ہمارے ایک دوست نے مجھے معلومات دی ہے کہ راجھستان میں 1740ء سے لیکر 1947ء تک کھٹانہ گجروں کی حکومت رہی، یہاں کے کھٹانہ راجوں میں راجامدین سنگھ جو 1740ء تا 1745ء تک، راجہ وشنو سنگھ 1745ء تا 1780ء، راجہ دیوی سنگھ۔ 1780ء تا 1805ء۔ راجہ رنجیت سنگھ گجر، 1815ء تا 1827ء۔ راجہ ہند وپت کھٹانہ، 1827ء تا 1864ء، راجہ چتر سنگھ، 1864ء تا 1896ء راجہ ویر سنگھ 1935ء تا 1947ء راجہ چران سنگھ، 1935ء تا 1947ء (حوالہ ویر گجر انڈیا) شارٹ ہسٹری آف گرجر کے باب ۳ کھٹانہ کا ذکر کرتے ہوئے علی حسن چوہان لکھتے ہیں کہ،، کھٹانہ گجر پورے برصغیر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور دو جے پال کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انند پال کی شکست کے بعد کھٹانہ گجروں کی ایک ٹولی دریائے ستلج عبور کر کے دوسا (راجھستان) میں آباد ہو گئی۔ بعض وجوہ کی بنا پر انہوں نے کچھ نسلوں بعد دوبارہ نقل مکانی کی۔ دریائے گنگا کے شرقی جانب اس خاندان نے پودایاں کے مقام پر قلعہ تعمیر کیا۔ دہلی کے شہنشاہ شاہ جہاں نے قلعے کو فتح کر کے انہیں وہاں سے نکال دیا۔ اس نے قلعے کو مسمار کر کے اس کی جگہ شاہ جہاں پور بنایا۔ یہ کھٹانہ جھانسی ڈوژن میں وندھیا چل پہاڑوں کے دامن میں حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا مرکز شمشیر گڑھ تھا۔ برطانوی دور حکومت میں یہ ایک ٹریٹی سٹیٹ تھی جس کے حکمرانوں کو برطانوی حکومت گیارہ توپوں کی سلامی پیش کرتی۔ شمشیر گڑھ کے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ کھٹانوں کا جد امجد کیدار رائے تھا۔ یہ معزز شخص حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تھا۔ اس کی نسل میں بتدریج لاکھن پال، سوم پال، جگ پال، ست پال، جے پال اور آنند پال تھے۔ ان میں آخری لاہور اور کابل کا حکمران تھا، البیرونی (یہ تحقیق دان تھا جس نے ایک وقت میں کئی موضوعات پر کام کیا یہ محمود غزنوی کے دور میں خوارزم سے ہند آیا اس کا اصلی نام ابوریحان تھا جو مسلم تھا) بیان کرتا ہے کہ کلر، سمند، کملو، بھیم

اور راجے پال بتدریج حکمران تھے۔ جب کابل کو غیر ملکی مسلمانوں نے فتح کیا تو کابل کے کئی افراد مسلمان ہوئے۔ انھوں نے اقرار کیا گائے کا گوشت کھانے اور اغلام بازی کا پابند نہیں ہوں گئے۔ درحقیقت للیا، اور بھیم بتدریج برہمن وزیر یا سمنت تھے۔ اور وہ کابل کے کھٹانہ گجروں کو خراج دیتے ہیں۔ مشرقی پنجاب کے اندر تمام ساپدہ جوگی مسلمان ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں گاوں ڈم جھیراو ضلع سہارنپور کے ایک بڑے جاگیردار چوہدری محمد بشیر کھٹانہ نے مجھے بتایا کہ اس کی وجہ تو اسے معلوم نہیں لیکن کھٹانے نہ مور کو مارتے ہیں اور نہ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ یہ رسم ان کے ہاں نسل در نسل تک چلتی ہے۔ ۱۹۶۹ء میں صوبہ سرحد ڈی آئی جی بوستان خان کھٹانہ نے مجھے پشاور میں بتایا کہ غیر ملکی مسلمانوں کی آمد کے وقت یہ پہاڑ موروں سے بھرے پڑے تھے جواب نہیں ۔ مور کھٹانوں کا امتیازی نشان تھا۔ یہ نشان مہروں اور جھنڈوں پر لگایا جاتا تھا۔ اس سے یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ جب چودھویں صدی عیسوی میں کشمیر کے حکمران زین العابدین شاہ نے اپنی سلطنت میں موروں کو مارنا سے منع کر دیا کشمیر کے اس خاندان کا بانی شاہ میر خود کو پانڈو کی اولاد ہونے کا دعوی کرتا تھا،، (حوالہ تاریخ فرشتہ)

کالا چوری، ڈائل شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق کھشتریوں کے ایک خاندان کلچوری نے مرکزی ہند میں ڈاہا یا ڈائل میں حکومت کی۔ لفظ کلچوری مختصر ہو کر کالا چوری میں تقسیم ہو گیا اور اس طرح مختلف علاقے میں کالا اور چوری دو قبیلے بن گئے۔ ایک تیسری شاخ اپنے آبائی علاقے کے نام سے ڈاہو یا ڈائل یا ڈاہو ہی کہلائی۔ ویدک دور کے کھشتری قبیلہ ہہیا کی شاخیں کالا اور چوری تھیں۔ ہہیا قبیلے کا نام اب کہیں بھی نہیں استعمال ہوتا لیکن اس کی گوتیں یا شاخیں کالا، چوری اور ڈاہا وغیرہ گرجروں میں شامل ہیں۔ کوکل دیوا کالا چوری کی بیٹی کی شادی قنوج کے پرتہار گرجر بھوج دوم کے ساتھ ہوئی تھی۔ کالا گجراں کے لوگ کالا قبیلے کے لوگ کالوں بھی کہلاتے ہیں اس نام پر فیصل آباد میں کئی گاوں آباد ہیں۔ رانا صاحب نے کچھ رشتوں کا حوالہ بھی دیا اور آخر میں لکھتے ہیں کہ ڈھونڈ، ڈھنڈ یا ڈھنڈ ایک ہیں اور گرجروں کے اسی قبیلے کی شاخ

ہیں۔ جنہوں نے راجھستان کے ایک علاقے پر حکومت کی جو اس وقت ڈھونڈار (موجودہ جے پور) کہلاتا تھا۔ ضلع پانی پت میں گرجروں کا ایک گاوں ڈھونڈار موجود ہے۔ گرجروں میں ایک قبیلہ ڈھنڈ موجود ہے جس کے لوگ ڈھنیڈہ کہلاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرب کے لوگوں کے استعمال سے اس لفظ نے تین شکلیں بدلیں۔،، (میری رائے کے مطابق یہ تینوں اقسام کے گجر ایک ہیں جو موجودہ اشکال میں ڈھینڈے کہلاتے ہیں۔۔۔ کلوروی)

کسانہ ڈاکٹر آر آر کھجوریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ کسانہ چھالہ، برانہ، بجاڑ، گورسی، اور منیم کھشتری ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جبکہ گنجینہ گوجراں کے مطابق کسانہ کا دعویٰ ہے کہ ہم تینوں گورسی، کسانہ، برکٹ ایک ہی خاندان سے ہیں۔ وجہ تسمیہ یون بیان کرتے ہیں۔ ہمارے مورث اعلیٰ کا نام کشان یا کسانہ تھا اور اس کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ 1555ء میں مغل اکبر کے ہمراہ کشمیر کی لڑائی میں آئے جب کشمیر فتح ہو گیا تو کسانہ نے کشمیر کا خوش نما علاقہ دیکھ کر اکبر بادشاہ سے درخواست کی کہ ہم یہیں رہنا چاہتے ہیں۔ اکبر نے اجازت دے دی۔ یہاں پر کسانہ نے بینارے آباد کیے۔ پھر گوجرات جہلم اور ہزارہ میں آباد ہوئے۔ (نوٹ 1555ء کا حوالہ غلط درج کیا ہے۔ کشان خاندان کی تاریخ ابتدائی صدیوں میں ملتی ہے۔ (کلوروی)۔

گوجرات میں مل، جھنڈو، ہربس پور، چک پیرانہ، کوٹلی کوہار، کوٹلہ، ڈھینڈہ، سانقل، دیے والی، کھوڑی، ندھیر، نون، چھندو، چک میانہ، بجن کسانہ، نندووال، لوہسر، چکوڑی، بھلوال، چچیاں، لقمان، قاضی چک، سانگو، دھنی، کاٹیلہ، پھاؤ گھٹ پور، شیخو چک، کراڑ بوالہ، ڈھولہ، جوڑا، بن کالس، چور چکوڑی، جاتیرہ، کلاں، موجیانوالہ، دھکڑانوالی، مغیرہ میں آباد ہیں۔ کسانہ راجگان میں سے راجہ بھیم دیو 1418ء میں ریاست جموں وکشمیر اور مالوہ کے کچھ اضلاع پر حکمران تھا۔ جس نے کھوکھروں کو سخت نقصان پہنچایا۔ آخر کار راجہ بھیم دیو قتل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لشکر میں افراتفری پھیل گئی۔ شاہان گوجراں میں لکھا ہے کہ کسانہ ایک قوم ہے۔ ان کے مورث اعلیٰ

سلطنت مغلیہ کے عہد سے قبل منادر ضلع جموں میں آیا اور وسیع رقبہ پر حکومت کی (یہ غلط ہے کسانہ قدیم گوت ہے جس کا حوالہ درج ہے۔ مولف)۔ اب بھی یہ علاقہ منادر کسانہ قوم سے آباد ہے۔ آبادی بڑھنے سے یہ لوگ ہجرت کر کے گوجرات میں آباد ہوئے۔ جہاں ان کے نام پر اب بھی کئی دیہات آباد ہیں۔ اس گوت کے مولوی محمد کمال الدین خان بہادر فتح محمد، مولوی محمد دین صاحب بااثر اور صاحب ثروت لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ضلع مانسہرہ اور بٹگرام میں کسانہ گوت کے درجہ ذیل موضع جات اور مقامات ہیں۔ بالاکوٹ، کانشیاں، کھولہ، ترنہ پلوئی، دارہ بنی سم، ہاتھی، نیلی کوٹ، بھوکڑ منگ، ہلی کوٹ کنڈ بالا وغیرہ شامل ہیں۔ اس قبیلے کو عربی میں بنی کیسان کے نام سے ذکر کرتے ہیں اور پھر قیس اور کیس دونوں طرح سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قبیلہ سب سے پہلے یمن میں آباد تھا۔ اس کے بعد چند خاندان اس کے مصر کی طرف ہجرت کر گئے اور چند خاندان بحر عمان کے جزیرے میں آباد ہو گئے۔ اس جزیرے کے نام کیس اسی قبیلہ کی یادگار آج تک موجود ہے۔ بحر عمان کے بعد یہ قبیلہ ژاگروس کے پہاڑوں میں آباد ہوگا (حوالہ منجم البلدان۔ص ۴۳، ۶۲، ۴۶۲، لسان العرب ج۔۴۔ص ۳۴۴) ابن ماکولا کہتا ہے کہ عراقی اس لفظ کو،، کوس،، کہتے ہیں ان کے قدیم کتبوں میں،، کش۔۔ لکھا ہوا ملتا ہے لیکن خود اس خاندان کے لوگ اپنے کس (کسانہ) تلفظ کرتے ہیں۔ دکتور محمد معین ایرانی لکھتے ہیں کہ کسان اور کیسان، کاشان کا تلفظ ہے۔

بی ایس ڈاہیا نے بھی کشان پر تحقیق کی، کہتے ہیں کہ قدیم خروشتی رسم الخط کے کتبوں میں یہ کھشان اور گشان پڑھا جاتا ہے 1834ء روالپنڈی کے ایک گاؤں منکیالہ سے کتبہ دریافت ہوا ہے جس پر گس ہان لکھا تھا یہی نام سن 122 کے ہزارہ کے مقام دریائے سندھ کے کنارے کتبے پر بھی لکھا ہوا تھا۔ پہلے کتبے کا ترجمہ،، لالہ، مہاراجہ کنشک کے خاندان گشان کا محافظ۔ دوسرے کتبے میں کنشک کو لالی بھی لکھا گیا جو گجروں کی گوت ہے۔ (لالی پر اتفاق نہیں کرتا) کشانہ شہرالستان کے دیہاتوں میں سے ایک ہے جو اس قبیلے کی یادگار ہے (لغت نامہ از دکتور محمد معین ایرانی ص ۵۱۸) ۲۸۰۰ ق م میں (داوورک) میں آکر (گوتیانہ) قبیلہ کے ساتھ

ملکر کیش قبیلہ کے لوگوں نے بابل میں سومریوں کو نکال کر سامی قبائل کی حکومت قائم کی۔ اور طائفہ خود اس سے قبل کاشوش کے نام سے مشہور تھا اور عیلام سے ان کا سلسلہ بتایا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ عیلام (مغربی ایران) سے لے کر بحر قزوین (کاسین باختر خراسان، افعانستان موجودہ) سے یونان تک انہی کی حکومت تھی لیکن جب عراق پر کاشوش حکومت قائم ہوئی تو کاشوش قبیلہ نے جو کہ ان کے اجداد میں سے تھا، عیلام اور ترکی اور سوریا کی طرف رخ کیا اور کس (کسانہ) خاندان کی حکومت مانشو کسانہ بادشاہ نے عراق پر قائم کر لی۔ (تاریک ایران باستان ص ۱۱۵، ۱۳۰) کسانہ نے کاتیست میں چھ سو سال حکومت کی ۴۵ بادشاہ یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے کسانہ کا آخری بادشاہ کان داش کو ہم قومی عیلامی بادشاہ نے مار بھگایا اور عراق پر خود قابض ہو گیا۔ بعض مورخین نے کشانہ (کسانہ) خاندان کو کھٹانہ اور لولوبی خاندان کا جانشین لکھا جب کہ دوسرے مورخین ان کو ایبریا بیان کرتے ہیں۔ مورخ سید محمد علی گلزیز لکھتے ہیں کہ کوسیانہ خاندان کے لوگ جب بابل میں آئے تو دوسرے ہم قومی ایبریا قبیلوں کی طرح گوجری زبان بولتے تھے اور گھوڑوں کی پرورش میں مہارت رکھتے تھے بلکہ اشوریوں نے کوسیانہ، لالی، گوتیانہ اور چیچی قبیلوں سے گھوڑوں کی پرورش اور ان کی سواری سیکھی جاتی تھی۔ اس طرح جنگی مشقیں اور تلوار کا استعمال گھوڑ دوڑ میں سیکھا کرتے تھے (تاریخ باب، جنات قذوین، ص ۲۰، تاریخ ہیرودت ص ۲۱۷) یونانہ مورخین کہتے کہ سیانہ خاندان کے لوگوں نے اشوری، ہخامنشی، مقدونی اور یونانی قوموں سے ہمیشہ اپنی خودمختاری کی حفاظت کی ہے۔ سکندر رومی کے ساتھ کئی جنگیں لڑی ہیں اور تمام گرجی قبائل کو سکندر کے مقابلے میں منظّم کیا لیکن پاکتیں بادشاہ کے گرفتار ہونے کے بعد تیرنی، مہسی، کیما، سلوکی وغیرہ ہم قبیلے لوگ جدا ہو گئے اور کاشان خاندان میں پھوٹ پڑ گئی جن کا شیرازہ بکھر گیا۔ گجرات گزیٹر کے مطابق اس گوت کے 17 دیہات ہیں 10550 ایکڑ زمین کے مالک ہیں۔ کاشتکاری رقبہ 8361 ایکڑ ہے۔

کسانہ یا کشان خاندان کا تاریخی حوالہ

تاریخ پاکستان مصنف یحییٰ خالد نے لکھا کہ وسط ایشیاء کے تین خانہ بدوش قبائل ایسے تھے جن پر چین کے ہاں حکمرانوں کے حملے جاری رہتے تھے تاکہ وہ سرزمین چین کے کسی حصے پر قبضہ نہ جما سکیں۔ان تین قبائل کو چینی زبان میں ،،شیونگ نو یا ہیونگ نو یا ذیونگ نو اور دو سون اور یوچی یا یوچہ کہتے تھے۔ یہ وہی لوگ تھے جنہیں مغرب میں ہن یا سفید ہن اور ہمارے یہاں سنسکرت اور پالی زبان میں سنا کہا گیا اور یوچی وہ لوگ تھے جنہیں چینیوں نے بھی یوچی کہا اور ہماری قدیم کتاب تاریخ پاکستان میں یہ کشان لوگ خانہ بدوش تھے۔جو اپنے جانوروں کے ساتھ دور دور تک جاتے تھے۔چھوٹے یوچی شمالی تبت میں جاکر آباد ہوگئے اور بڑے یوچی باختر کی طرف نکل گئے جب بڑے یوچیوں نے باختر باخر کے علاقہ میں قدم رکھا تو وہاں کی سرسبز سر زمینوں پر آباد ہوگئے۔ایک اور جگہ لکھا ہے جب تایوچی (بڑے یوچی) تاہیا پر قابض ہوگئے تو چینی سفیر چانگ چین تقریباً 126 ق م میں آکر ملا تھا۔اور اتحاد کی پیش کش کی تھی۔کشان کے پانچ بڑے قبائل تھے اسطرح چینی تاریخ میں کشان قبائل پر کئی کتب لکھی جاچکی ہیں،اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسانہ گجروں کا قدیم قبیلہ ہے۔کہا جاتا ہے اس کے سکوں پر خروشی میں اس کا نام کجول کسس اور بعض جگہ پر سس لکھا ہوا ہے۔اس نے باختر میں اپنی سلطنت کی بنیاد ۴۰ء میں رکھی یعنی وادی سندھ میں پہلویوں کے خاتمے سے آٹھ سال قبل۔مورخین اُسے کیڈفسیز واں یا کس اول کے نام سے یاد کرتے ہیں۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق کشان خاندان بائبل قدیم ایران کے مشرقی علاقے موجودہ افغانستان میں کُش کہلاتے تھے وسطی ایشیاء کے لوگ اسے ہندوکش کہتے تھے۔جب کنشک کو اقتدار ملا تو وہ کشان کہلانے لگے۔جنرل کنگھم نے بھی ان کو گرجر لکھا۔یہ لوگ اپنے آپ کو راجہ کُش کی اولاد مانتے ہیں۔کش اس علاقہ میں قیام تھا اور یہیں دفن ہوا۔اس کے والد رام چندر جی نے اس علاقہ کا دورہ کیا تھا۔کش نے ایک پتھر پر اپنے والد کے بالا خانے کو محفوظ کرلیا۔رام چندر جی کا بالا خانہ عبادت گاہ کے حوالہ سے آج بھی وادی

سوات میں موجود ہے۔کنشک کے سکول میں کنشک کے لباس اور جوتوں سے پتہ چلتا ہے کسی بلند پہاڑی مقام کی ٹھنڈی آب و ہوا میں رہتا تھا۔کشانوں نے آرٹ اور تمدن کی بہت خدمت کی انہیں ۱۹ویں صدی کے یورپی لوگوں نے اسے گندھارا آرٹ کا نام دیا اور پشاور کا نام بھی گندھارا کے نام پر رکھا۔ان کا یہ دعویٰ ہے ہم رام چندر جی کے چھوٹے بیٹے کش کی اولاد ہیں۔،،

مہاراجہ کجول کسس اول۔۔وسط ایشیاء کے پہلے کشان بادشاہ کا قدیم چینی تحریروں میں کیوں چھیو کی اولاد کہا گیا ہے۔اس کا پائیہ تخت باختر تھا۔تھوڑے سے عرصے میں اس نے باختر سے آگئے بڑھ کر کا ٹی پن پر قبضہ حاصل کرلیا کاٹی پن سے مراد کاپشتی ہے جسے اب بگرام کہتے ہیں۔کیو چھیو کی او نے مہاراجہ گنڈاپر کے خلاف بھی فوج کشی کی تھی لیکن اسے کامیابی نہ حاصل ہوسکی البتہ مہاراجہ گنڈپر کی وفات ۴۸ء کے بعد وہ وادی سندھ پر قبضہ جمانے میں کامیاب ہوگئے۔ہمارے ہاں اس کے سکے ملے ہیں ان پر ایک طرف یونانی رسم الخط میں اس کا نام،،کجولا کیڈفسیز لکھا ہے اور دوسری طرف خروشی خط میں بعض جگہ کجول کسس اور بعض جگہ کجوں کچھ سس لکھا ملا ہے۔ایک سکے پر لکھا ہے کجول کسس کشان یا وگس دھرم تھیا اس مطلب یوں ہیں کہ کجول کسس کشانوں کا سربراہ دھرم داس ایک اور سکے پر لکھا تھا مہاراجہ راجہ دھیراج (عظیم بادشاہوں کا بادشاہ) ایک اور سکے پر لکھا تھا۔کچسس سچا دھرم تھی داس (کفس سچا دھرم کا غلام) اور جگہ پر کیول کچسس۔اس کے سکوں پر یونانی دیوتاؤں ریوس اور ہرکلیس کی تصویریں ہیں۔اس کے علاوہ بیل اور کوہان والا اونٹ بھی ہے۔ایک جگہ گوتم بدھ کی تصویر بھی ہے۔ڈاکٹر وانی کے مطابق سرکپ اور شخیان ڈھیری کی کھدائیوں سے یہ بات حتمی طور پر ثابت ہے اس علاقہ کو کجول کسس ہی نے فتح کیا جو کشان سلطنت کا بانی تھا۔اس کی عمر اسی سال تھی۔جو کہ ۷۸ء میں فوت ہوا۔اس کے بعد اس کا بیٹا دیما کسس دوم تخت نشین ہوا۔جبکہ اس دور کے سکوں میں اس کا نام اُوا ایمو یا و یمو لکھا ہوا تھا۔اس دور کے بہت سکے ملے ہیں۔ان کے سکوں سے یہ پتہ چلتا ہے اس کی حکومت دور دور تک تھی جو کہ وادی سندھ سے لیکر بھارت بنارس تک تھی۔چینی مورخین

نے اس کی حکومت کی بڑی تعریف کی۔ کہتے ہیں اس کی حکومت کو متھرا تک پھیلایا ہوا تھا۔ متھرا کے قریب ایک جگہ ست نامی ہے وہاں پتھر کا مجسمہ ہے۔ کشان سلطنت اور علاقے پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اس کی (کسانہ، کشان) تاریخ مغلیہ دور سے نہیں بلکہ ابتدائی صدی عیسوی کے حوالے ملتے ہیں۔ کشان سلطنت کا ذکر قدیم تاریخ ہند کی کتابوں کے اندر باقاعدہ ملتا ہے جو غیر گجروں نے لکھی ہیں۔

کھاری شاہان گوجراں کے مطابق اس گوت کے گوجر مختلف دعوے کرتے ہیں۔ کبھی گکھڑ، کبھی گوجر پنوار راجپوت ظاہر کرتے ہیں۔ (یہ گجر ہیں مولف) ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا مورث اعلیٰ خیر محمد تھا جو بعد میں کھیرا مشہور ہوا۔ کھاری گاؤں انہی کا آباد کردہ ہے۔ کھاریاں کے علاوہ یاسریاں، پچھیاں، دھڑ، نونا والی، رتے والی، کسانہ، چک شکری لاریاں میں بھی ان کی جاگیریں ہیں۔

گنجینۂ گوجراں صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے کہ دیدڑ، کھاری اور مہیسی راجہ سرویہ کی اولاد ہیں۔ راجہ سرویہ جو بنسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کے تین بیٹے تھے جن کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ ضلع مانسہرہ میں کھاری گوت کے لوگ مانگلی بالاکوٹ، کشتواڑ، وغیرہ میں رہتے ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق کسانہ یا کاشان قبیلہ قدیم ترین اصل الاصول میں سے ہے۔

کولی اس گوت کے گوجروں کا آئین اکبری میں بھی حوالہ ملتا ہے۔ یہ گوت کولی گوجرات انڈیا اور پاکستان میں کئی علاقوں میں موجود ہے۔ یہ اپنا شجرہ بکرماجیت تک پہنچاتے ہیں۔ یہ راجہ کوہل کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ گنجینۂ گوجراں میں لکھا ہے کہ یہ خاندان راجہ جگدیو کی اولاد میں سے ہے۔ جگدیو کا لڑکا کوہل تھا جو کہ ایک بہادر سپہ سالار اعظم تھا۔ اس نے بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔ اور اپنی بہادری کا سکہ جمایا، اسی کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ جو راجہ بکرماجیت کی اولاد کا دعویٰ آئین اکبری نے کیا ہے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ بکرماجیت چوہان تھا۔ کولی گوت کے گوجروں کا بہت جگہ پر ذکر آیا ہے۔ تاریخ فرشتہ مین بیان ہے کہ گوجرات کاٹھیاواڑ پر تغلق

خاندان نے زبردست حملہ کیا جہاں کولی حکومت تھی۔ تمام کولی تلواریں لے کر میدان میں نکل آئے اور شاہان تغلق کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر میدان کو لاشوں سے بھر دیا۔ یہاں تک کہ تغلق جان بچا کر بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ گنجینۂ گوجراں میں ان کا شجرہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ راجہ جے پال، انند پال، جگدیو، راجہ جگہ، راجہ کولی۔۔۔۔ ضلع مانسہرہ میں بسیاں، کھنگری کھولہ ٹھنڈی، کائیاں، برگا بیلہ جبوڑی پنجول سچیاں، کنڈ بالا مانگلی بالاکوٹ مین آباد ہیں۔ انڈیا سابقہ صدر ممنوہن سنگھ کی گوت بھی کولی ہے۔ شاہان گجر کے مطابق آئین اکبری میں کولی بہادر گجروں کو قلعون میں متعین کیا ہوا تھا جن میں جھارا بار رہا قلعہ میں دوسو دس محافظ کولی گجر تھے اس کے علاوہ کرنج قلعہ سوسوار اور پانچ سو کولی پیادہ تھے، مشدہ میں ۵۰ سوار اور پانچ سو پیادہ تھے، موراسہ ایک سو سوار دو سو پیادی کولی گجر تھے، اس کے علاوہ بھی موراسہ قلعہ، ہرموڑ، پتن، ہماپور، بڈنگر، تھروارہ، راوھن، سمی، کاکرنخی، مونجپو، موروارہ اور ولسیہ قلعوں میں کئی سوسوار اور پیادے تعینات کئے گئے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کولی گجروں کی بہادری کی ایک زندہ تاریخ ہے۔۔ قدیم تاریخ گجر میں عبدالغنی الزہری الشاشی نے کولی کو عربی فارسی تحقیق کے دوران کلگان، گالیاں یا گالی اور کالوخیل نام سے پکارا گیا کہتے ہیں جب سلوکی اور کولی قبیلہ میں جنگیں ہوئیں اور سلوکی سکندر اعظم کے طرفدار ہو گئے اور گالی یا کولی قبیلہ برسرپیکار رہا۔ جب آنپوخوس شلنوگی نے ۲۸۱ ق م میں اپنے والد کی وفات کے بعد حکومت پکڑی تو بحری اور بری فوجوں کو مستحکم کیا اور رومیوں کی مدد سے سوریا میں اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ پھر کولی اور آنخیوس قبیلہ کے درمیان جنگ ہوئی جو کہ ایک صدی تک جاری رہی اور ۲۸۰ ق م میں مقدونیہ کی تباہی ہوئی جو کولی قبیلہ کا مرکز تھا آخر کار کولی قبیلہ نے تمام گرجی قبائل کے اتحاد سے یونان پر حملہ کیا اور اس کو غارت کر دیا یونان قتل غارت کی آماجگاہ بنا دیا۔ پھر یونانی متحد ہو گئے اور دلف شہر سے کولی اور ایبریا قبائل کو شکست دے کر یونان سے نکال دیا۔ یہ قبیلہ خدا کا قائل تھا بت پرستی کے خلاف تھا (تاریخ ایران باستان) کولی قبیلہ کو ہیرودت نے لاکدامونی کی شاخ لکھا ہے موجودہ انقرہ وترکی دارالخلافہ کا قدیم نام، گالیانہ، تھا جو کولی قبیلہ کا مرکز تھا (تاریخ ایران ج ۸)

خاندان کھپیڑ (کھرپر، کھاپڑ) راجہ جگدیو پوار جو 1150 میں وفات پائی ان کا شجرہ ان کے ساتھ ملتا ہے کہا جاتا ہے رانا سنگھو پوار دھارنگری سے 1236ء میں سیالکوٹ کے علاقہ میں آیا اور مسلمان ہو گیا اس زمانہ میں دریائے راوی اور نالہ جھ کا درمیانی علاقہ ماہودیس کہلاتا تھا اس پر جھان گوت کے راجہ جے سنگھ کی حکمرانی تھی جب وہ انتقال کر گیا تو اس کی اکلوتی بیٹی تخت نشین ہوئی یہ لڑکی دنیاوی کاموں سے نفرت کرتی تھی اس لئے اس نے شادی تک نہ کی رانا سنگھ اور روڑا نے جے سنگھ کے لئے بہت کھیپ حاصل کی تھی اس لئے یہ کھپیڑ (سپہ سالار) مشہور ہوا ان کی اولاد کھپیڑ کہلائی۔ راجہ جگدیو کے شجرے سے رانا ہنکل رائے، رانا ہرنام رائے، راجہ بوکن، رانا ہنکل رائے کی اولاد ہنکلہ ہے راجہ بتر کا بیٹا رانامان سے راجہ سنگھو اور راجہ روڑلہ ہو گزرے ہیں رانا سنگھو سے رانا سنگھو پوار، اچھا، ممتاز، کولا، متوالا، سولا کی، صالح، جیون (جو شیر کا شکار کرتا تھا) باجا، فتوحی، پداء، سیدا، سلطان بخش، بہادر، بہلو، فتح محمد، سلطان احمد۔ لفظ کھپیڑ کے لفظی معنی کھیپ والا (سپہ سالار) یہ گوت پاکستان میں آباد ہے۔

گجگاہیہ گج کے معنی ہاتھ کے ہیں۔ مگر راج گنج جس نے گجنی (غزنوی) شہر آباد کیا تھا۔ یادو ونشی تھا۔ مہاراجہ ہرش کا باپ پربھاکر ودھن گندھارا (قندھار) کے ہاتھی کیلئے مہلک بیماری تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ خاندان چھٹی صدی میں شمالی بلوچستان اور قندھار پر حکومت کرتا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ۔ یہ لوگ سکندر اعظم کی فوج میں ہاتھیوں کے رسالہ میں سپہ سالار تھے۔

گورسی تاریخ آئین اکبری میں گورسی کو گراسیہ کا لقب دیا گیا۔ بعض نے لکھا ہے چین کی کوسا یا کوسی قوم گورسی کہلاتی ہے یہ بہت بہادر گوجر ہیں۔ گورسی گوت کے راجہ دکن سے لاہور آئے۔ اور گردونواح میں حکومتیں کیں، اور پورے ملک و کشمیر میں چھا گئے۔ بھاگو نامی شخص کا تعلق بھی گورسی گوت سے تھا۔ چوہدری رحمت علی اور صفی محمد عبداللہ کا تعلق بھی گورسی گوت سے تھا۔ تاریخ گرجر کے مطابق گورسی خاندان ایک نہایت قدیم و معزز خاندان کہلاتا ہے۔ جو متھرا کے نند مہر کی

اولاد ہے۔ نند مہر نہ صرف راجہ تھا بلکہ اپنے زمانے کا ولی اللہ مانا جاتا تھا، سب سے پہلے ضلع گوجرات اور کھاریاں میں تشریف لائے پھر وہاں سے نقل مکانی کر کے پونچھ۔ رواں، ناگ بل جو پتری، شکر دانی وغیرہ میں آ کر آباد ہوئے۔ راجہ مہر جمال کا فرزند راجہ مہر عبداللہ تھا۔ جن کے تین بیٹے میرا اکبر اور میر نور عالم تھے۔ جسکی اولاد کشمیر میں آباد تھی۔ مہر نور جمال کا دادا مہر نور کل گورسی تھا جن کے چار بیٹے تھے علی محمد دیول کے رنجیت سنگھ کے زمانہ میں والی حاکم تھا۔ جن کی اولاد ۱۹۴۷ء میں مہر علی خان علاقہ گلاب گڑھ کے جاگیردار تھے۔ جو آج کل ایبٹ آباد نواں شہر میں رہائش پذیر ہیں۔ بعض مقام پر لکھا ہے یہ راجہ سُد یا راجہ سدیو کی اولاد سے ہیں جن کے تین بیٹے تھے جو گورسی، کسانہ اور برکٹ کے نام سے مشہور تھے جن کا شجرہ کشن سے ملتا ہے۔ گورسی خاندان کے راجوں میں کمی نہیں جن میں راجہ بھوج نے 75 سال حکومت کی۔ راجہ ورل سین نے 70 سال اور کشمیر میں آزاد ریاستیں قائم کیں۔ راجہ مادھو 47 سال بنگال پر اور راجہ سمت بھوج 48 سال، راجہ جنیت 78 سال، پرتاب 45 سال، راجہ بھوارث اور راجہ کدیو وغیرہ نے 62 سال حکومت کی ۔ کتاب جموں وکشمیر (ص۶۲، ۶۳) کے مطابق گورسی خاندان، کسانہ، کھٹانہ، اصلی گوجر کہلاتے ہیں۔ ان گوجروں کا کاٹھیاواڑ میں کافی عرصہ اقتدار رہا۔ گورسی گوت کے گوجروں کے متعلق بہت سی کہاوتیں ہیں۔ جو شادی بیاہ کے موقع پر سنی جاتی ہیں۔ اس گوت کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس گوت کے گوجروں کو سانپ کے کاٹے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس بارے میں کئی مختلف کہاوتیں ملتی ہیں۔ میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے بغیر کسی دم کے ایک گجر گورسی کا سانپ کے ساتھ کھیلتا ہوا خود میں نے دیکھا۔ اس کا یہ دعویٰ ہے سانپ گورسی کے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔ جس طرف گورسی کا عکس ہو گا اس سے دور سانپ رک جائے گا۔

ایک اور کتاب گنجینۂ گوجراں حصہ اول ص۱۳۲ پر لکھا گیا ہے۔ ان لوگوں کی جے پال کے پوتے راجہ گورسی کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب اس خاندان سے حکومت چھین لی گئی تو گورسی کچھ قبیلے جموں وکشمیر میں چلے گئے اور وہاں پر گورسی نام پر گاؤں آباد کر لیے۔ تین پشتوں تک وہاں رہے اور پھر گورسیوں کا لڑکا انچل اپنے آبائی وطن کی

طرف دوبارہ لوٹا۔اس نے ایک گاؤں پھا گو گوجرات میں آباد کیا۔اور پھر مزید گاؤں آباد ہوئے۔ مغلیہ عہد میں کئی گاؤں وشہر کے مالک بنے۔شجرہ گورسی کے بارے میں مختصریوں بیان کیا جاتا ہے راجہ جے پال۔کھٹانہ انند پال۔جگد ادگورسی۔انچل۔پھاگو۔پال رائے۔جوہڑا۔بدھارا۔مہرھار ۔حیال۔ہون۔پسر۔راجہ ساناپال۔راجہ ہرسا۔کانکا۔وامدو۔ماجھی۔پھیلو۔مہرو۔بوکن تھووغیرہ وغیرہ۔پنجاب میں کئی مقامات پر گورسی قبیلے کے گوجر آباد ہیں۔کشمیر میں گورسیوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ضلع مانسہرہ میں اچھڑیاں،گڑمنگ،گیکی،بالاکوٹ،دھاڑ،ایبٹ آباد میں کلور،ٹنکولہ، نواں شہر،وغیرہ آباد ہیں۔گورسی بالا کشمیر،جہلم میں گاؤں گورسیاں،چیچنیا،سلواکیہ اور ایران میں تین شہر گورسی نام کے دریافت ہوئے ہیں۔قدیم تاریخ گجر کے مولف نے جس نے ۵ ہزار پرانے واقعات (عرب ممالک اور وسط ایشیاء) پر تحقیق کرتے ہوئے گورسی قبیلہ کو کروسیان یا غروسیان کا نام دیا ہے کہتے ہیں قرس ایک پہاڑ ہے۔حجاز میں جہاں کبھی جہینہ قبیلہ کے لوگ رہا کرتے تھے اور بنی خظلہ اور بنی نضیر قبیلوں کے علاقہ میں بھی غرس (گورسی) ایک علاقہ مشہور ہے یہ شہر اور علاقے گورسی قبیلہ کی قدیم یادگاریں ہیں۔یونانیوں نے کارتا ثیا کارتا جنہ کے نام سے اس قبیلہ کا ذکر کیا ہے۔حجاز اس قبیلہ نے ہجرت کی تو گروس (ژاگروس) کے پہاڑوں میں آ کر یہ قبیلہ آباد ہو گیا۔ اصل میں گورسی قبیلے کا تعلق کاثر بن ارم بن سام سے ہے۔اس طرح کاثر،عوض،عبیل آپس میں بھائی ہوں گئے اور عوض کی اولاد عاد ہوں گے اور عاد کی اولاد گوتیانہ قبیلہ ہوگا اور کاثر کی اولاد ثمود وجدلیس ہوں گے۔اس طرح چوہان قبیلہ جدلیس کی اولاد اور جدلیس کاثر کی اولاد اور ابن حزم کے قول کے مطابق قدیم ماہرین انساب کی رائے ہے کہ لود،عوض۔کاثر یہ تینوں بھائی ہیں اور ارم بن سام کی اولاد ہیں اور عبد ضخم کی اولاد اور ضخم ارم کی اولاد اور بار دابیرامیم کی اولاد اور امیم لود کی اولاد۔مورخ طبری کے قول کے مطابق عاد،ثمود،عبیل،طسم،جدلیس،امیم،عملیق قبائل عرب عاربہ میں سے ہیں اور انہوں نے عربی زبان بولنی شروع کی تھی اور عرب عاربہ میں سے ہی یقطن قبائل کے لوگ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ امیم علیم کی اولاد ہیں اور علیم ہی کی اولاد میں عمر کدر لا اور اہواز قبیلہ کے لوگ ہیں (تاریخ ابن خلدون، ج اص ۱۲) اس طرح گورسی قبیلے کا تعلق غاثر قبیلے

سے ہوگا اور غاثر ہی گجر قوم کا اصلی نام ہے، یہ قبیلہ اصل ترین قبائل میں سے ایک ہوگا ارے یہی قبیلہ ژاگروس پہاڑوں کے قریب آ کر آباد ہونے کی وجہ سے اس پہاڑ کا نام اس قبیلہ کے نام پر مشہور ہوا۔گورسی ریاست مغربی ایران اور ترکی کے مشرق اور عراق کے شمال میں واقع ہے۔گرس اصفہانی میں گورسی کی یادگار ہے۔شیراز کے قریب ایک بارونق شہر گورستان گورسی قبیلہ کی یادگار ہے ۔جب گوروس ریاست خراب ہو چکی تو لارستان کے نام سے مشہور ہوئی،دو ہزار ق م گورسی قبیلہ یونان کے جزائر گورسیر میں کبھی اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔(لغت نامہ۔ص ۲۲۴۰،تاریخ ایران باستان،ج ۹۔ص ۲۶۴۵) اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھا ہے کہ گورسی حکومت گرجستان میں حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے قائم تھی۔باطوم اور اوزورکت ان کے بعد کا دارالحکومت تھا۔واردونی نبراون کا بڑا بادشاہ ہو گزرا ہے بعض مورخین اس قبیلہ کو قدیم ترین بن اسرائیل کی اولاد سے بتلاتے ہیں جو کوقاف میں آباد ہے (نوٹ اس سے پہلے یہ گوت گورسی وہاں موجود تھی) گورسی قبیلہ کے بارے میں ایک اور جگہ لکھا ہے کہ سوات تاریخ کے آئینہ میں صفحہ 86 پر لکھا ہے کہ بحرین سے 20 کلومیٹر کے لائیکوٹ کے مقام پر ایک پہاڑ پر ایک پتھر ہے جسے مقامی زبان میں۔۔ژوگورسی چال،،کہا گیا ہے۔اس پتھر کے گرنے کے متعلق مقامی زبانوں میں بہت سی ضرب المثل بھی مشہور ہیں۔گورسی تاریخ گرجرا میں صفحہ ۵۵ پر گورسی راج بھوج،لال سین مادھو،سمت بھوج،جنیت،پرتھوراجہ،راجہ کرن،راجہ لکھن،راجہ منو بھوج،راجہ ادسور،راجہ حامتی بھان،راجہ نرور،راجہ پرتاب وغیرہ نے کھشتری آریوں نے اپنے خاندان کے نام پر مغرب میں ریاست،،گور،،کی بنیاد ڈالی جسے آجکل افغانستان میں غو کہتے ہیں اس خاندان گور سوائے گجروں کے اور برہمنوں کے کسے دوسرے قوم کا گوت نہیں ہے۔انھوں نے اپنی انتظام سلطنت میں تمام ادوار میں سلطنت کے کاموں میں مذہبی اصولوں کو اپنایا۔اور تمام تر فیصلے دیدگ مذہب کے مطابق ہوتے تھے۔بوقت جنگ رعایا کا ہر بندہ سپاہی تھا،گورسی خاندان نے اپنے دور اقتدار میں علوم و فنون کو ترقی دی۔کچھ دارالعلوم کھولے جس میں بیرونی اور اندرونی بچے تعلیم حاصل کرتے تھے۔

کیگی ۔ شاہان گوجراں کے مطابق یہ اپنا شجرہ کھٹان گوت کے ساتھ ملاتے ہیں ۔ یہ مختلف موضع جات رجوال ، چوھد روال ، دھوپ سڑی ، خواض پور ، سیدا گول ، مٹوانوالہ وغیرہ میں آباد ہیں ۔ گوجرات میں دو موضع جات گیکیان کے نام پر رکھے گئے ہیں ۔ یہ لوگ انتہائی محنتی اور جفاکش ہیں ۔ ضلع مانسہرہ اور ایبٹ آباد میں کھیت بالاکوٹ ، منڈھیر ، شراش بالاکوٹ ان کے علاقے ہیں ۔ اسکے علاوہ گوجرات ، پیروشاہ ، شکرگڑھ میں گاوں گیگی ، اور ایبٹ آباد میں گاؤں نلگیگی ء اسی گوت پر رکھے گئے ہیں ۔ کتاب قدیم تاریخ گجر کے مطابق گیگی یا کلکیی ایک ہی گوت ہے مورخین کے مطابق ایشیاء کوچک کے شمال مشرق میں جو قومیں رہتی ہیں مصری آثار اور توارت کے مطابق یہ ہیبت قوم کے لوگ ہیں ۔ بعض ان کو آلارد کی اولاد بتلاتے ہیں ۔ اس لئے کہ ہیرودت ان کو آرد قوم ہی بیان کرتا ہے لیکن منجی خطوط سے معلوم ہوا کہ یہاں وانہ قوم کی اولاد رہتی تھی اور کلیلی یعنی کیگی قبیلہ کے لوگوں کو ان قبیلوں کا اصل بتلایا ہے جو کہ لیکی سمندر کے پاس رہتے تھے ، مورخ کا خیال ہے کہ لیکی دریا کے پاس رہنے کی وجہ سے کلکیی یعنی کیگی قبیلہ مشہور ہوا ہے اور دوسرے مورخین کا خیال ہے کہ یہ لوگ کلکیی یعنی کیگیوں کی اولاد ہے ۔ اور کیگی لیدی قبیلہ کی شاخ ہے اور لیدی سامی قبیلوں سے ہے ۔ ایک روسی توبال مورخ ان قوموں کو یونان میں ان کی آمد بحر الجرائر سے بتاتے ہیں لیکن ان کی زبان کے بارے میں جو جدید انکشاف ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قبائل کی زبان اور فراعنہ مصر یعنی شاسو عمالقہ کی زبان ایک ہی ہے (حوالہ تاریخ ایران باستان ، ج ، اص ۲۶) ایک اور مورخ ، کیگیوں اور چیچیوں کو ایک ہی قبیلہ ظاہر کرتا ہے اور ان کے عراق میں بارہ سو خاندان لکھتا ہے اور کہتا ہے چیچی یا کیگی کردیوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جو نیم خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں ۔ فرجداگ پہاڑ کے قریب اس قبیلہ کی رہائش ہے اور سردیوں میں جاگ نہر کے اردگرد اس قبیلہ کے اپنے گاؤں ہیں جو یہاں منتقل ہو جاتے ہیں ،

کھاروا ۔ یہ بھی پہلے زمانہ میں گوجر کہلاتے تھے ، بعد میں یہ راجپوت بن گے یہ کنمی گوجر نسل سے ہیں انھوں نے اپنی قدیم ثقافت کو اب بھی قائم رکھا ہوا ہے ۔ شکار کے شوقین ہیں ۔

لورھ لورھ خاندان ہندو مسلمان دونوں ہیں ۔ ھندو لودھیوں کو گوجر نہیں سمجھا جاتا ۔ کئی علاقوں میں لورھی خاندان گوجر ہیں ۔ لورھی پٹھان بھی کہلاتے ہیں ۔ راجہ لورھ بھٹی یا بھاٹیہ خاندان سے تعلق رکھتا ہے ۔ بھاٹیہ خاندان کی حکومت گیارہ سو سال بہاولپور ، جیسلمیر کے علاقے میں رہی ۔ شہر لودھراں اور لوردھیانہ اس خاندان کے راجہ لورھ رائے کے آباد کردہ ہیں ۔

لنگاہ چلوکیہ خاندان کی شاخ ہے ۔ لنگا خاندان کے مسلم گوجروں نے ملتان پر دو صدی حکومت کی ۔ یہ جاٹ اور گجروں دونوں میں پائے جاتے ہیں ، زراعت پیشہ لوگ ہیں ،

لوھوار یا لوموار شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق یہ قدیم قبیلہ ہے ۔ اس قبیلے نے اپنے نام پر لوھوار شہر تعمیر کیا جو فارسی میں لوہور اور پھر لاہور ہوگیا ۔ یہ خاندان شری رام چندر جی کے بیٹے لو کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ اس دعویٰ کی تصدیق چتوڑ کے گہلوٹوں سے بھی ہوئی جو لو کی تسلیم شدہ اولاد ہیں ۔ ان کا جد امجد کنک سن ۱۴۴ء میں لاہور سے جنوب کی طرف نقل مکانی کر گیا لوہوار کا نام بدل کر لوموار ہو گیا ۔ جس طرح خاندان تنوار بدل کر تومر بن گیا ۔ دھنوار بدل کر جھنمار اور جنوئی جمائی ہو گیا ۔ کچھ لوگ سری رام کے بیٹے کو لو پکارتے ہیں ۔ اس کے خاندان کے لوگ لوا کہلاتے ہیں ۔

گجروں کی گوت "لالی" کی وجہ تسمیہ تو معلوم نہ ہوسکی ،

حافظ محمد نعیم گجر جو ماہنامہ گجر گزٹ لاہور میں ان کے گجر قوم کے حوالے سے مضمون بھی شائع ہوتے رہے ہیں تا حال کامونکی گوجرانوالہ میں مقیم ہیں اسی گوت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کا آبائی تعلق تحصیل شکرگڑھ کے سرحدی گاؤں کوٹلی گوجراں سے ہے ، ان کے مطابق ان کا پورا گاؤں اسی گوت سے تعلق رکھتا ہے جو تین سو گھروں سے زائد پر مشتمل ہے اور وہ سب ایک ہی خاندان سے ہیں اور زمینداری کے شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور انکے آباؤ اجداد عرصہ ساڑھے تین سو سال سے یہاں آباد ہیں ۔

ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں مجھو چک جو کہ شیخوپورہ روڈ پر واقع ہے، میں آباد لالی گجروں کا کہنا ہے وہ جموں کشمیر کی تحصیل راجوری کے گاؤں مہلہ سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہیں اوران کے کافی رشتہ دار اسی گوت سے تعلق رکھنے والے ضلع گجرات کے محلّہ قرطبہ، تحصیل پھالیہ، اور ضلع منڈی بہاوالدین کشمیر کالونی میں بھی آباد ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ کے مشہور قصبہ موڑ ایمن آباد میں بھی اس گوت کے کچھ خاندان آباد ہیں جن کا کہنا ہے وہ قصبہ بدوملہی ضلع نارووال سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہیں اور مختلف کاروبار سے منسلک ہیں۔ کوٹلی لالیاں موتلہ u c بوعہ شکر گڑھ میں بھی آباد ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق اس گوت کے بے شمار آثار کشمیر میں دریافت ہوئے ہیں خیال کیا جاتا ہے پنجاب کے لالی گجر بھی کشمیر سے نقل مکانی کر کے آئیں ہوں گئے۔

گوجرانوالہ میں مقیم xen واپڈا چودھری اشرف شاہین جن کا آبائی تعلق مشرقی پنجاب کے ضلع ہوشیار پور کے گاؤں "صراں" سے ہیں اسی گوت سے ہیں

ضلع شیخوپورہ کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں "مہار" میں آباد لالی گجر قیام پاکستان سے پہلے اپنا ضلع انبالہ بتاتے ہیں۔

ضلع حافظ آباد کے مشہور قصبہ سکھی کی منڈی میں آباد لالی گجروں کا کہنا ہے وہ قیام پاکستان کے بعد جموں کشمیر کی تحصیل ریاسی گاؤں چٹیاری سے ہجرت کر کے آئے ہیں اوران کے کافی خاندان یہاں آباد ہیں اور یہ سب زمینداری کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ تحصیل شکر گڑھ میں لالیاں، ضلع سیالکوٹ میں لالیاں، ضلع گجرات میں لالیاں، ضلع ہوشیار پور میں لالیاں، جموں کشمیر میں لالیاں گاؤں اسی گوت سے منسوب ہیں اس کے علاوہ وہ مظفر آباد اور مقبوضہ کشمیر میں بھی آباد ہیں۔

سوات اور مٹہ میں لالی گجر آباد ہیں ان کا ایک گاؤں لالی نام بھی دریافت ہوا ہے۔ کچھ لوگ اشرف شاہین کے رشتہ دار لالی گوت کے لاہور میں بھی آباد ہیں۔ سیالکوٹ، گجرات پنجاب میں بھی لالی گوت کے آثار موجود ہیں۔ ہزارہ میں منگ بالاکوٹ مانسہرہ میں بھی لالی گوجر گوت آباد ہے۔ جاٹ قدیم حکمران بی۔ ایس۔ ڈاہیا ترجمہ صاحبزادہ عبدالرسول پریس سنگت پبلشرز اشاعت 2002 ص73 پر لکھتے ہیں 122 سن میں کنشک کا جو کتبہ پشاور اور ہزارہ کے اضلاع

دریائے سندھ دریافت ہوا ہے اس میں کنشک کو لالی گوت سے لکھا گیا جو کہ پنجاب بھگواڑہ، پھلور کے علاقہ میں آباد ہیں۔ جبکہ دوسری کتب میں کنشک کو کشان لکھا گیا ہے۔ میرے علم میں بھی کشان جو آجکل کسانہ کے نام سے مشہور ہیں کنشک کا تعلق کشان سے تھا جاٹ قدیم حکمران کتاب میں مولف بی۔ ایس ڈاہیا نے صفحہ نمبر 69 پر خود کنشک کو کشان ظاہر کیا ہے۔ مولف گلستان گوجر)

مگراسی مکر یا مگر اسی صحیح لفظ ہے۔ راجہ سیگھ نار کی اولاد ہیں۔ راجہ بالی کا سپہ سالار تھا۔ (مگر بھی گجر قوم کی ایک گوت ہے) جو کھٹانہ کی شاخ ہیں ان کو مورث مکر تھا جو دکن سے ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوا پھر گجرات چلا گیا، مچھیانہ، کھاریاں اور ساہن وال آباد کیا۔

مولا مولے گوجر دو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اول مولراج سولنگی کی اولاد سے سولنگی ہیں جو انہلواڑہ (گوجرات) کا عظیم الشان راجہ تھا۔ دوئم روے ہولے گوجر مولراج بھٹی کی اولاد ہیں۔ جس نے مل استھان آباد کیا ہے۔ جسے آج کل ملتان کہتے ہیں۔

میروے ونبھی خاندان سے سورج ونشی ہیں۔

مہیسی راجہ مہیش ورام کی اولاد ہیں۔ جس نے شہر مہیش متی واقع دریا نربدا آباد کیا ہے۔ یہ چوہانوں کی شاخ ہے۔ گوجرات میں مہیسی نام کا ایک گاؤں آباد ہے۔

مکھانہ اُردو لفظ ملکانہ ہے۔ ملکانہ خاندان راجہ ملکھانہ چندیلہ کی اولاد ہے۔ چندیلے خاص اعزاز کے مالک ہیں۔ ان کا قدیمی نام چندراتری تھا۔ چندرونشی کھشتری ہیں۔ اس خاندان کی تین داستانیں مشہور ہوئیں۔ ۱۔ الھا ۲۔ اُودل ۳۔ ملکھان کی داستان۔

موری یہ ایک قدیم خاندان ہے۔ راجہ موردھج کی اولاد ہے۔ جو چتوڑ کا راجہ تھا۔ ہندو اور مسلمان گوجر کہلاتے ہیں۔ ہندو "مرائی" گوجر کہلاتے ہیں اس خاندان نے 739ء میں بمقام "نوساری (سندھ)" میں عربوں سے جنگ کی تھی) شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق باب ۳ میں لکھتے ہیں کہ

یونانی سیاحوں نے پنجاب میں ایک موری قبیلے کا ذکر کیا ہے۔موری یا میوریا موریا خاندان ۷۳۹ء تک چتوڑ پر حکومت کرتا رہا یہ خاندان مگدھ کے موریا خاندان سے بالکل مختلف ہے۔اس کا جدامجد گپت تھا۔ جب کہ گرجروں کے اس موری خاندان کا جدامجد موردھج تھا جو اپنی فیاضی کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔

گونجل، گانجل گانج، منڈھار، مندھار

یہ خاندان ایک ہی ہے۔منڈھار گوجروں نے فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں بڑی طاقت حاصل کی اور تغلق خاندان کی بنیادیں ہلا کر اپنے تعلقہ جات قائم کر لیے تھے۔بابر نے انہیں شکست دی تھی اور کمزور بنالیا تھا یہ زراعت پیشہ لوگ تھے۔

منڈھار گوت اس کی اولاد دھولی گرجر کہلاتی ہے مگر اصلی گوت منڈھار ہی تحریر میں آتی ہے اس کی اولاد میں راجہ لعل سنگھ مشہور شخصیت تھی۔راجہ لعل سنگھ عرف لعل خان اورنگ زیب کے زمانہ میں مسلمان ہوا ان کا شجرہ یوں بیان کرتے ہیں کہ راجہ باج منڈھار اور راجہ گانج مندھار میں راجہ لعل سنگھ کی اولاد سے رانا کلو اور رانا سمندرا سے رانا محکم، رانا مدن، رانا ملکھان ملکھان سے رانا دھوکڑ رانا خلاصہ یا اخلاص پھر رانا خلاصہ سے رانا بانسو، رانا کٹور، رانا شیرو اور رانا عظیم جو 1857ء کی جنگ آزادی میں شریک ہوئے رانا کٹور سے رانا محمدا، اور رانا مغیث الدین پھر اس راجہ سے رانا بندو، رانا عباس پھر رانا محمدا سے رانا اللہ ڈیا اور رانا ہڈی حسن پھر ہڈی حسن سے رانا عابد حسن، رانا بشیر احمد، رانا یامین مشہور ہیں۔گوجروں کی قدیمی گوت منڈھار ہے جس کی شاخ گانج ہے گوت منڈھار پرتہار خاندان کی شاخ ہے گوت کا مندھار کا مورث اعلی راجہ مندھر رائے پرتہار تھا مندھار کو فارسی تواریخ میں مندھراں تلفظ کیا گیا ہے۔مندھار خاندان میں دو مشہور راجہ گانج اور راجہ باج ہوئے راجہ گانج کی اولاد کی اولاد کا گوت گانج ہوا اور باج کی اولاد منڈھار کہلاتی رہی، مندھار گوجروں میں راجہ دھول کی اولاد کو دھولی بھی کہلاتی ہے۔مندھار گوجروں نے فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں گنگا جمنا کے دوآبہ میں قوت حاصل کی اور محمود تغلق کے زمانہ میں کلہم آزاد ہو گئے۔شیر شاہ کا مقابلہ بھی کیا مندھاوں سے ہوا اکبر کے زمانہ میں اسی خاندان کا

گانج سردار ہتھیار ڈال کر مغلوں کے حریف ہو گئے اور راجپوت رجمنٹ میں شامل ہو گئے جو آج کل ضلع سہارنپور میں آباد ہیں۔بقیہ سہارنپور سے پانچ میل دور جانب جنوب موضع لندھورہ گجراں آباد کیا اورنگ زیب نے سردار لعل سنگھ کو لندھور سے گرفتار کر کے دہلی بلایا جہاں اس نے اسلام قبول کر لیا، قدیم تاریخ گجر کے مطابق ،،وقال حشام بن محمد ان نبط بنونبط بن ماش بن ارم،، مورخ کلبی کے مطابق بنونبط ماش کی اولاد ہیں اور ماش ارم کی۔ماش کو ہی میسی قبیلہ کے نام سے یونانی مورخوں نے ذکر کیا ہے۔مولانا سلیمان ندوی نے ارض القران میں ارم کے بیٹے عوض، حشر اور مس کا بیان کیا ہے (ارض القران۔ص۱۴) تورات میں عوض، کاثر، ماش (مشخ) اور حول۔ارم کی چار اولادیں بتائی ہیں۔

نون یہ راجہ نون کی اولاد سے ہیں۔گڑھوال گوجر کہلاتے ہیں۔جو پرمار خاندان کے چندر ونشی ہیں۔جبکہ دیگر کتابوں میں ان کو راکہ گنج کی اولاد لکھا ہے یہ گوت راجپوت اور جاٹ میں موجود ہے موضع نون پاکستان میں اسلام آباد میں گاؤں نون، نونا والا سرگودھا، ڈھوک نوناں جہلم، موضع چھمبر نون گوجرات۔نون نگر انڈیا میں آباد ہیں۔قدیم تاریخ گوجر کے مطابق ان کا سلسلہ بنو معین یا مونی قوم سے ملتا ہے اور پھر اس قبیلہ کا سلسلہ لود بن سام بن ارم بن سام سے ملے گا۔(حوالہ ہیرودت، ج۱۔ص۱۶۷) یونانی مورخین نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔حالانکہ یہ دونوں بادشاہ اگرچہ بابل میں گزرے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کافی طویل زمانے کا فرق ہے۔لیدی سلطنت کا بابل میں جو بادشاہ انونیت نام سے گزرا ہے جس کے نام پر ابیر یا قبیلہ آنون،،نون،، مشہور ہوا ہے اس کا زمانہ تقریباً ۲۲۲، ۲۵۰۰ ق م کے درمیان ہے۔اور اس وقت یہ قبائل گوتیانہ (کھٹانہ) قبیلہ کی سلطنت میں شامل تھا اور ان تمام قبائل پر کھٹانہ قبیلہ کی حکمرانی تھی لیکن ضمن میں کیگی، لالی، ایبری، یارلا، شمہ، ہارش، گنہر قبیلوں کے بادشاہ بھی اپنے اپنے نمبر پر حکمران گزرے ہیں (تاریخ کرد۔ص ۳۲،۲۸) اسی بادشاہ کے نام پر نون قبیلہ کی بنیاد پڑی پھر اس قبیلہ کی حکومت فارس میں زہاب کے پہاڑ میں عرصہ دراز تک قائم تھی۔جو کہ مغربی

ایران کے ایک کتبہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد قسطنطنیہ کے نابونید نام سے ہتی دور میں اس قبیلے نے اپنی حکومت قائم کی اور قبیلہ ایبریا قبائل کے قدیم ترین قبیلوں میں ایک ہے۔ شارٹ ہسٹری اف گرجر کے مطابق نون گجر گجرات کے بعد کئی گاؤں میں آباد ہیں جن میں ساہن خورد، ڈوگا سمن پنڈی وغیرہ۔ یہ لاہور اور ضلع انبالہ، سہانپور کے علاوہ پاکستان اور انڈیا میں مختلف مقام پر آباد ہیں۔ یہ راجہ نون کی اولاد سے ہیں جو راجا گج یادو کا شہزادہ تھا اس لئے گج گاہی اور نون قدیم گج کی شاخیں ہیں۔

نکیال، یا نیکیال یہ گجر تعداد میں کم ہیں مگر مانسہرہ کے علاقہ متیھل جبوڑی، سریالہ میں آباد ہیں۔ مولانا عبدالحمید صاحب عابد ولد سردار باز خان اور مولانا گوہر رحمٰن صاحب ولد امیر عبداللہ صاحب اور قاری زرین صاحب کا تعلق بھی اسی گوت نکیال گجر سے ہے۔ جنھوں نے دین اسلام کے لیے قابل فخر خدمات دیں۔ نکیال گوت اس وقت جٹ اور راجپوتوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ جموں اور پنجاب کے علاقہ میں آباد ہیں۔ نکیال نامی کوٹلی کشمیر میں مطلوب انقلابی صاحب کا حلقہ ہے۔ نکیال کے بارے میں یہ کہاوت مشہور ہے کہ ایک بندے کا چند ماہ کا بچہ پنگوڑے میں پڑا تھا ایک ناگ اس بچے کی گود میں آکر بیٹھ گیا۔ جب اس کی والدہ آئی ناگ پنگوڑے سے باندھی رسی کی مدد سے چھت پر چڑھ کر غائب ہوگا۔ باپ نے اس بچہ کا نام، ناگا، رکھ دیا اس ناگا کی اولاد نکیال یا نگیال کہلاتی ہے۔ نکیال گوت کے گجروں کا کہنا ہے کہ ہم نون گوت سے ہیں۔

نیکاڑی۔۔۔ نیکاڑی اور چیچی ایک ہی خاندان ہے۔ یہ راجہ کرن کی اولاد سے ہیں۔ سورج ونشی ہیں۔ اجمیر میں گوجروں کی ایک جماعت نکاڈی کے نام سے موسوم ہے جو ایک معزز شریف گروہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کی شرافت و اعزاز کی وجہ سے یہ بیوہ سے شادی نہیں کرتے۔ یہ ہندو اور مسلمان بھی ہیں۔

ہون ہون گوت نہیں بلکہ اعزاز ہے، زیادہ تر ہون کشان گوجر خاندان سے ہیں اور سورج

ونشی ہیں۔ چوہان اور پرماروں کی ایک شاخ بھی ہون کہلاتی ہے۔ تاریخ گرجر ۵ کے مطابق ہن سنسکرت زبان کا لفظ ہے لڑاکو کے ہیں گپت حکومت کو جوں ہی زوال شروع ہوا دریائے سندھ کے دھانے سے لیکر اس کے بالائی حصہ تک گوجروں کے گروہوں نے تھانسیر کی نئی حکومت پر حملے شروع کئے۔ شمال مغربی علاقہ کے کافی لوگ بدھ مذہب کے پیرکار تھے خصوصاً جن لوگوں نے بہادری سے کام لے کر جموں پر قبضہ کر کے نگرکوٹ کے راستے مشرقی پنجاب پر حملہ کیا وہ بدھ مت کے پیرو تھے، انھیں گپت برہمنوں نے ہون نام دیا۔ پورے دو سو سال تک گپتوں نے اس ہون جماعت کی سرکوبی کی یہاں تک کہ گپت حکومت دریائے سندھ تک قائم ہوئی مگر ان بہادروں نے بجائے ماتحتی قبول کرنے کے مغرب کا رخ کیا موجودہ افغانستان کے برہمن شاہی خاندان کو مغلوب کرلیا پھر گندھارا (پشاور) اور ہرات سے آگے پیش قدمی کر کے ایران کی فوج پر اس وقت حملہ کیا جبکہ شاہی خزانہ لے جارہے تھے۔ پھر آگے چل کر گرجر جلد ۵ میں لکھتے ہیں کہ بلاشک وشبہ گوجر اور ہون ایک ہیں اور ان کی اولاد راجپوت اور جاٹ ہیں اس لئے اختلاف مورخین یہ تمام قومیں ایک ہیں۔ ہونوں کی بابت پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہون قوم دنیا کے کس خط پر کس زمانہ میں آباد تھی؟ اس کا جواب کسی نے نہ دیا صرف ان کا وطن وسط ایشیاء بتاتے ہیں۔ مگر کچھ رائے نہ دے سکے، جس پر ایک شک کی کیفیت پائی جاتی رہی۔ شارٹ ہسٹری آف گرجر باب ۳ میں رانا علی حسن صاحب نے لکھا ہن کے معانی لڑاکے یا اکھڑ کے ہیں برصغیر کے ہر علاقے کے ادب میں ہن لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔ ان کا ذکر مہا بھارت میں بھی ملتا ہے۔ (۳۱۰۱ ق م) یہ پنجاب کے شمالی اور مغربی علاقے ہنزہ میں بھی آباد ہیں۔ یہ لوگ چھٹی صدی عیسوی میں برسر اقتدار آئے۔ انھوں نے کشمیر کو فتح کیا۔ تورمن اور اس کا بیٹا مہرکل شیو کے پجاری تھے۔ انہوں نے شیو مندر تعمیر کیے۔ مہرکل ۵۴۰ء میں فوت ہوا۔ اس کے بعد میتری گیتا (۵۴۰ء تا ۵۸۳ء) ہیرانی (۵۵۳ء تا ۶۰۶ء) تورمن دوم (۶۰۶ء تا ۶۴۳ء) سریش سین (۶۴۳ء تا ۶۶۷ء) کستی نند (۶۶۷ء ۶۸۷ء) وانسودیو (۶۸۷ء تا ۷۱۱ء) ایڈ ہسٹر (۷۱۱ء تا ۷۲۹ء) راجا اکسا (۷۲۹ء تا ۷۵۰ء) گوپی دتا (۷۵۰ء تا ۷۶۷ء) گائی کرن (۷۶۷ء تا ۸۰۹ء) نرہندر دتا

(۸۰۹ء تا ۸۴۵ ء) تورمن دوم (۸۴۵ء تا ۸۴۷ء) اور لاکھن (۸۴۷ء تا ۸۶۰ء) یہ سب کھشری راجے تھے۔ جن کی حکومت سیالکوٹ میں تھی۔ ان کی شادیوں اور تعلق سے یہ ظاہر ہوتا ہے یہ گرجر راجے تھے۔ جو ان کے نام 36 شاہی خاندانوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر سیاحوں اور مورخین کے تاثرات بھی شارٹ ہسٹری آف گرجر میں شامل کیے جنھوں نے ان کو گجر لکھا ہے۔

یارو یا آہیر یہ دو خاندان ویدک زمانہ میں ایل خاندان کے راجہ اپاتی کے بیٹے یارو سے چلا تھا۔ یارو خاندان میں شری کرشن جی نے جنم لیا۔ جب جنگ مہابھارت میں قدیم کھشتری آپس میں لڑ کر کمزور ہوئے اور شمال ہند میں برہمنوں کا عروج ہوا تو آپ کے ساتھ ایودھیا، ہستناپور، کورد کھشتری (پنجاب) تمام کھشتری دوارا کا چلے تھے جنھوں نے اپنا لقب گرجر لکھا اور گجراتر (گجرات) کو آباد کیا اور بعد میں یہاں سے سلسلہ فتوحات شروع کیا۔ یہ قدیم گوجر دیدک مذہب سے تعلق رکھتے تھے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ اس خاندان کا شجرہ کھوکھر خاندان سے ملتا ہے۔ بادونامی ان کا مورث پہلے چوہر کانہ میں مال مویشی چراتا تھا جب آبادی بڑھی گجرات آکر موضع بادونامی آباد کیا۔ شارٹ ہسٹری آف گرجر کے باب ۳ کے مطابق ،، دیدک بادشاہ یادو کا خاندان یادو کہلاتا ہے۔ سپت سندھو بشمول دریائے کابل کے طاس ان کا علاقہ ہے۔ ابھیر یا آہیر قبیلہ زمانہ قدیم سے یادو ہونے کا مدعی ہے۔ آج کل ہر آہیر اپنے نام کے ساتھ آہیر لکھتا ہے۔ ڈی۔ ایس۔ ڈاہیا نے جاٹ، گجر اور آہیر کو ایک قوم لکھا۔ قدیم کتب آہیروں کا ذکر اچھے لوگوں میں ہوتا ہے۔ یہ بھی حکمران لوگ تھے۔ گنیش کا بیٹا پرجن یادو شمالی ایران کی جنگ میں مارا گیا۔ اس کا بیٹے ارجن پسپائی کے بعد گندھار (قندھار) اپنی حکومت بنائی یہ ایک پڑھا لکھا انسان تھا۔ اس نے سنسکرت کے حروف کم کر کے بیس کر دئے۔ اس کے بیٹے گج نے گجنی (غزنی) بسایا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کھشتریوں نے اپنی تہذیب کو دریائے فرات تک پھیلایا اور یہ لوگ آریہ کہلاتے تھے۔ کشترپ کئی دفعہ وادی سندھ میں فاتح کی حیثیت سے آئے۔ ان کی ثقافت آریاؤں جیسی تھی۔

اس وقت آریہ ورت کے تین حصے تھے ۱۔ جمہو جو مشرق سے لیکر ستلج تک۔ ۲۔ شاک۔ ستلج سے شوستان تک۔ ۳ کشترپ۔ ایران میں ان تینوں کے معنی طاقت ور کے ہیں۔،، (حوالہ دی گرجرز اینڈ ویئر کنٹری بیوشن ان ہسٹری ص ۲۱۲ میں جے سنگھ ایم۔اے، مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی کشان، گرجر ویر گاتھا از رتن لال ورما) سیالکوٹ کے شالیواہین یادو نے اجین کے پرماروں پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے جنوبی کا رخ کیا لیکن دریائے نربدہ کو عبور کرتے ہوئے ڈوب گیا۔ اس کا دور ۷۸ء سے شروع ہوا۔ برہمنوں نے کبھی بھی یادووں کو اکسواکو اور پورو کے برابر درجہ نہ دیا۔ اس وجہ سے یادوں کی کچھ رسمیں برہمنوں سے جدا تھیں۔ جس کی وجہ سے ان کو شکس کے نام سے یاد کرتے۔ شالیواہین دور شک سموات (دور) کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے بدھا کو بھی وہ شکیا منی کہتے۔ راجہ شالیواہین کی تین بیویاں تھیں ۱۔ رانی اچھراں، اچھرا کے راجا کی بیٹی اس بیٹا پورن بھگت ۲۔۔ رانی ٹونا جو چمبا کے راجا کی بیٹی تھی اس کا بیٹا رسالو تھا ۳۔ رانی کوکلاں جو جموں کے راجا کی بیٹی تھی بل بند اس کا بیٹا تھا (نوٹ تاریخ قدیم سرحد اور دیگر کتب میں کوکلاں رسالو کی بیوی تھی یہ راجہ سری کپ کی بیٹی تھی، راجہ سری کپ ٹیکسلا و ہزارہ کا راجہ تھا جب سری کپ شکار کے لئے گندگر پہاڑ اور غازی ہری پور میں آیا تو سری کپ کو یہ بات اچھی نہ لگی رسالو کے بندوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ رسالو نے اس کو شطرنج کی دعوت دی سری کپ ہار گیا کچھ شرائط بھی رکھیں۔ آخر کار سری کپ نے اپنی بیٹی کوکلاں کا رشتہ رسالو کو دے دیا۔ پنجاب کا راجہ ہوڈی کو رسالو کا علم ہوا اس نے جنگ کا آرادہ کیا موجودہ ۵ نمبر ٹنل تربیلہ ڈیم کے سامنے ،، ڈھل موہیٹ ،، کے مقام پر لڑائی ہوئی ہوڈی مارا گیا۔ پھر بعد میں راجہ ہوڈی کے جانیشنوں نے رسالو کو مار دیا گیا۔ ایک اور تاریخ کے مطابق کوکلاں کی شادی کلو نامی بندے سے ہوئی جن کے پہلے سے تعلقات تھے کلو کا تعلق ایبٹ آباد دھمتوڑ سے تھا۔ ایبٹ آباد کی ایک غار کا نام رسالو غار ہے جو سربن پہاڑ میں واقع ہے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے جب راجا رسالو کو قتل کیا گیا تو کوکلاں نے رسالو کدہ محل سے چھلانگ لگا کر خود کشی کر لی۔ کلوروی تحقیق)

لادی۔۔لودہ،لودی،یالادی یہ رگھ بنسیگو جر کہلاتے ہیں۔ان کا مورث راجہ لورسین تھا۔اس کی اولاد میں سے مالا نامی شخص گجرات دکن آیا۔اسکی اولاد کئی پشت تک لدھیانہ میں رہی۔وہاں سے سیالکوٹ آئی اور حلقہ اسلام میں داخل ہوئی۔ان میں کاظم نامی شخص گجرات آیا موضع لادی آباد کیا چونکہ یہ لوگ لدھیانہ سے آئے اس لیئے لادی مشہور ہوئے۔

لتالہ۔۔یہ گوجروں کی ذیلی شاخ ہے جس کے افراد ریاست مالیہ کوٹلہ میں آباد ہیں اس خاندان کا پہلا راجہ للتا دتیہ تھا۔یہ لوگ پنجاب (پاکستان) میں آباد ہیں۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق ،،دھارا کے کچھ پرمار گجروں نے ۱۳۰۰ء میں دریائے ستلج کے جنگلوں (موجودہ ضلع فیروز پور) میں پناہ لی۔رتی پال نامی ایک پرمار گجر جنگلوں کو چھوڑ کر کوہ ہمالیہ کے دامن (ضلع ہوشیار پور) میں آباد ہو گیا۔اس کی اولاد رتیالا کہلائی اس کی بگڑی شکل رتالا یا لتالا بنی۔مشرقی پنجاب میں ان کی ایک خاصی مقدار میں آباد ہیں منڈی بہاوالدین گجرات کا چوہدری اقبال رتالہ مرحوم کا تعلق بھی اسی گوت سے تھا۔

لانبڑے یا لامبا گجر۔۔اس کی پوری تفصیل نہ مل سکی۔یہ کاشت کار قبیلہ ہے اٹک میں آباد ہے لانبا یا لانبڑے کے جدامجد سلطان شہاب الدین غوری 1206ء کے ہاتھوں مسلمان ہوا۔ان کے چندرسین کو،،چوھدری اجے پال لانبا کا جدامجد بتایا گیا ہے،اس کے برن کے قاضی کا عہدہ نورالدین کو اور زمینیں اجے پال لانباء کو دی گئی ہیں۔جو برن کا چوہدری تھا اور جس نے سپاہیوں اور پیرووں کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا اور برن کی فتح میں مدد کی تھی اسلام میں آنے کے بعد اس کا نام ملک م قد دراز رکھا گیا (حوالہ ہندوستان میں اسلامی حکومتوں کی اساس صفحہ 410) یہ بھی کہا جاتا ہے ان کے جدامجد کا مسلمان ہونا ہندو سماج نے انتقامی کاروائیاں کی ان کو برن شہر سے نکالا گیا اور ہجرت کر کے جہلم اور اٹک میں آباد ہو گئے،

مہلو یا میلو۔۔ان کا مورث مہلو تھا۔کچھ لوگ پنجاب سے گجرات،جہلم،روالپنڈی میں آباد

ہوئے پچھیاں،ڈھوگ گجراں،کوٹلہ،شخیاں فتا بھنڈ،سکر یالی،موجیا نوالی (گجرات) ان کی آبادیاں ہیں۔۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق میلو مہلو ایک گوت ہے اس قبیلہ کو ملیان قبیلہ کو حمیر کی شاخ بتاتے ہیں اور یمامہ میں ایک پہاڑ اس قبیلہ کے نام پر مشہور ہے۔ملین یا ملس اس قبیلہ کا ایک بادشاہ گزرا ہے جو حمیر کا جانشین تھا۔یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آلیات بن سادیات لودھی قبیلہ کا ایک بادشاہ یونان تک کو اپنے قبضہ میں کر چکا تھا۔(تاریخ ہیرودت،ج ا،ص ۵۷ منجم البدان،ص ۱۹۵) ملس میلیان خاندان ہیرا کالس خاندان کی اولاد ہیں اور کالس خاندان کے زوال پزیر ہونے کے بعد میلو خاندان کو اقتدار ملا اور کالس خاندان کو آگرون کی اولاد بتایا ہے۔آگرون کے زوال کے بعد کالس خاندان کو اقتدار ملا تھا اور آگرون خاندان بلوص یا بلوس خاندان کے جانشین اور ان کی اولاد تھے اور بلوص لیدوس ثانی کے خاندان میں تھا اور لودھی ثانی خاندان کے لوگوں کو مونہ یا مینا (مونی و بنی معین) خاندان سے حکومت ملی تھی (تاریخ ہیرودت ص ۱۳۵) میلو قبیلہ ریاست یونان کی سرحد پر واقع تھی۔اس کے ساتھ اور قبیلے بھی یونان کی سرحد پر رہتے تھے اور یہ قبیلہ بھی گجر قبائل کا قدیم قبیلہ شمار ہوتا ہے۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق موہل یا موہیلا،موہیلو، ماہلو،مہلو یا میلو چوہانوں کی شاخ ہے۔ضلع گجرات میں موہیلو گجر انیس گاؤں میں بستے ہیں جو ڈھوک گجراں،کوٹلہ،فتا بھنڈ شامل ہیں۔

ہکلہ۔یہ گوجر راجہ جگدیو کی اولاد ہیں۔ان کا مورث ہک یا ہکل تھا۔قوم کا راجہ اپنے بھائیوں سے جھگڑا کر کے گجرات سے متھرا میں آباد ہوا۔پھر گجرات پاکستان آیا۔اس قوم کے نام پر موضع ہکلہ آباد ہوا۔اس خاندان کے نام پر موضع دیونہ،مٹوانوالہ،باوی،ہکلہ،ہنجرائے دیڈر،لادی، کراڑ یوالہ،برنالی،لقمان،نوناوالی،موجیا نوالی آباد کیا۔مسٹرایلیٹ ڈپٹی کمشنر نے ،،تاریخ گجرات،، میں ہکلہ قوم کو سکندر اعظم کی اولاد قرار دیا ہے۔اور لکھا ہے سکندر اعظم نے ہند میں شادی کی ایک بچہ پیدا ہوا جس کو وہ ساتھ لے گیا اُس کی اولاد سے یہ لوگ ہیں (جس پر اختلاف رائے پائی جاتی ہے،سکندر کے دس سالہ جنگ میں خوف زدہ تھا ہر قوم کے لئے بچے پیدا کرتا رہا

ہے؟؟؟) چوھدری خواج دین اس قوم کے نمائندے تھے۔ ڈپٹی کمشنر لکھتے ہیں،، سکندر جب پنجاب آیا یہاں کی راجکماری سے شادی کی اس کا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکی اولاد سے راجہ کنک خراسان کا فرمانبردار تھا۔ اس نے ہندوستان کے راجہ کے ساتھ بھی اتحاد کیا۔ راجہ کنک کی اولاد میں سے ایک راجہ جگد یو نامی کی شادی متھرا کے ایک راجہ کی لڑکی سے ہوئی۔ متھرا کا راجہ لاولد تھا۔ اس لئے جگد یو متھرا کا راجہ بن گیا جس کی اولاد ۱۴۰ پشتوں تک حکمران رہی۔ ان راجوں کے سلسلوں میں ایک راجہ گودام ہوا۔ جسکی نسل میں ہکلہ کے چوھدری راجہ ہیں۔ گودام کا بیٹا راجہ بھان اور اس کا بیٹا سنگانہ متھرا اور نگرکوٹ میں متعارف رہا۔ اس کی اولاد سے راجہ برن تھا جس نے گاؤں برنالی کی بنیاد رکھی۔ جواب تک موجود ہے۔ اور ہکلہ کا مرکزی مقام ہے۔ (یہ سب من گھڑت فلسفہ ہے سکندر اعظم کل بتیس سال عمر رہی، بیس سال کی عمر میں ایران کا حکمران بنا اور بقیہ بارہ سالہ میں فتوحات کیں یہ جنگ کے لئے آیا نہ بچے پیدا کرنے کے لئے؟) ہکلہ گوت جہلم، وہاڑی، ایبٹ آباد، گجرات، کراچی میں آباد ہیں،، قدیم تاریخ گجر کے مطابق ہیک سوس ہکلہ ایک قبیلہ ہے محققین کا خیال ہے کہ تمدن کی ابتداء ہائیک پہاڑ جہاں سے چند دریا نکلتے ہیں کے اطراف سے ہوتی ہے اور یہیں ہکلہ قبیلہ کا مرکز رہا ہے اور یہاں سے کو ہائیک کے باشندے اور ایشیائے کوچک کے لوگ فلسطین، مصر اور دوسرے ملکوں میں خشک سالی کی وجہ سے ہجرت کر گئے (تاریخ ایران) اور چونکہ ہکلہ اور شاسو (چیچی) دونوں نے ملکر مصر پر حملہ کیا تھا اس لئے مصر کے حامی النسل لوگوں نے ان کو ہائیک سوس کا لقب دیا حالانکہ شاسو ہکلہ، ہالدی، عون، کھٹانہ، لالی، کاسی (کسانہ) بختیاری، سوہاری، سمہ، باجوہ سب قبیلوں کے لوگ نے چار ہزار سال قبل از مسیح مصر پر حملہ کیا تھا البتہ ہائیک شاسو کی اولاد تھے اور قدیم ترین بادشاہ ہائیک گزرا ہے جس کی طرف قبیلہ ہکلہ منسوب ہے (تاریخ ایران باستان) سکندر دور میں ایک جنگ میں ہکلہ قبیلہ کا ذکر ملتا ہے۔

بسوۂ۔۔ یہ بروں کے بھائی بند ہیں۔ جیسا کہ برہ کے ذکر میں بیان ہوگا۔ راجہ مل کے پانچ بیٹے

تھے جن میں ایک بسوئیہ تھا۔ ضلع گجرات میں تین گاوں بسوئیہ، بسویہ، سوہارہ یہ ایک ہی نام ہے انڈیا میں ایک ویڈیو یوٹیوب پر دیکھی جس میں یہ کہا کہ یہ لوگ افغانستان میں ایک بادشاہ کا قتل کر کے وہاں سے بھاگ آئے رات کو ایک گنے کے کھیت میں سوئے اس لئے ان کو بسوۂ گجر کے نام سے مشہور ہوئے (اس بات پر میرا اتفاق نہیں) ہری پور میں بسومیرا ایک گاؤں بھی موجود ہے۔

بانتھ۔۔۔ یہ اپنا شجرہ کھٹانہ کے ساتھ ملاتے ہیں ان کا مورث گجرات کاٹھیاواڑ سے آیا تپہ کہلاتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق گاؤں ملوانہ کا اصل نام،، موہن پال،، تھا۔

ورما۔۔۔ ورما ایک تعظیمی نام یا کلمہ ہے۔ یہ لوگ پنجاب میں نہیں بلکہ،، مالوہ،، میں ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق مورخ ہیرودت نے اور مان (ورما) قبیلہ کو سیٹ قوم کی شاخ لکھا ہے۔ سیٹ قوم چند قبیلوں پر مشتمل ہے اور مان، آش گورائی اصل میں یہ شاغا قبیلہ ہے یاسا کا قبیلہ کی قدیم ترین شکل ہے یہ قبیلہ اصل ارم بن سام بن نوح علیہ السلام ہے اور باجود اس کے آرامی قبائل مختلف دوروں میں مختلف ناموں سے مشہور ہوتے تھے لیکن ارم قبیلہ ہر دور میں اسی نام سے مشہور ہوتا رہا۔ خود قوم عاد ارم کے نام سے پکارا گیا جو کہ عرب کا سب قدیم مشہور قبیلہ ہے۔ چنانچہ تورات کی زبان میں مابین النہرین (عراق) کا نام بھرائیم اور بران آرام ہے۔ ملک شام کو ارم اور ارم دمشق اور شمالی عرب کو بھی آرام کہا گیا ہے۔ لہذا رومی یا ورما قبیلہ کو گجروں کے اصول ترین سامی قبائل میں شمار کرنا چاہیے۔

نکاڈی۔۔۔ گوجروں کی ایک شاخ جو اجمیر میں آباد ہے۔ یہ زیادہ تر ہندو گوجر کہلاتے ہیں۔ ان کی ایک شاخ نیک وے بھی مشہور شاخ ہے۔ جو اجمیر میں آباد ہے۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق نکاڈی یا نیکدی قبیلہ نیکمد اول کی اولاد ہے اور نیکمد بھٹی گجر قبیلہ کا ایل بادشاہ تھا جو کہ بحر اسود کے پاس بتینیہ (بھٹی) ریاست پر حکومت کرتا تھا اور بھٹی قبیلہ خود نمری قبیلہ کی شاخ ہے۔ نیکدی یا نکاڈی قبیلہ کے لوگوں کو گجر قبیلہ بھٹی خاندان کی اولاد لکھا گیا ہے، اس قبیلہ کا شجرہ

نسب یہ کہ پہلا بادشاہ زیلاس، اس کے بعد پروزیاساول، پروزیاس دوم، نیکمد دوم، اور زیلاس خود نیکمد اول کی اولاد سے ہے جس نے شہر نیکمد کی بنیاد رکھی اس کا زمانہ تین سو سال ق م ہے۔ تاریخ ایران باستان۔ص ۲۱۵۱)

گوریہ ۔۔۔یہ سورج بنسی کہلاتے ہیں۔گوریہ، گور ایک ہی خاندان کے لوگ ہیں۔یہ زابستان سے آئے تھے۔گوریہ اپنے آپ کو راجپوت بھی کہتے ہیں۔

کھوبر ۔۔۔یہ پنجاب میں کم ہیں۔یہ کہتے ہیں ہم وسط اشیاء سے آئے ہیں۔اور ہندوستان میں آباد ہوئے ہیں۔ ہمارا تعلق ہن قبائل سے ہے۔چونکہ ہم خوبرو تھے اس لئے ہمارا نام ہندی الفاظ میں کھوبر ہوا۔

گزر ۔۔گور، گورج، گورچ یا گزر ایک ہی قبیلے کا نام ہے۔جو تجارت پیشہ ہیں۔اور پاکستان کے علاہ دیگر ممالک میں بھی اس کا کاروبار ہیں۔یہ لوگ کراچی، جیکب آباد اور روہڑی میں آباد ہیں۔۔۔ **گھدوا** ۔۔یہ گوجر قوم کی شاخ ہیں، ان کے آفراد راجپوتانہ میں آباد ہیں جو گوجر کہلاتے ہیں۔ **کھرہار** ۔۔۔ہارہ یہ گوجروں کی مشہور گوت ہے۔اس لفظ کی نسبت مختلف روایات میں ایک ہے۔اس گوت کے افراد سخت تھے۔یہ برہمن گوجر کہلاتے ہیں۔

گاہدری ۔۔۔یہ گاہدری اور گاہدری بھی کہلاتے ہیں۔جو اپنا تعلق کھٹانہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا مورث گجرات دکن سے گجرات پنجاب آیا اور موضع مرالہ اور مٹی میں مقیم ہو کر کاشتکاری شروع کی۔

وشروک گجر ۔۔۔ان کے گوجر ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کی شاخ گوجر جین اور گوجر و ملینیاں ہیں۔ان کا سردار خاندان اسول گجر کہلاتا ہے۔قدیم گجر عبد الغنی الزہری الشاشی کے مطابق یہ قبیلہ عرب میں رہتا ہے۔ہجاز میں اب تک شرک نام سے ایک پہاڑ موجود ہے جو بنی اسعد قبیلہ کی چراگاہ اور پانی ہے۔اس قبیلہ کے کچھ افراد افریقہ تک دوسرے قبیلوں کے ساتھ ملکر

پہنچ گئے تھے۔اس قبیلہ کا کھٹانہ قبیلہ کے ساتھ کافی تعلق رہا ہے اور شرک، وبار (بنی ابیرم ش) کی اولاد ہے۔ کسی وقت اس قبیلہ کو ارمنستان میں بھی اقتدار ملا تھا گرجستان میں شرکواں اور شوراوک قبیلہ مشہور ہے۔

شری مال گوجر ۔۔یہ گوجروں کا مشہور قبیلہ ہے۔بھنمال کے حکمران کے ساتھ ان کی رشتہ تھا۔بھنمال کے راجہ شریمالیوں میں شادیاں کرتے تھے۔جب راٹھوروں اور شری مالیوں کے درمیان جنگ شروع ہوئی شری مالیوں نے سولنگی کی امداد چاہی مگر سولنگی ان کی امداد پر آمادہ نہ ہوئے۔شری مالیوں نے جب تک سولنگوں نے معافی نہ مانگی اور شریمالیوں کے ساتھ حلیف و معاون ہونے کا عہد نہیں کیا اپنے تعلقات منقطع رکھے۔اپنے آپ کو سرے عام گوجر کہہ کر پکارتے تھے۔

سمعہ خاندان ۔۔سمعہ خاندان اور کشان خاندان کی سلطنت کا ذکر ہند قدیمی تاریخوں میں کثرت سے ملتا ہے۔اس گوت کے گوجر کسی زمانہ میں سندھ میں آکر آباد ہوئے۔ان کی طاقت بڑھی اور سومرو خاندان کو مغلوب کر کے اپنی ریاست قائم کی۔سندھ میں رئیس یا حکمران کا خطاب ،جام،، ہے چنانچہ ریاست لسبیلہ کے رئیس کو جام کہتے ہیں۔اس گوت میں جام انزا اور جام جونہ زیادہ مشہور ہیں۔اور انزو جونہ دو قبیلے ان کے نام پر اب بھی سندھ میں موجود ہیں۔اس قوم کے حکمران سلطان علاہ الدین، جام تغلق، جام سکندر وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔۔قدیم تاریخ گجر کتاب کے مطابق یہ گجروں کا قدیم ترین قبیلہ ہے جو سندھ کے علاوہ عراق میں شم روم کے نام سے مشہور تھا اور یہ ژاگروس کے پہاڑوں سے اتر کر عراق پر قابض ہو گیا تھا، نزامسین کے کتبہ میں ان ریاستوں کا ذکر پایا جاتا ہے جس میں کہ ایبریا قبائل حکمران تھے لالی، کھٹانہ، کونشی، کشانہ، سوتو (چوھان) وغیرہ ہم ریاستیں۔کوہ باتیر (بٹار ریاست) میں جب نزامسین اور آنو بانبنی کی جنگ ہوتی ہے تو اس میں لالی قبیلہ کی تباہی ہوتی ہے اور سمہ روم بادشاہ کو فتح ہوئی اور سمہ ریاست کی بنیاد رکھتا ہے۔سمہ خاندان کی حکومت کا خاتمہ ۱۰۱۱ ق م میں بخت نصر کے زریعے ہوتا ہے اور اب

ان ریاستوں پر بخت نصر کا قبضہ رہتا ہے اور اس بادشاہ کا خاتمہ ہتی قبائل کے زریعے ہوتا ہے۔اور یہ ریاست پھر آزاد ہو جاتی ہے۔

سانگو۔۔ یہ راجہ سانگا کی اولاد ہیں۔ بہت بہادر اور جفاکش گوجر کہلاتے ہیں۔اس گوت کے گوجر ہندوستان میں راجے گزرے ہیں۔ گجرات میں سانگو نام کا ایک گاؤں بھی ہے۔قدیم شجروں میں سانگو، ڈھو، بجران ایک ہی راجے کی اولاد ہیں۔ان کی تعداد ایبٹ آباد میں بھی کافی ہے۔قدیم تاریخ گجر کتاب مفتی عبدالغنی الزہری الشاشی کے مطابق یہ لکھتے ہیں بعض مورخ نے ان کو راجہ سانگو کی اولاد لکھا ہے اور سانگو ڈھو اور بجران قبیلوں کو اصل سے بیان کرتے ہیں لیکن تاریخ کو ہم اس دور میں لے جاتے ہیں۔مورخ ہیرودت کہتے ہیں کہ وہ قومیں جنہوں نے ہزاروں سال پہلے یونانیوں کے خلاف اتحاد کیا تھا ان کا قدیم مسکن پلو پوتر تھا۔پلو پوتر کی بنیاد اور اقوام کے بارے میں کہتے ہیں اس سلسلے میں ہمارے پاس بنولف (لوپ) قدیم عمالقہ کی اولاد کا نام موجود ہے۔ جنہوں نے جرجان اور فارس میں اپنی اس حکومت کی بنیاد ڈالی۔ تاریخ ابن خلدون ج ا ص ۱۰ا کے مطابق ابن اسحٰق نے طسم عملیق و جرجان و فارس کو لود بن سام کی اولاد لکھا ہے اور عمالقہ سے جاسم قوم بتائی ہے۔اور جاسم کا لوپ حفران، مطر، ازرق، بدیل راحل اور زفار قبیلے بیان کئے ہیں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پلو پوتر لوپ (بنی لف) کے نام پر ایک قدیم ترین ریاست قائم ہو چکی تھی۔اس کے بارہ شہر تھے لیکن ایک قدیم سامی قبلیہ کے آگہ (ہکلہ) قبیلہ کے لوگوں نے بنی لف کے لوگوں کو نکال دیا اور ان شہروں پر قبضہ کر لیا جو ریاست بنولف (پلو پوتر) کے ہم قوم قبیلوں کی قائم تھیں وہ یہ تھیں۔پلین (خود بنی لپ قبیلہ کی ریاست، اڑہرا گجروں کے اجر قبیلہ کی ریاست وآ کہ ہکلہ قبیلہ کی ریاست) پوڑ قبیلہ کی ریاست لیکن جلدی ہی ہکلہ قبیلہ کے لوگ طاقت ور ہو گئے اور انہوں نے پلو پوتر (بنی لف) قبیلہ کے لوگوں کو نکال دیا اور خود قابض ہو گئے چوہان قبیلہ کی ریاست، پاترہ بٹار قبیلہ کی ریاست، فار (فامین) پھامبڑا قبیلہ کی ریاست، اسی طرح اولتوس الن قبیلہ کی ریاست۔ان تمام پر ہکلہ کی گرفت مضبوط کر دی ہے

لیکن جلدی ہی اس قبیلہ میں سگین (سانگو) بادشاہ پیدا ہوا جس نے اس قبیلہ کو دوبارہ منظم کرایا اور دنواب کے قریب ترکی کے اس حصے میں جو کوہ قاف سے ملتا ہے ایک حکومت کی بنیاد رکھی۔ جو کہ عرصہ تک ترکی پر قابض رہے۔اور یہ لوگ سگین کے نام سے مشہور ہوئے۔سانگو قبیلہ کا لباس مادا فارسی قبائل جیسا ہے لیکن یہ کوئی قوی دلیل نہیں۔اس قبیلہ کے لوگ سر اور داڑھی کے بال باقاعدہ رکھتے ہیں اور گھوڑوں کی سواری کا کام بھی کرتے ہیں (حوالہ تاریخ ایران باستان، ج ۳ ص ۶۲۰)

سراہدنہ یا سراندنہ۔۔ یہ سورج بنسی کہلاتے ہیں۔ان کی تعداد گجرات میں کم اور چاکا نوالی میں زیادہ ہیں۔۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق اس قبیلہ کی یادگار رسار دنی اور سار دونی دریا قدیم الایام سے مشہور چلے آرہے ہیں۔ جہاں کارتاز (گورسی) قبیلہ کا مرکز تھا۔ یہ قبیلہ یہاں رہائش پذیر تھا یہ کس خاندان سے تھا؟ ہیرودت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قبیلہ کو کولشید کالازیری قبائل میں شامل کرتے ہیں لغت نامہ فارسی کے اندر اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سرادنہ قبیلے کا تعلق اہواز خوزستانی قبائل سے ہے اور اس قبیلے کی یادگار رسارو شہر ہے۔

پٹیل۔اس گوت کی بارہ شاخیں بتائیں گئی جو گوجر کہلاتی ہیں جس میں چندراوت، شکناوت، راٹھور، سلنگ دیو شامل ہیں۔ان کی تعداد انڈیا میں زیادہ ہے۔کراچی میں ،،پٹیل باڑہ،، نام کا ایک شہر بھی ہے۔پٹیل گوجر انڈیا میں ایک مضبوط لوگ کہلاتے ہیں۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے باب ۳ میں رانا علی حسن ،،کنبی اور پٹیل،، کے عنوان سے لکھا کہ گجروں مجبوری کی بنا پر نقل مکانی کرتے رہے۔ پنجاب کے بہت سے گرجر خاندان اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا اصل وطن گجرات کاٹھیاواڑ ہے موجودہ صوبہ گجرات (انڈیا) میں ایک بھی گجر موجود نہیں۔ مسلمان دور حکومت میں کچھ گرجر خاندانوں نے اپنی شناخت چھپانے کے لیے کنبی یا پٹیل نام رکھ لئے۔اس کا انکشاف ۱۸۸۸ء میں ہوا کہ یہ گجر ہیں۔اور وہ ہند میں مسلمانوں کے دور حکومت میں پنجاب سے نقل مکانی کر کے آئے تھے (حوالہ بمبئی گزٹیئر)

کھوکھر گوت۔۔نذیر باگڑی کی تحریر کے مطابق،،قدیم ہندوستان میں معاشرے کے سب سے طاقتور اور حکمران طبقہ کھشتری کے سورج ونشی خاندان کے مہاراجادشرت تاریخ میں اُوتار کا درجہ رکھتے تھے۔انکے بڑے بیٹے شری رام چندر جی کے دو بیٹے تھے۔لو اور کش ان میں سے لو کی اولاد کا گوت،،لو یالوے،،قرار پایا جبکہ کش کی اُولاد شمالی ہند میں کشان اور کشواہیہ کہلائی۔رانا علی حسن چوہان اپنی تاریخ گرجر جلد اول میں رقمطراز ہیں کہ بتیسویں صدی قبل مسیح میں کشان خاندان کے مہاراجہ پانڈو کی حکومت شمالی ہندوستان کے علاہ دنیا کے بیشتر حصہ پر تھی۔اس لیے اسے چکرورتی مہاراجہ کہا جاتا ہے۔پانچویں صدی قبل مسیح میں وابلیک (موجودہ افغانستان) کے علاقہ پر کشان خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔یہ کشان گھرانہ راجا کھٹ رائے کی اُولاد ہونے اور کھٹ شاشتر کی بنا پر یہ کھٹانہ کہلاتے تھے۔راجہ کیدار رائے (326ق م) تا (360ق م) تخت نشین ہوا۔اس کے بعد راجا مہراج کھٹانہ (425 تا360ق م) نے افغانستان سے آگے وسط ایشیاء تک اقتدار قائم کیا۔اس کی حکومت ٹیکسلا سے لیکر مغرب میں شمالی ایران کے پہاڑوں تک تھی۔اس راجا نے اپنے ایک کھٹانہ رشتہ دار درک کھوکھر کو دریائے سندھ اور پشاور کے درمیان کے علاقہ کا حاکم بنایا۔درک کھوکھر کی اُولاد کی گوت کھوکھر مشہور ہوئی۔کھوکھر خاندان دریائے سندھ کے دونوں کنارے پر آئندہ صدیوں تک قابض رہا اور جنوب بعید تک ان کے علاقہ کی آخری حد کھوکھر اپار کہلائی (موجودہ صوبہ سندھ کی مشرقی سرحد) مابعد زمانے میں جب افغانستان کی جانب سے غزنوی اور غوری نے حملے کیے تو ملک کی ٹکر پر آباد ہونے کی بنا پر کھوکھروں نے اپنے وطن کی حفاظت کے لیے ذبردست مزاحمت کی اس طرح سب سے زیادہ تباہی بھی انہی کی ہوئی۔شہاب الدین غوری کے عہد سے لیکر تیمور کے حملہ (1398ء) تک مختلف علاقوں میں وقتاً فوقتاً کھوکھروں نے اپنی حکومت کی داغ بیل ڈالی اور حملہ آوروں سے ٹکر لی۔اس عرصہ میں ان کے مشہور حکمران سردار باکن سر کھا شیخا اور جسرت ہو گزرے ہیں۔بابر نے بھی سلطنت کھوکھر پر حملہ کیا۔گجرات شہر کو تباہ کیا۔بادشاہ ہاتھی کھوکھر نے قلعہ پر ہالہ میں محصور ہو

کر مقابلہ کیا۔شیر شاہ سوری کے بعد حکومت کے زوال کے دور میں گوجروں نے علاقہ گجرات سے شاہی چوکیاں ختم دی گیں اور سلطان آدم کھوکھر نے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔جب اکبر اس علاقہ میں لشکر لے کر آیا تو گوجر اور جاٹ دونوں شاہی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے۔اکبر نے ان سے سوالاکھ روپیہ طلب کیا کہ جو قوم رقم دے گئی اسی کا اقتدار اس علاقہ پر تسلیم کیا جائے گا۔سلطان آدم نے مطلوبہ رقم دے کر علاقہ کو گوجروں کے نام واگذار کروالیا۔اور پھر تباہ شدہ شہر کو دوبارہ گجرات نام سے ہی تعمیر کیا گیا۔چوہدری محمد شفیع کھوکھر راجپوت ساکن حاجی پور گجرات تاریخ گرجر پنجم میں تحریر کرتے ہیں۔قدیم گجرات سولھویں صدی میں بابر نے تباہ کر دیا اس وقت اس علاقہ پر کھوکھر برسر اقتدار تھے۔جب اکبر کی فتوحات شروع ہوئیں تو اس علاقے کا سردار سلطان آدم کھوکھر تھا۔کھوکھروں میں خانہ جنگی جاری تھی۔آدم کا بھتیجا کمال اکبر سے مل کر مغلوں کو پنجاب میں چڑھالایا۔مگر سلطان نے سوالاکھ کے تاوان اپنی سرداری تسلیم کروائی۔اس وقت ہر کھوکھر اپنے آپ کو گوجر کہلاتا تھا۔چنانچہ آدم کھوکھر نے اپنی قوم پر شہر گجرات کو از سر نو آباد کیا۔جہانگیر کے دور میں ایک کھوکھر سردار دادن خان کو کوہستان نمک کے علاقے میں متعین کیا گیا۔جس نے علاقے میں امن امان قائم کر کے اپنے نام کا ایک گاؤں پنڈ دادن خان آباد کیا۔آپ کے لڑکے محمد شفیع نے،،شفیع آباد،،قائم کر کے ایک قلعہ تعمیر کرایا۔دادن خان کے بیٹے فتح محمد نے اپنے نام کے بجائے قوم کے نام پر قصبہ،،سوری گوجر،،رکھا جو چک شفیع سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔تاریخ حکمران کھوکھر خاندان گوجر تھے۔ان گوجر شاہی کھوکھروں کی اُولاد آج تک اپنی گوجر قومیت سے منسلک ہے۔اور کھوکھر قوم گوجروں کی ایک گوت ہے۔جس کا تذکرہ مختلف تواریخ شاہان گوجر،گرجر اور انگریزی دور کی مردم شماری رپوٹوں میں بھی کیا گیا ہے۔کھوکھر گوجر خاندان مغربی یوپی،مشرقی پنجاب،تھانیس ریاست جموں کشمیر،سوات،گلگت اور سمبڑیاں وغیرہ میں آباد ہیں۔،،کھوکھر اور چھوکر دونوں قدیمی گوت کشان کی ذیلی شاخیں ہیں،،کھوکھر گوجروں کے علاوہ ،جاٹ،اعوان،آرائیں،راجپوت میں بھی شامل ہیں۔راجپوت کا جد امجد فتح چند تھا۔اور عون قطب شاہ،جد امجد اعوان راجپوت تھا۔۔جس پر اختلاف پایا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا اعتراض کا جواب گجر ہونے کا تاریخ قدیم گجر میں درج ہے یہ لکھتا ہے کہ کھوکھر قبیلہ گجروں کے اصل ترین قبائل میں سے ہے باور گرجی قبائل کے ساتھ ان کا قرابت کا رشتہ ہے ۔البتہ ان قبائل نے قدیم زمانہ میں ماورائالنہرا اور کوہ قاف کی پہاڑیوں میں اپنی مستقل حکومت بنا لی تھی اور توانت ان کا دارالخلافہ تھا۔ یہ بہت بہادر لوگ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ، ہونز، منگولین (تاتاری) قبیلہ سے انہوں نے کوئی اثر قبول نہیں کیا۔ گرجی ملکہ مریم تو مارا اور اس کے لڑکے لاسہ بہت ہی احترام کرتے تھے (حوالہ تاریخ تو قازص ۵۷۰) خوسور خزر کا دوسرا تلفظ ہے اور خذر کے متعلق یہ۔ ہے کہ یہ یافت کی اولاد سے ہیں لیکن میرے خیال میں خذر، اہل موصل اور اہل جبل سب اشور یعنی سیریا کی اولاد ہیں۔ اس طرح اشور بن سام سے ان کا شجر نسب ملے گا۔ مورخ طبری خذر (کھوکھر) جرامقہ اور نبطی قبائل کو بنو عابد بن شالخ بن ارفخشذ بتاتے ہیں۔ تورات میں بھی ان شجرہ نسب اسی طرح ہے اور خذر کی اولاد میں ترکمان قبائل کو بھی بتایا گیا ہے (تاریخ ابن خلدون ج ا ص ۱۰) یہ بات واضع ہے کہ کھوکھر خوسور قبیلہ گجروں کا قدیم ترین تاریخی قبیلہ ہے اور سیٹ اقوام کو بتا چکے ہیں کہ وہ مشہور جٹ قبائل کا قدیم قومی نام ہے اور اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ اشور سیٹ خوسر وغیرہ ہم قبائل آپس میں ایک ہی سلسلہ سے ہیں تو اس طرح یہ بات بہت آسان ہو جائے گی جاٹ قبائل کا قدیم ترین مرکز سویا (شام) تھا۔

بھوسن گوجر ۔۔ یہ بہادر گوجر کہلاتے ہیں جنھوں س نے محمد تعلق کے ساتھ جنگیں لڑیں (حوالہ تاریخ فرشتہ) یہ گوجر بوسنیا میں کثرت سے آباد ہیں۔۔ اسی گوت کے نام پر بھوسنیا کا نام وجود میں آیا۔

گرجانی ۔۔ یہ بلوچوں کی ایک مشہور شاخ ہے یہ دراصل گجر ہیں اور بلوچوں میں یہ مشہور ہے کہ گرچانی دوسری قوم سے ہیں۔ اصل بلوچ نہیں ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گجر قوم کا کوئی اعلی خاندان زند بلوچ میں چلا گیا۔ اور بلوچوں نے اس کو اپنا بھائی بند بنالیا۔ اس کو گرچانی کا لقب دیا گیا۔ مگر گرچانی بلوچ اس کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ صرف الفاظ کی باہمی مشابہت ہے۔

ایک قوم دوسری قوم میں شامل نہیں ہوسکتی۔ بلوچ میں گرچانی ایک زبردست شاخ ہے۔ اس کے علاوہ میروانی، بجرانی ور بلوچ اور زہری قبائل کے کچھ افراد نے حال ہی گجر ہونے کے دعویٰ کئے ہیں جو کہ خوشی کا مقام ہے۔

گوریہ ۔۔ یہ سورج بنسی کہلاتے ہیں، گوریہ، گور ایک ہی ہیں اور یہ ذابلستا سے آئے تھے، گوریہ اپنے آپ کو راجپوت کہتے ہیں ضلع گجرات میں گوریہ گجر نہیں ہیں۔

گیگلے گجر گیگلے گجر گجرات، کشمیر میں بہت ہی کم مقدار میں آباد ہیں، ان کے بارے میں اللہ دتہ صاحب راولپنڈی والے فرماتے ہیں یہ لوگ انڈیا کے ایک گاؤں ،، گیگلے ،، سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے مہمندہ گجرات میں اعوان پور میں گیگلے ہاوس کے نام پر گجر آباد ہیں۔ ان کی نسل کے بارے میں تحقیق جاری ہے میرے خیال کے مطابق یہ لوگ گیگی گجر ہوں گئے۔

مونن ۔۔ گنجینہ گجراں کے مطابق (صفحہ 135) پر لکھا ہے یہ سورج بنسی ہیں جو کہ راجہ جگدیو کی اولاد سے ہیں اور وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں ہمارے مورث کا نام مونن چند تھا جو کہ اس کے نام پر یہ گوت مشہور ہوئی۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ کہتے ہیں کہ جب ہماری آبادی بڑھ گئی تو ہم نے موضع پھامبڑہ، پرسوال، ڈوگہ، مچھارا، سیکروالی ،ڈنگہ ،کھاریاں، ساہن وغیرہ آباد کیا۔ کچھ ہمارے قبیلے ضلع جہلم میں بھی آباد ہو گئے۔ ضلع مانسہرہ میں رہاڑ کے مقام پر اس کی اچھی بھلی تعداد پائی جاتی ہے۔ عظیم قمر گجر انجمن گجراں کی تحقیق کے مطابق وہ نے تاریخ گرجر کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں مونن گوت پرمار خاندان سے اسکا تعلق ہے اے پی سنگھ کا یہ حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مونن گوت کے گجر یوپی میں پائے جاتے ہیں جو کہ پرمار اور پنوار ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ گجروں کے تمام خاندانوں میں پرماروں کی تاریخ 927 ق م آج تک مسلسل و مکمل ہے۔ اس خاندان نے کشیپ رشی، دھن جی، گندھر، مہارلجہ بکر، ماجیت اور مہاراجہ جگدیو جیسے عالم وفاضل پیدا کئے۔ پنواروں کا دعویٰ ہے کہ کہکشیپ

رشی نسل سے ہم ہیں۔ بمبئی گزٹیئر میں بھی اس بات کی تصدیق کی ہے۔ پرمار خاندان قدیم کشیپ رشی نسل سے ہیں جس کے نام سے کشیپ میر سے کشمیر کا نام رکھا گیا۔ پنوار گجروں کا گھر یوں تو کشمیر اور مالوہ سمجھا جاتا ہے مگر ملک کے طول وعرض میں سینکڑوں شاخوں نے حکومتیں بنائیں ،کشمیر پر کئی سو سال تک ان کی حکومت رہی ۔موجودہ علاقہ الموڑہ، اجین، دھارانگری، بھڑوج وغیرہ کے مقام پر پرماروں کی حکومت رہی ۔ اس خاندان کی بابت میں مشہور ہے کہ،، دنیا پر ماروں کی ،، یعنی پرمار دیرپا حکمران رہے ۔ان کی حکومت 927ق م سے 1300ء میں علاو الدین خلجی کے ہاتھوں سے ختم ہوئی ۔اس نے دھارانگری کو تباہ کر دیا۔ انھوں نے مالوہ چھوڑ کر شمال کی جانب اترو پردیش (یو پی) میں قیام کیا۔ گنگاہ اور جمنا کے بالائی دوآبہ میں قوت حاصل کر کے اس علاقہ کا نام گجرات رکھا شیر شاہ سوری نے گجرات پر حملہ کر کے پنواروں کو طول وعرض میں پھیلا دیا گیا (حوالہ تاریخ گرجر۵)۔

موریا۔۔۔یہ بھی گجر ہیں 720ء میں عربوں نے ان پر حملہ کیا تو تمام سرداران کو امداد دینے کے لیے تیار ہو گئے ۔موریا گجر اکثر دریاؤں کے کنارے پر رہتے تھے جو کچھوا اور مچھلی کا شکار کرتے تھے ۔بہت محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں جس طرح سینی قوم کسی زمانہ میں لشکر شاہی سے نکل کر جنگلوں میں پھرتی رہی ہے اسطرح یہ قوم بھی اپنی اصلی قوم سے جدا ہو کر رزیل پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے ۔لیکن ایک اور تحقیق کے مطابق ایک قدیمی خاندان کہلاتا ہے جو راجہ موردھج کی اولاد سے ہیں جو چتواڑ کا راجہ تھا۔ ہندو اور مسلمان گجر کہلانے لگے ۔ ہندو مرائی گجر کہلاتے ہیں اس خاندان نے 939ء میں بمقام نوساہی (سندھ) میں عربوں سے جنگ کی۔

اسوال ۔۔ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ اسوال یا اسول گجر ہیں۔ سلنگی کہلاتے ہیں کہ ہم آسوال کی نسل سے ہیں اسوال کا نام آسیانگری کی وجہ سے مشہور ہوا۔ جو کہ ان کا قدیمی مسکن تھا۔ آسیانگری جودھپور سے شمال کی طرف ۱۸ میل کے فاصلے پر۔ ان کی دس بڑی شاخیں ہیں ان میں اُبادہ، چچیدہ، نڈولہ، یانا، ڈالہ، نیاہستہ، یانا ہانا، ممیا، اجلسپنی، جھنگرا، یادوگاڑا، للانہ، لونیاں،

سوڈھا، ان کی دو شاخیں ہیں نگد اور سوڈا۔ ایک شاخ کمکمالہ، یہ گوت احمد آباد کے ناگر سٹھیوں کی ہے۔ پنجاب میں یہ گوت نہیں پائی جاتی البتہ ریاست کشمیر اور ہندوستان کے صوبہ جات متحدہ میں پائی جاتی ہے۔ان کو اوسول بھی کہتے ہیں ۔قدیم تاریخ گجر میں اسوال ایک قدیم قبیلہ ہے اس کا شمار گرجستان قبائل سے ہے خود اس قبیلے کی ریاست قبرتائی اور گرشابرقاری، خوسور (کھوکھر) پشاوا (پسوال) اور چیچی قبائل کے درمیان واقع ہے۔

بوکن ۔۔ یہ راجہ جگدیو کی اولاد (کھٹانہ) سے ہیں ان کا مورث بوکن نامی تھا۔ اس کی اولاد ملک دکن سے اس علاقہ میں آئی اور کئی دیہاتوں میں اپنا قدم جمایا۔ موضع بوکن گجرات و جہلم میں ان کے نام پر ہے۔

برکٹ ۔۔ کسانہ، گورسی، اور آدھی گوت برکٹ شمار کی جاتی ہے یہ اصل گجر ہیں ان میں راجپوتوں اور جاٹ میں بھی برکٹ پائے جاتے ہیں ۔روایت یہ ہے کہ راجہ سدیو گوجر کے تین فرزند (گورسی، کسانہ، برکٹ) گورسی اور کسانہ کو راجہ سدیو نے سالم سالم حصے دیئے اور برکٹ کو آدھا، دیا گیا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ گورسی اور کسانہ کی اولاد تھی اور برکٹ بے اولاد تھا۔ مختلف لوگوں کی مختلف رائے سامنے آئی مگر حتمی فیصلہ باقی ہے (مولف کا بھی اس پوائنٹ پر اتفاق رائے نہیں ہے اولاد نہ ہونے کی بنا پر آدھا گوت تصور کرنا یہ تاریخ کے ساتھ مذاق ہے جس کی کئی کتب میں تردید ہو چکی ہے اگر اس برکٹ کی اولاد نہ تھی پھر نسل کیسے پھیلی؟ لہذا اس پر اتفاق نہیں کیا جا سکتا) تاریخ گرجر حصہ پنجم میں برکٹ گوت کے بارے میں چوہان صاحب نے لکھا ہے کہ گورسی، کسانہ اور برکٹ ڈھائی نہیں تین گوتیں ہیں، ڈھائی گوتوں کی روایت غلط ہے۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یمن میں برقہ ایک یادگار ہے اس قبیلہ کی جو کہ سمندر کے قریب ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے یہ قبیلہ یمن میں رہ چکا ہے ۔اسی طرح لیبیا اور مصر میں بھی اس قبیلہ کی ریاستں موجود تھی ۔(تقویم البدان ص۴۴) مصر کے بعد برقہ قبائل کی حکومت جزیرہ میں قائم ہوئی۔ جزیرہ سے شمال کی جانب ازبکیوں کے قریب اس قبیلہ نے اپنی حکومت کی بنیاد رکھی۔ کسی

وقت برقہ (برکٹ) قبائل کی ریاست شمال کی طرف آرمینیہ سے ملتی تھی اور مشرق کی جانب سے عراق سے مغرب کی طرف سے ایک طرف روم سے اور دوسری طرف شام سے۔ برکٹ قبیلہ ایک طرف رومیوں سے ملتا تھا اور دوسری طرف اس کے ساتھ ملتہ قبیلہ کے آباد تھے۔ برکٹ اور کھاری قبیلے کبھی تو آپس میں متحد ہو جاتے تھے اور کبھی جنگوں میں مشغول ہو جاتے تھے مگر بانیہ قبیلہ نے دانوس کے قریب ان کو سخت شکست دی۔

بھٹی گجر۔۔ بھٹی راجپوتوں، جاٹوں میں بھی پائے جاتے ہیں پنجاب میں ان کی اکثریت ہے سیاہ فارم اور مزدوری کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا مورث بھٹی تھا جو مسلمان ہو گیا چونکہ نمازی تھا اس کا لقب مصلی ہو گیا۔ اکثر خانہ بدوش لوگوں میں بھی بھٹی ملتے ہیں۔ بھٹی کے نام کئی شہروں میں ملتے ہیں۔ پنجابی میں دلا بھٹی کے قصے مشہور ہیں۔ کشمیر کے بٹ خاندان بھٹی یا بھٹار گوت سے ہیں۔ قدیم تاریخ گجر کتاب میں پٹی، بھٹی، بھاٹیہ، بھٹ، پٹاو، پتا، بانت، بھٹھویہ، بوسن، بھینٹ سب اسی قبیلہ کے نام ہیں اور عربی میں اس قبیلہ کو بتایا بتی کے نام سے ذکر کیا گیا ہے یہ قبیلہ گجروں میں بھٹی اور کشمیری میں بٹ کے ناموں سے موسوم ہے اور بھٹ، بھٹی، بھٹیا قبائل ایک ہی ہیں۔ شارٹ ہسٹری اف گرجر کے مطابق علی حسن چوہان بھاٹی اور بھٹی کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ راجا بھدارا کے بیٹے بھاٹی راؤ نے ملتان سے ساٹھ میل دور راوی کے کنارے پر ایک شہر تعمیر کیا۔ اس علاقے پر ان کے خاندان کی صدیوں سے حکومت تھی۔ گرجر بادشاہ مہر بھوج (۸۳۶ء تا ۸۸۸ء) کی بڑی ملکہ پدمنی کا تعلق بھاٹی کے شاہی خاندان سے تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے بھاٹی قبیلہ اس دور میں بڑی اہمیت کا حامل تھا (جی پی ص ۱۱۸)

لاہور کے ایک دروازے کا نام بھاٹی گیٹ ہے جس کا رخ شہر کی طرف جاتا ہے۔ نویں صدی میں بھٹیوں کی حکومت گرجراترا کہلاتی تھی۔ بھٹی وٹ سراج پرتیار کے ماتحت ہو گئے پرتہاروں کے زوال کے بعد بھٹی چوہانوں کے حلیف بن گئے (جے۔آر۔اے۔ایس، ص ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ای۔آئی، ج ۵ ص ۲۰۸۔۲۱۳، جے۔بی۔بی۔آر۔اے۔ایس، ج ۲۱ ص ۶۱۰،

بی، جی، ص ۸۵) محمود غزنوی نے ۱۰۲۶ء میں بھاٹی شہر کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا اس خاندان کے دوسرے شہر بھلسیر، تنوٹ، دراوڑ اور ٹھنڈا، وادی ستلج میں تھے۔ بھلسیر کا راو کشال پرتھوی راج چوہان کا سالار تھا۔ ۱۳۹۸ء میں بھٹیوں کو تمیور لنگ نے مکمل طور پر اکھاڑ دیا۔ ٹھنڈا کے علاوہ ان کے تمام شہر تباہ کر دیئے گئے۔ بھٹی ہر طرف پھیل گئے کچھ بھٹیوں نے جہلم میں بھٹی گجراں بسایا۔ کچھ بھٹی ضلع سیالکوٹ میں آباد ہو گئے۔ جہاں آج کل محمد امین بھٹی ایک مشہور سول انجنیئر ہے۔ اسلام آباد میں چوہدری غلام قادر بھاٹیہ ایک سرگرم گجر ہے۔ چوہدری محمد ابراہیم بھٹی نمبردار کا بیٹا چوہدری محمد جمیل کوٹ شیرا ضلع گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ اس وقت بھٹیوں کی اکثریت نے گوڑ گاؤں کے پہاڑوں میں پناہ لی۔ وہاں سے پھیل کر گنگا تک تین سو گاؤں میں بس گئے گوڑ گاؤں سے گنگا دریا تک کا علاقہ بھٹی گجروں کی وجہ سے گجرات کہلاتا تھا۔ (ایلیٹ گلاسری، ص ۱۰۰ اور ممائرز آٹ ڈسٹرکٹ بلند شہر ص ۱۷۶) ۱۸۵۷ء میں اتا، اسادر اور دادری کے راؤ نے انگریزوں کے غلاف جنگ کی جن میں ان کو شکست ہوئی لیکن آج بھی بھٹی بھاٹی گجروں کو برتری حاصل ہے۔ ۱۹۹۳ء میں مہندر سنگھ بھاٹی یوپی کی قانون ساز اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تھا۔ جو اپنی خاندانی جھگڑے میں قتل ہو گئے تھے۔ بھاٹی یادو قبیلہ کی شاخ ہے۔ مسلمان یادو گجر بھی موجود ہیں سرحد اور کشمیر میں یہ لوگ یادو یا جادو کہلاتے ہیں۔ مالوا میں ہندو گجر یادو ہیں۔ سری کرشن شہزادہ یادو خاندان میں پیدا ہوئے۔ بابا نند بھی یادو گجر سے تھا۔ سری کرشن کا یوم پیدائیش ۸ بھادوں ہے

بھنڈ ۔۔ یہ کھٹانہ کی شاخ ہیں بھنڈ پنجابی میں شور وشر اور جھگڑے کو کہتے ہیں۔ چونکہ ان کے مورث اکثر لوگوں سے لڑتا تھا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے کرتا تھا اس لیے ان کا نام بھنڈ مشہور ہو گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں بھنڈ نقال کو کہتے ہیں یہ لوگ دوسرے کی نقل اُتارتے تھے اس لئے ان کو بھنڈ کہنے لگے۔ اس گوت کے نام پر بھنڈ کملا، بھنڈ، راجو بھنڈ، وغیرہ مواضع ہیں۔ یہ لوگ محنتی اور جفاکش، اچھے سپاہی ہیں۔۔

پھوملہ، بھوملہ، بھبنلہ ۔ یہ پشتوں تک یہاں آباد رہے۔ ان کا مورث آلو چند مسلمان ہوا

جس کا اسلامی نام عمر بخش رکھا اس کی اولاد گجرات ،ملوانہ و طاہر ،لونگو، گاؤں آباد کئے ۔جو زمانہ قدیم میں بھوملہ کا ٹپہ کہلاتا تھا۔عمر بخش کے بعد ازاں اپنے گاؤں کا نام موہن پال رکھا دیا مگر نمازی تھا اور مسجد میں آذان دیتا تھا اس لئے ملا کے نام سے مشہور ہوا اور اس لقب کے نام پر یہ گاؤں ملوانہ مشہور ہوا۔ راجہ پنوار رکھ بنسی ہیں بھوملہ ان کا مورث راجہ تھا۔ جو کہ چتور گڑھ کے راجہ کی مخالفت کے باعث پنجاب چلا آیا اور لاہور کے مضافات میں ایک ویران جگہ آباد کی جس کا نام کالا نامی گاؤں پڑا۔ یہ خاندان کئی پشتوں تک یہاں رہا،ان کا مورث آلو چند مسلمان ہو گیا اور اپنا نام عمر بخش رکھ دیا اس کی اولاد گجرات موضع ملوانہ و طاہر ،لونگو، گاؤں آباد کئے جو زمانہ قدیم سے بھوملہ تپہ کہلاتا تھا۔

بھلیسر۔۔یہ چوہان کی شاخ ہے جن کا مورث بہلو تھا پہلے یہ لوگ موضع بھلیسر انوالہ گجرانوالہ میں رہتے تھے وہاں سے نقل مکانی کر کے گجرات بھلیسر انوالہ آباد کیا ان کی کئی گاؤں میں ملکیت ہے ہمارے خیال سے یہ لوگ بھالوٹ سے ہیں جس نے رام چندر کو امداد دے کر راون کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ یہ قدیم قوم کہلاتی ہے۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق بہلسیر قبیلہ جو قدیم تایخوں میں بلازو کے نام سے ذکر کیا گیا ہے وہ لود بن سام کی اولاد ہیں اور بلازر ہی کی اولاد سے تراس (تاس) قبیلہ فریزی قبیلہ یعنی پر یہار، اتروسک قبیلہ جو کہ طور قبیلہ کی اصل ہے اور البانوی اور ایٹالی خود گجروں میں ایک آتالہ قبیلہ بھی ہے۔ یہ تمام قبیلے بلازر (بھلیسر) قوم کی اولاد بتاتے ہیں (مورخ ہیرودت)

پر یہار۔۔تاریخوں میں پر یہار، پرے ہر، پرتھار، پرہار سب ایک ہی گوت ہے۔ یہ اگنی کل ہیں ان کے گجر ہونے کے دلائل موجود ہیں۔بعض کتبوں میں انھوں نے پر ہار گجر لکھا اور بعض میں پر مار، پھواہیہ لکھا۔ یہ اپنے آپ کو مورث پرتھی نامی سے منسوب کرتے ہیں۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق قنوج کے شاہی خاندان کے گرجر (۷۵۰ءتا۹۵۰ء) یہ سہار نپور کے ایک گاؤں اکورکلاں کے علاوہ بعض دوسری جگہوں پر بھی بستے ہیں۔

پشکر۔۔۔یہ بھی گجروں کی گوت ہے جو کہ پشکر شہر کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ چیچی کی شاخ ہے اور پشکر میں گجروں کے مقدس مقامات مندر وغیرہ ہیں جن کے یہ لوگ متولی ہیں اور لوگوں سے نذارنہ وصول کرتے ہیں۔

پھوکر۔۔ یہ گوت کھٹانہ کی شاخ ہے مورث کا نام شیخ جھنڈا بتاتے ہیں جو کہ بہادر گڑھ دکن سے جہانگیر کے دور میں حکومت کی طرف سے قاضی رہے۔اور گجرات میں کچھ رقبہ حاصل کر کے ایک گاؤں منڈے وال آباد کیا اور بہادر گڑھی سے بدلتا بدلتا بھر گڑ ہو گیا۔انھوں نے میانہ چک،سود، مکوانہ حسن، چکوڈی ،بھر گڑ آباد کیا۔

پنوار گجر۔۔اس گوت کے گجر اپنے آپ کو پر مار گوجر کی اولاد تصور کرتے ہیں۔اور چندر بنسی کہلاتے ہیں اور اپنا تعلق چھوکر گوت سے ملاتے ہیں۔کتاب جموں و کشمیر میں (ڈاکٹر آر آر کھجوریہ) کے خیال کے مطابق بڑے نام کے ایک تعلق دار کی نسل سے ہے۔ان کا بزرگ ننگے پاؤں پوجا کے لیے ملتان سے دریا کا پانی لاتا تھا۔ایک دن پیر کی کرامت اور عزت سے بڑا کہنے لگا۔تب یہ گوت بڑے کے نام سے مشہور ہوئی۔۔

تاک، تنکش، ٹھاک، ٹھک، ٹانک، اور ٹونگ ایک ہی خاندان ہیں راج ترنگنی کتاب کے مطابق کشمیر کے حکمران شنکر ورمن نے گرجر راجا لکھن پر حملہ کیا۔جس کا تعلق ٹھاک خاندان سے تھا جس نے اپنی سلطنت گرجر بھومی سمال مغربی علاقہ دریائے بیاس اور دریائے کابل تک پھیلی ہوئی تھی۔ چھاج دوآب کا گجرات اور مردان کا گجرات اس گجر بھومی کے باقیات سے ہیں ۱۰۱۰ء میں اس سلطنت کا خاتمہ محمود غزنوی کے حملے کے نتیجہ میں ہوا۔۔کتاب الہند میں البیرونی نے ،،سارن گجر کے بارے میں لکھا کہ یہ سلاطین گجرات تھا جنھوں نے اس ملک میں اسلامی تہذیب وتمدن میں شاندار آثار چھوڑے یہ بھی گجر تھا اور تانگ گوت سے تھا۔شارٹ ہسٹری آف گرجر کے مطابق ۳۱۰۱ قبل مسیح میں مہا بھارت کی جنگ میں تنکشک حکمران نے کوروں کا

ساتھ دیا۔ان کا دارالحکومت تکشلا تھا۔اس لفظ کے معانی تکشوالا ہے۔اس کی مختصر شکل تکش لا ہے ۔تکش، تھک یا ٹک، ٹنک ٹونگ سبھی ایک ہی قبیلہ سے ہیں۔تیسری صدی عیسوی میں تکش بدھ ہو گئے اور تکشلا صدیوں تک علم کا مشہور مرکز رہا۔یہ علاقہ تک دیش کہلاتا تھا۔کلہن کشمیری کی قدیم کتاب راج ترنگنی میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔,,وہ لکھتے ہیں کہ کشمیر کے حکمران شنکر ورمن نے گجر راجا لاکھن، جس کا تعلق تھک خاندان سے تھا، پر حملہ کر دیا۔اس نے اپنی سلطنت (گرجر بھوج) تک دیش کو شنکر ورمن کے حوالے کر کے بچا لیا۔گویا اس نے انگلی دے کر سارے جسم کو بچا لیا۔یہ واقعہ ۸۹۰ء عیسوی میں پیش آیا۔اس گرجر بھومی میں دریائے بیاس سے لیکر شمال مغرب میں دریائے کابل تک، دوآبہ میں گجرات اور مردان میں گجرات تک کا علاقہ تھا۔اس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔یہ حکومت محمود غزنوی کے حملوں کی وجہ سے ختم ہوئی۔جنگ آزادی میں حصہ لینے والے آخری بادشاہ انند پال کا بیٹا تری لوچن پال تھا اس نے کشمیر میں پناہ لی۔ٹک، لنک، ٹونک، تھک، کھٹ، ٹھکر، ڈھکر، ٹھاکر یا تھکر یا ایک ہی خاندان ہے۔جو مختلف علاقوں میں مختلف انداز سے بلایا جاتا ہے،،

تاس۔۔۔اس گوت کا تعلق بھی سورج بنسی سے ہے جو کھٹانہ کی شاخ ہے ان کا شجرہ کھٹانہ سے ملتا ہے۔وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں کہ تاس نامی اکبر جلال الدین کی فوج کا سپہ سالار تھا

ٹھلہ۔۔ٹھلہ بھی گجروں کی کھٹانہ شاخ سے ہیں ان کا مورث راجہ ٹھلہ تھا اسکی اولاد پنجاب آئی اور کئی جگہ زمین آباد کی۔ان کی ملکیت دھڑ وغیرہ میں ہے۔ایک گاؤں ٹھلہ بھی ان کے نام پر ہے قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ کالس سے ملتا ہے تاس قبیلہ کی بہت سی یادگاریں ہیں۔عربی و فارسی میں اس قبیلے کو تراسینی لکھا ہے۔یہ بھی حکمران قوم کہلاتی ہے۔جس کی بہت سی ریاستیں تھیں ۔کھاری، مینا یا مونہ، کالس، لودی، بھملہ۔پانفلی قبیلے کئی ہزار سال قبل ق م گزرے ہیں۔دارا شاہ ایران کے ساتھ بھی امین سامس (ساسو) کالس، لمینوس، افیوس، پاروس، ایبروس، تاسس (تاس) قبیلوں نے جنگ کی ہے (تاریخ ایران) سکندر رومی کے حامیوں نے جب مقدونیہ پر

قبضہ کر لیا تو تاسی خاندان کی حکومت کی سیادت ختم ہوگئی، کرسوس شاہ لودی کے ساتھ بھی اس قبیلے نے بہت تعاون کیا تھا اور لیدی خاندان کو منظم کیا تھا۔تاس قبیلہ ایک قدیم قبیلہ ہے۔ٹھلہ قبیلہ دیار بکر اور موصل عراق میں قدیم سے آباد ہے۔

چرن۔۔شاہان گجر کے مطابق چرن اور نسیاک کچھ علاقہ میں چرن اور نسیاک گوت پائے جاتے ہیں۔جو گجر میمدن ہو چکے ہیں وہ چرن کہلاتے ہیں اور بعض خانہ بدوش گجروں کو نسیاک کہتے ہیں۔نسیاک گجر کسی بیوہ سے شادی نہیں کرتے۔چرن گوت بیرونی ممالک میں روس اور افغانستان میں پائی جاتی ہے۔

چھالے۔ یہ پنوار اور سوم بنسی راجہ چھالہ کی اولاد سے ہیں۔ان کا مورث کسی زمانہ میں پنجاب آیا وہ دریائے راوی میں جانور چراتا تھا جب دوسری قوموں نے ان کا دائرہ تنگ کیا یہ لوگ جموں کے علاقہ میں چلے گئے اور کچھ گجرات آ گئے۔ان کی تعداد کم حالت خستہ حال ہے۔

چندیل۔ دوسری خاندان کی طرح چندیل بھی نویں صدی میں حکمران رہے۔راجہ انند چندیل نے 831ء میں ایک پر ہار سردار کو مغلوب کیا اور ملک پر قابض ہوگیا، راجہ انند کی مشہور عمارتیں اور تالاب دنیا میں یادگار ہیں۔چندیل خاندان کے آخری راجہ محض مقامی سرداروں کی حیثیت سے سولہویں صدی بندیل کھنڈ پر حکمران رہے یہ قوم رفتہ رفتہ کمزور ہوگئی اور یہاں سے دوسرے علاقہ میں منتشر ہوگئی۔یہ بہت بہادر گجر کہلاتے ہیں ان کی داستان بہت مشہور ہیں ایران میں ستم کی داستانیں مشہور ہیں ملکانے اور چندیلے بہادر گجر کہلاتے ہیں انھوں نے محمود غزنوی کو دو دفعہ شکست دی رتی اور قنوج کے راجگان سے بیک وقت لڑائیاں لڑیں، پرتھوی راج نے ان کی طاقت کو کمزور کر دیا گیا مگر مٹانہ سکے جب رتی پر باہر ممالک کے مسلمان کا قبضہ ہوا تو چندیلے میدان جنگ میں آ نکلے انھوں نے تمام بیرونی حملہ آوروں کو وہاں سے نکال دیا ۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ بھی جدلیس کی اولاد میں ہے اور جندل نام سے بلاد عربیہ میں مشہور ہے۔جندل عرب کے مشہور قبائل میں سے ہے۔

بندیل گجر۔ یہ چندیلہ کی شاخ ہے۔اس خاندان نے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں میان سے تلوار نکالی تھی۔دکن فتح کے بعد جب ابوالفضل علاقہ ہند مکھنڈ میں داخل ہوا بندیل گجروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔اکبر نے بندیلوں کا یہ جرم معاف کر دیا اور اس نے اس گوت کے حصے کر دیے ایک حصہ کو جاگیر دے کر اپنا ہم راز بنا دیا اس طرح ایک حصہ راجپوت اور دوسرا حصہ گجر بنا۔

چھمبر گوت۔۔یہ گوت چندر راتری کو اجکل چندیل یا چندیلہ گوت کی شاخ ہے۔چندیلہ ایک بہادر راجہ تھا۔جس نے محمود غزنوی کو دو دفعہ شکست دی۔اور بندیل کھنڈ سے باہر نکال دیا گیا۔یہ غیرت مند گجر کہلاتے ہیں۔اور کھشتری گجر کہلاتے ہیں۔چھمبر گوت کے نام پر کشمیر، گجرات (پال وہند) میں اس کی ایک مشہور گوت چھمبر وال ہے۔یہ دونوں ایک ہی گوت ہے اس گوت کے گجر لاہور پنجاب میں آباد ہیں۔

دہڈڑ۔۔یہ سٹرو یہ خاندان سے ہے۔ان کا مورث راجہ دیڈر کی اولاد میں تھا۔ضلع گجرات میں آ کر آباد ہوا کھاری، مہیسی، دیڈر آپس میں بھائی بند ہیں۔ان کا سلسلہ نسب منجد ہے۔یہ بیان کرتے ہیں کہ سٹرو یہ کے تین بیٹے تھے، دیڈر کھاری جو گجرات سے دکن آئے، ان کی ۳۰ دیہات میں ان کی ملکیت ہے۔اس گوت کے لوگ قوی دل اور محنتی ہیں۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق وسط ایشیاء اور عرب ممالک کے اندر یہ گوت یگایا، ادیکا کے نام سے مشہور ہے جو قدیم قبائل میں اس کا شمار ہوتا ہے۔یہ قبیلہ ژاگروس کے پہاڑوں میں رہتا تھا پھر کوہقاف کی طرف گیا۔یہ کھٹانہ کی شاخ ہے۔جس کا تعلق سامی نسل سے ہے۔یہ قدیم مصری لوگ ہیں۔(حوالہ تاریخ مورجان)

دہڑ۔۔یہ بھی کھٹانہ کی شاخ ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم راجہ دہڑ کی اولاد سے ہیں۔جس کی حکومت سندھ میں تھی اور قوم دہڑ کی تاریخ مفصل و مکمل ہے۔ان کی ملکیت گجرات میں کئی مواضع ہیں۔جن میں گاؤں دہڑ، میانہ چک، اتم گاؤں واقع ہیں۔

ڈوگہ۔۔یہ تور سورج بنسی ہیں ان کا مورث ڈوگہ تھا۔ان کی اولاد میں کوئی شخص بادشاہ جلال الدین کے وقت پنجاب آیا اور رفتہ رفتہ گجرات میں ڈوگہ نامی موضع آباد کیا۔اس کے علاوہ ضلع مانسہرہ میں بھی ایک دیہات کا نام دوگہ ہے۔غازی اور دیگر مقامات پر اس گوت کے گاؤں کی گجر تصدیق ہوتی ہے۔گنجینہ گوجراں میں اکبر کے دور میں (1545ء) کو یہ لوگ دکن سے پنجاب آئے اور گجرات میں سر سبز علاقہ میں آباد ہو گئے، ان کی ملکیت ڈوگہ، چھنڈ یوال، چاہڑہ، دھوریا، ہندو وال، کہلانوالہ، کڑیا نوالہ، ڈھنڈالی، رکڈنڈ، نور جمال، جمن کسانہ، ٹوپہ، آدم میں مالک زمین ہیں۔گرجر میں وسط ہند کے گوجر خاندان کلچوری نے ادھم مچایا گوجر راجگان علاقائی تعصب کا شکار ہوئے جو دو حصوں میں تقسیم ہوئے جن میں چندیلہ اور دینگی کے چلوکیہ کے گجر شامل ہیں۔

ڈلائیٹے۔۔یہ کھٹانہ کی شاخ ہے۔ان کے مورث کی اولاد میں بھا گو نامی ایک شخص پہلے دیونہ تپہ کنڈو ضلع گجرات آیا۔پھر لاگ علاقہ ڈنگہ ٹبہ بالا میں چلے گئے۔بعض لوگ کہتے ہیں جو شخص کھیتی باڑی کرتے ہیں اس کو رانا کہتے ہیں ان کا مورث بھی کاشتکاری کی وجہ سے اس کو دلائٹہ کے نام سے مشہور ہوا۔(مولف کے نزدیک یہ معقول رائے نہیں ہے)

ڈوٹیے۔۔یہ بھی کھٹانہ کی شاخ ہے۔ان کا مورث روٹے نامی تھا اس کی اولاد میں کوئی شخص پنجاب آیا پہلے مرالہ گجرات میں ایک مشہور موضع میں مقیم رہا اس کے بعد اس کی اولاد جب پھیلی اس علاقہ میں ایک اور موضع ڈوٹیے کے نام پر آباد کیا۔ان کی ملکیت رنگھڑ، دھونی اور بکنہ وغیرہ میں ہے۔

سھو گجر۔۔اس گوت کے گجر اپنے آپ کو کھٹانہ کی شاخ بتاتے ہیں۔ان کا مورث سھو نامی تھا۔ان کی آبادی دو تین گاؤں میں آباد ہے، اور مالک زمین بھی ہیں۔اور سیر التاخرین سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا کچھ قبیلہ جہلم میں آباد ہے، بنی سہراں،، جہلم میں ہے۔

موری خاندان ۔تاریخ گرجر پنجم کے مطابق یہ ایک قدیم خاندان ہے۔جو راجہ موردھج کی اولاد ہیں جو چتور کا راجہ تھا۔موری خاندان کے ہندو گجر بھی ہیں۔اس خاندان نے سندھ میں عربوں سے جنگ کی تھی ان گجروں کا موریہ خاندان (اشوک کے زمانہ) سے کوئی تعلق نہیں۔

کل ہنیا۔ گجرات پنجاب چیچی اور چوہان کے ساتھ مشہور گوت کل ہنیا ہے۔بعض تاریخوں میں کال کینہ لکھا ہے اور گجرات کے چیچوں کے ساتھ کال کہنیوں کا ذکر ملتا ہے۔

خاندان گلہلوٹ کی شاخیں ۔سیوویہ، باگڑی، کیلم ،گھوریہ،دھونیہ، گووہ ،مکراسی ،بھملہ، ٹیچ ،سرا،ادہر،اوسیہ، ہزروپ ،نادویہ ،نادھوپ ،اوجاگرا، بتھوار، پاہار، پوردت، پیٹل ،یاپٹی دار، کھاری،، کھرل، کھرد، بجاڑ وغیرہ۔

لوئے گوجر کی شاخیں ۔۔امبک ،اتری۔بھرج، گرگیہ، گوتم ،حمد گینہ، کشیب ،کوشک،کوشلیہ، پریاک، دشست۔

تومر خاندان کی شاخیں ۔ بجران، بھرگڑ، چھوکر، دھونچک ،سٹرویہ ،منہاس، گیگی ،مہلو، مہلسی ،موری، ڈوگہ، ڈھوڈھنیڈہ، وغیرہ

پرتھار کی شاخیں ۔۔ بڑگجر، برہ، پرہار، بروہی ،بسوہ، چرن ،نسیاک، گرجانی ،رند، میر، منگل ستریمال،

خاندان پرو کی شاخیں ۔ باز، بہلوٹ، چندراتری، پرمار، چلوکیہ، اندرانہ،

چندراتری کی شاخیں ۔منڈیل، بنڈیل، ملکھانہ، مرائی چھمپر وال، چھمبر وغیرہ

پرمار کی شاخیں ۔۔ ،چاپ ،بردلی کے ہن، ہکلہ ،گڑھوال ، بوکن ،جھان ،بھڈانہ ، بھوجہ، پوڑ، پورس ،پھامبڑہ، چھالے ، چھاولہ ،لتالہ ،چیدی ،کوچرا ، کلچوری ،نون وغیرہ۔

چلوکیہ کی شاخیں ۔اسوال، پوسوال، شروک، وگھیل، یابا گھیل ،بیر پور، بھیلا، بھوت، کالاچ

،لنگاہ، سورکی ،توگیرا، برگو، سرویہ ،راوک ،رانگیا، کلاموراداہار، جبیدہ ،نڈولہ، وغیرہ قدیم تاریخ گجر کتاب میں مفتی عبدالغنی الزہری الشاشی نے سلونکی، شلونگی یا چلوکیہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ قبیلہ شلوق کی اولاد میں ہے سلونکی قبیلہ کا کازولی قبائل کی ریاست مشرق دجلہ میں بھی شلوگی بادشاہ نے حکومت سنبھالتے ہی مشرق وشمال کی طرف جنگیں شروع کر دیں اور گنہر ریاست پر فوراً قبضہ کرلیا۔ان میں سمہ چیچی اور لالی قبیلہ کو اپنے ساتھ ملایا۔اس قبیلہ کو خوب وسعت ملی یہاں تک سیستان بلوچستان اور شمالی ہند تک ان کو اقتدار مل گیا، سکندر رومی کے وقت بھی یہ قبیلہ اقتدار میں تھا۔

مختلف علاقے اور گجر گوتوں کی حکومتیں ۔۔ پنوار (دہارا گڑھ) چوہان (نگل گڑھ) سمل (ڈوڈ گڑھ) گلہوٹ (اہیر گڑھ) کاب (ڈھونڈ گڑھ) کھاری (مود گڑھ) سولنگی (روہد گڑھ)چوہان (کمبے گڑھ) موری (چتور گڑھ)لی کمبھ (مود گڑھ) ٹونگ (اسیر گڑھ) گہلوٹ (کھیڑہ گڑھ) چاوڑہ چھاوڑی (پٹن گڑھ) جھالا (پتر گڑھ) ڈوڈیہ (جیت پور) وگھیل (بندیل گڑھ) ہون اُکھیل گڑھ) سارتے (بُتی) گوجرک (پالے گڑھ) پدھیکر (سودھ گڑھ) نمل (جھٹن گڑھ) دیوارا (تارا گڑھ) بھگیسہ رام گڑھ) کاگو (کایمی گڑھ) ڈوڈے (کرشن گڑھ) تومر (دہلی) کھاپٹ (گجین گڑھ) کھیچی (انل دو گڑھ) مادو (جونا گڑھ) مکوانہ (مکدئی گڑھ) بروڈ بہمن گڑھ) دبھی (کیادو گڑھ) ہری ہر (ہرج گڑھ) گوڑ گورسی (اجمیر) یوکھیدیہ (شو یتبندھ (سوات) بھٹیلہ (جوت پور) سٹوریہ ونسی (سرور گڑھ) بورس (بوری گڑھ) شامل ہیں۔

آہیر ۔۔یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے دودھ فروخت کرنے والا یہ کاشتکار قبیلہ ہے۔اوران کا میل جل جٹ اور گجروں کے ساتھ ہے۔گورکھ پور اور بہار میں ان کی اکثریت ہے۔اس خاندان کے لوگ نیپال میں بھی آباد ہیں۔ان کی تین گوتیں ہیں جو جادبنس، گوالا بنس اور نند بنس کے نام سے مشہور ہیں۔۔

برہمن گجر۔۔ گور برہمن، ناگر برہمن، میر برہمن پشکر برہمن وغیرہ گجروں کی ذیل میں آتے ہیں۔ایک روایت کے مطابق یہ لوگ آتش پرست تھے دوسری روایت کے مطابق یہ کابل اور قندھار کی وادی کے برہمن ہیں ایک گروہ مہرگل کے ساتھ جو گجر راجہ تھا پنجاب میں آیا دوسرا گروہ اسوال قوم گجر کے ہمراہ مارواڈ میں آیا۔تیسرا گروہ چاپ گجر کا پیشوا تھا۔جب آفتاب پرستی کو زوال ہوا انھوں نے ہندو مذہب اختیار کیا۔ٹاڈ لکھتا ہے کہ پشکر گجر ماہر اور کاریگر تھے انہوں نے بمقام پوکران میں ایک تالاب کی تعمیر کی جس کے ضمن میں اس کو برہمن کا خطاب ملا،،نیپال کے اندر ایک ناگری جماعت ہے جو قدیم زمانہ سے یہاں آباد ہوئی تاریخوں میں ناگا نامی ایک فاتح تھا جو شمال سے ہندوستان آیا۔ناگا اور ناگر کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔

وین گجر۔۔ یہ کوہ شوالک کے دامن میں مسلمان گجر آباد ہیں جو مال مویشی پالتے ہیں۔

اٹھوار یا اٹھوال گجر۔ان کے بارے میں لکھا ہے یہ لوگ اونٹ چراتے تھے اس لیے ان کو اٹھوار یا اٹھوال گجر کے نام سے پکارا گیا یہ اس وقت جٹ، گجر اور راجپوتوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ان کا مرکز لدھیانہ تھا۔بھرت پور کا راجہ ان کا لیڈر تھا۔

سندھو گجر۔۔ یہ رام چندر کی اولاد میں سے ہیں جنھوں نے پہلی دفعہ لفظ گجر کا استعمال کیا۔یہ سورج بنسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا جد امجد رگھوبنسی تھا یہ گجروں اور جاٹوں میں موجود ہیں۔ یہ لوگ محمد غزنوی کے دور میں ماجھا کے مقام پر آباد ہوئے۔ کچھ سندھو کہتے ہیں ہم دکن سے غزنی میں آئے۔ٹیکسلا میں سندھو گجر موجود ہیں۔

سونی گرا۔۔ یہ چوہان گجر اور راجپوت لوگ ہیں ان کا اصل مسکن ناڈول تھا یہ لوگ سونی گرا ریاست کے مالک تھے۔

چھٹہ گجر یہ گجر سوات میں موجود ہیں جو کہ چوہان قبیلے کی شاخ ہیں جس کو بعض مورخین نے پانڈووں کی اولاد لکھا ہے۔ پنجاب میں گجرانوالہ اور وزیر آباد میں چھٹہ راجپوت بھی آباد ہیں۔ انڈیا میں چھٹہ گجراں کے نام پر شہر یا گاؤں بھی دریافت ہوئے۔

چونہجہ گجر یہ مظفر آباد کشمیر میں ایئر پورٹ کے ساتھ گاؤں میں آباد ہیں۔ یہ بھی تعداد میں کم ہیں مگر بوئی ہزارہ اور پنجاب میں بھی پائے جاتے ہیں۔

ڈولی گجر یہ بھی گجر کہلاتے ہیں۔ جو بعد میں مغل کہلاتے تھے یہ ضلع پونچھ تحصیل مینڈر میں آباد تھے۔ جو کہ راجہ دیوراج کی اولاد ڈولی کہلاتی ہے ان کی پانچویں پشت سے راجا نرسنگھ دیو تھا۔

وریو انڈیا کے گورداسپور میں وریو گوت کے گجر آباد ہیں پاکستان سیالکوٹ میں وریو ایک گاؤں کا نام بھی ملا ہے۔

تیڑوا گجر۔۔ یہ بالاکوٹ کے مقام پرریں، منڈی، منگ، جگن درہ شوالی، بھرج گڑی، ترنہ، کشترہ، گڑمنگ جبوڑی چٹہ بٹہ، کھن بٹل، گڑنگ جبوڑی، شنکیاری کے علاوہ ایبٹ آباد اور پنجاب کے کئی اضلاع دیر، سوات اور کشمیر میں آباد ہیں ان میں زمانہ قدیم میں خانہ بدوش گجر بھی تھے مگر آج کل زمینداری کے علاوہ نوکری بھی کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ ہے تیڑوا اور تیڑو یا دو الگ الگ گوتیں ہیں جس پر میرا اتفاق نہیں ہے یہ دونوں ایک ہی گوت ہے۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق تیڑواہ قبیلہ ایبریاء گجری قبائل میں سے ایک نامور قبیلہ ہے۔ یونانی اور غیر یونانی مورخین نے یہ ثابت کیا جزیرہ کرت، عراق اور ایشیاء کوچک کا خطہ میں تہذیبی اور تمدن مرکز رہا ہے۔اور مختلف علاقوں سے قومیں یہاں آکر آباد ہوئیں تیڑوا ایک شہر تھا ایشیاء کوچک میں اس شہر کے دو دوسرے نام بھی تھے جو ایلیون و پرگام۔ یہاں یونانیوں کی بہت سے جنگیں ہوئیں۔تو رات نے ان قبیلہ کے لوگوں کو ہیت قوم سے بیان کیا ہے اس کا شجرہ اس طرح بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ اپنے جد ہیت بن لبندی یا بلندی بن بالت بن وعد بن بویت بن عنقا بن مدین بن اراہیم۔ اس طرح تیڑوا قبیلہ مدین کی اولاد سے ہی ہیں۔(منجم البلدان، ج ۲ص ۴۲۱) لیکن دوسرے مورخین کہتے ہیں کو ہیتانی (ہیکشین) قدیم مصریوں اور اشوریوں کی اولاد ہیں اور قدیم مصری سائیں یعنی شاسو قبیلہ کی اولاد ہیں اور اشوریوں کے بارے میں یہ واضع ہے کہ وہ اشور بن سام کی

اولاد ہیں (مورجان، ج ۲ ص ۵۳، ۵۴) ان کی حکومتیں کوہ قاف میں قائم ہوئی ان کی اتنی وسیع حکومت تھی کہ ایشیاء کوچک بین النہرین اور سویا سے گزر کر مصر کی حدود تک پھیلے ہوئے تھے۔ مورخین نے سیٹ اور ہیت دونوں کو ایک لکھا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یونان میں خود بہت کچھ تر ووایا تیڑواہ قبیلوں کے باقی رہ گئے ہیں جو کبھی تین ہزار سال قبل میلاد یونان پر قابض ہو گئے تھے۔ اسی طرح بڑے دارا اور خشتار شا فارسی بادشاہوں کے ساتھ ان قبیلوں کی جنگیں ہوئیں۔ خود ایلونی کا دوسرا نام گرجی تاریخوں میں ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ دارا نے ان ریاستوں پر حملہ کیا اس وقت پریگام، شلونگی، برکٹ، مہیسی۔ مونہ، مودی، گورسی، کھاری، ریاستیں بلاد ایبریا یعنی گرجستان میں قائم تھیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے یہ قدیم اور گرجی قبائل ہیں (حوالہ تاریخ ایران باستان، ج ۳ ص ۶۶۰، ۶۶۱)۔

ماہر یا مہرہ گجر قبیلہ قدیم تاریخ گجر کے مولف عبدالغنی الزہری الشاشی علماء دیوبند لکھتے ہیں یہ قبیلہ گجر ایبری قبائل کا قدیم ترین قبیلوں میں ایک ہے۔ اس قبیلہ کے بہت سے علاقے تھے۔ عمان اور حضر موت کے درمیان اس قبیلہ کی آبادی تھی۔ یہ مہر قبیلہ مہرۃ بن حیدان کی اولاد ہے اور مہر اس قبیلے کا جد امجد تھا یہ عرب کا بہت بڑا قبیلہ ہے۔ ہوڈ کی قبر بھی مہر میں ہے۔ (عقد الفرید، ج ۲ ص ۴۶)

سیال، سیلیسی، اور چھالی۔ قدیم تاریخ کے مطابق یہ تینوں ایک ہی قبیلہ ہے۔ یہ قبیلہ سیلیس کی طرف منسوب ہے۔ اور یہ اہواز کی اولاد ہے اور اہواز عمر کدر لاچی خاندان سے ہے۔ اس طرح شاسو (شوش) اور سیلیسی آپس میں بھائی بند ہیں۔ یہ یمن اور یمامی میں آباد تھا۔ بلکہ یمامہ سے لیکر نجد تک سیلی قبیلہ رہتا تھا۔ (تاریخ منجم البلدان) اس وقت ان قبائل کی الگ ریاستیں تھیں۔ شمال ترسوس اور آرمینیہ کے پہاڑوں سے شروع کر کے فرات کے مغرب تک سیلیسی یا سیال قوم کا اقتدار تھا۔ فارسی کے اندر ماد اقبائل کے ساتھ جنگوں کے واقعات ملتے ہیں۔ یہ چھ سو سال ق م سیال قوم ایک طاقتور قوم سمجھی جاتی تھی۔ یہ قبیلہ چینی ترکستان تک یہ قوم جا پہنچی

۔(تقویم البلدان)

کانڈل گجر قبیلہ۔ اس قبیلہ کو قدیم گجر تاریخ کے اندر گجر لکھا ہے جو کہ بنو نعین) مونہ) کیدر میان پانچ سو سال کا وقفہ ہے اور کاندول، میر سوس کی اولادیں ہیں۔ یہ بھی بہت قدیم قبیلہ ہے اور تاریخ میں کئی ریاستوں کے مالک تھے۔

نمار یا نماڑ گجر مناریاماڑ، نمر یا نجر ایک ہی گجر قبیلہ ہے۔ یہ قبیلہ نمر بن عذر بن سعد بن رافع کی اولاد ہیں۔ اس کی شاخ بنو سلمانہ، اور بنو مقصص ہیں یہی قبیلہ بھٹی یا بھاٹیہ یا بٹ اور نوتنیی کا جد اعلی ہے۔ نمر کا ایک شجرہ اسطرح بیان کیا ہے۔ نمر بن عمیان بن نصر بن طہران یا نمر بن قاسط بن موسنبر بن انعانی بن اعمٰی یا نمر بن وبرہ بن تغب بن حلوان۔ (حوالہ تاریخ قدیم گجر، حوالہ اعلام، والتاج، جمہرۃ انساب العرب، ابن خلدون ج ۲)

ڈھو، ڈھوئے قبیلہ۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ اور ڈوئی ایک قبیلہ ہے۔ یہ لوگ یمن، حضر موت، عمان، بحرین، یبرین، وبار، دوگ اور دھنہ تک آباد ہیں۔ یہ بھی ایبریا قبیلہ ہے۔ اس قبیلہ کی نہر دون (ڈون) ایک یادگار ہے۔ جس کا ذکر مورجان کی کتاب میں ملتا ہے۔ مظفر آباد محمد رفیق صاحب اپنے والد گرامی کے بقول کہتے ہیں کہ ڈھو گوت کے گوجر بہت بہادر لوگ ہیں، کشتیاں لڑنا ان کا معمول تھا ایک دن کسی دوسری قوم کے بندے کے ساتھ مقابلہ ہوا اس میں ڈھو گجر کا بندہ گر گیا بلند آواز میں ڈھو نام سے پکارا گیا اس طرح ڈھو لفظ مشہور ہوا جو آج تک مشہور ہے۔۔ ڈھو گوت کے گجر کشمیر میں موضع سریان پتھکہ، موضع جلال آباد مظفر آباد، موضع سربالا چکار، موضع کھٹائی ہٹیاں بالا، میں آباد ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے یہ لوگ باہر سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ گوجری زبان بولتے ہیں عام گجروں کی طرح رہتے ہیں۔ (شکریہ محمد رفیق)

ڈھکڑ یا یا دیغور گجر قبیلہ۔ یہ قبیلہ ڈھکڑ یا تھکوا ایک ہی قبیلہ ہے۔ یہ قبر تائی اور داغستان

میں آباد ہیں۔داغستانی قبائل طورانیانڈ وپوربی اور سامی خاندانوں کا مجموعہ ہے۔ یہ بھی قدیم گرجی یاایبریاالنسل سے تعلق رکھتے ہیں جو گجر ہیں۔

مونہ گجر قبیلہ۔ گجر گوتوں میں مونہ کوکل مینا لکھا گیا ہے ممکن ہے دونوں ایک ہی گوت ہو قدیم تاریخ گجر کے مطابق اس گجر قبیلہ کی تاریخ بہت ملتی ہے جو یونانیوں نے میبائی کے نام سے منسوب کیا ہے اسکا قدیم عربی نام معین ہے،ہم اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلا دور لود بن سام کا ہوگا اور لود بن سام کے بعد عمالقہ کا اس دور میں یہ حکومتیں ہوں گی۔مصنف انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کہتا ہے کہ ۳۰۰۰ق م بابل کے کتبات میں معلوم ایک بادشاہ کا ذکر ہے جو معان یا مشرقی عرب کا بادشاہ تھا اور اس کے ساتھ ہی ۲۰۰۰ق م میں جب بکسوس عرب مصر پر حکمران تھے تو اہل مصر ایک قبیلہ کا نام معین تھا جو معین کی موجودہ شکل ہے۔(تاریخ ارض القران ،ج اص ۲۰۹)

بھملہ گجر قبیلہ۔ اس گجر گوت کا حوالہ پہلے بھی درج کیا گیا یہ قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ لود بن سام کی اولاد سے ہیں یہ قبیلہ بنو معین کے ابتدائی خاندانوں سے ہوگا۔عرب میں اس قبیلہ کی نشانیاں ملتی ہیں جس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے عراق کی طرف ہجرت کرنے سے قبل جزیرہ عرب میں بہت کچھ نشانات اپنے چھوڑ کر مرو کے قریب باقی ہے۔

مندڑ قبیلہ۔ یہ قبیلہ ہندو پاک میں منڈھار یا منڈھر کے نام سے متعارف ہے جس کا حوالہ دے چکا ہوں مگر قدیم تاریخ گجر کے مطابق عرب اور وسط ایشیاء میں یہ قبیلہ مادرومات، ہادرومات کے نام سے مشہور ہے۔تورات کے مطابق یہ ارفخشذ بن سام کی اولاد ہیں۔مولف تاریخ گجر کی تحقیق کے مطابق جاسم مہف،سعد بن حفران مطر آپس میں بھائی بند ہیں۔مطر ہی منڈر قبیلہ کا جداعلیٰ ہے۔اس طرح کاشر،طسم،عملیق،جاسم،ہزان،مطر سب سام بن نوح کی اولاد ہوں گے یہ عراق میں کورتی یعنی کثار یہ مطر یعنی منڈر ایک ساتھ رہتے تھے۔حوالہ تاریخ کرد ص ۱۶۶،۱۹۹)

جہیندڑ قبیلہ یہ قبیلہ اصل میں قدیم تاریخوں میں اوورشو کے نام سے مشہور ہے جن کا جادور نام کا ایبرستان میں ایشیاء کوچک نواحی میں ایک قلعہ تھا جس کے اردگرد قرہیل۔ایوک،یوغاذ سرمرعش،توروس،ایبریز نام کے بہت قدیم نشانات ہیں۔۱۵ویں صدی سے پہلیہتی اتحاد میں شامل تھا بلکہ رامسین دوم فرعون مصر کے ساتھ ہتی اور ایبریا قوموں کی جنگ ہوئی تو اس وقت قودشو یعنی جیندڑ قبیلہ کے لوگوں نے جادور قلعہ سے مصری فوجوں کو بھاری شکست دی تھی۔اس قبیلے کا تعلق سامی عیلامی قدیم ترین قوم سے ہے۔حوالہ تاریخ قو قازص ۱۱۱ کتاب قدیم تاریخ گجر ص ۹۰۱۔

کائی قبیلہ۔ الکایوس قبیلہ کو حکومت میرسوس قبیلہ کے لوگوں سے ملی۔ساررد،کانڈل، میرسوس،الکائی یہ سب قبیلے آغرون کی اولاد ہیں اور آغرون بادشاہوں کا سلسلہ لیدوس اور ہراکلس خاندانوں کے ذریعے آتمیں خاندان تک پہنچتا ہے۔آتمیں خاندان مونی قوم کی اولاد ہے ۔اور مونی قوم معین کی اولاد ہیں۔کائی قبیلہ کی ریاست کا کائی نام سے زاگروس میں موجود تھی اور یہ تین قبیلے وہاں ایک جگہ رہتے تھے۔کائی،صالی،باجولان۔(تاریخ کرد، ج اص ۱۲۴) بعض مورخین نے اس قبیلے کو حاتو قوائی کے نام سے ذکر کیا ہے اور قوائی،چان،چیکت وغیرہ قبیلوں کو ایک ساتھ ہی ذکر کیا ہے

ٹنگ قبیلہ۔ تنگ یا ٹانک ایک ہی قسم ہے عربی میں ٹنگ یا تک یا تانک قبیلہ کا قدیم ترین نام آتن یا طنہ ہے۔آتن قبیلہ،دری اور پلازر آپس میں بھائی بند ہیں۔اور یہ قدیم ترین لیدی قبائل میں سے ہیں۔پلازر بلھسیر اور آتن قبیلے جب ان پر دوقہ لون بادشاہ حکومت کرتا تھا تو اس وقت ان کی ریاستیں تسالی (سیالی) قبیلہ کی ریاست کے جنوب مشرق میں تھیں۔اور قادمہ اقام کی ان کی جنگیں ہوئیں اور ان قبائل کو پارناس کی طرف نکال دیا اور پارناس سے پھر ان قوموں نے پیلو پرنز کی طرف سے ہجرت کی اور وہاں ہی یونان کی سرحدوں پر ایک سلطنت کی بنیاد رکھ لی۔کوہ قاف میں کوہان اور دون کے درمیان تانائی ٹنگ قبیلہ کی ریاست تھی اور بحر ازوف

کے ساتھ طونہ دریا کے اردگرد یہ قبیلہ آباد تھا؟

جادویا (چوڑا) قبیلہ یہ قبیلہ قدیم ترین کاپہ دوکی قبیلہ کی شاخ ہے جو کہ مختلف ناموں سے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جوہتی اتحاد میں ۱۲۹۷ ق م میں فرعون مصر کے مقابلے میں جنگ میں یہ قبیلہ شریک ہوا اور پھر قادیش، توئی، ٹونب، نہارنا، اروزا، خابور، فنیقیہ قبیلوں کی ریاستوں کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا (حالہ تاریخ مورجان، ج ۲ ص ۲۷)

سلہریا یا سلاریہ قبیلہ قدیم تاریخ نے اس قبیلہ کو کل ہر کا نام دیا ہے یہ قبیلہ خادیہ یا ہالدیہ کی اولاد لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ خالدیش قدیم ترین عیلام کے شاسو سلسلہ میں ایک بادشاہ ہو گزرا ہے۔ (تاریخ کرد) مغربی کوہستان میں کسی زمانہ میں قائم ہوئی تھی یہ بھی ایبریا کی ہم نسل ہیں۔

تومر قبیلہ قدیم تاریخ گجر کے مطابق جب آتیں بادشاہ شہزادہ کرزوس کا جنازہ لایا گیا تو کرزوس نے اپنے صاحبزادے کو دفن کیا اور دو سال تک اس کے غم میں رہا۔ اسی دوران میں کورش شاہ فارس نے حملہ کیا اور لیدی بادشاہ کے ساتھ جنگ کا آغاز کر دیا۔ ادھر یونانیوں نے بھی لیدیوں کے خلوف بغاوت مچا دی۔ اس طویل جنگ میں آخر کار فارسیوں کو فتح ہوئی اور لیدیوں کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا اور کرزوس بادشاہ فارسیوں کے ذریعے سے مارا گیا۔ لیکن اس کا صدمہ سب قبائل کو بہت ہوا سب قبائل کے لوگ تومرس ملکہ کے اردگرد جمع ہو گئے اور تومرس ملکہ نے کھاری لیدی، لالی، بھملہ۔ کنی، لیسی تمام قبیلوں کو دو دن میں جمع کیا اور متحد ہو کر فارسیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی ٹھان لی،۔ ادھر کورش نے تومرس ملکہ کو شادی کا پیغام بھیج دیا جس کی وجہ سے تومر ملکہ کا غصہ دوگنا ہو گیا اور اس نے کورش بادشاہ فارس کو جنگ کرنے کی دعوت دی۔ ادھر تومرس اپنی تمام قوموں میں اور خانہ بدوش قبائل میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی تھی۔ ملکہ تومر گورجی نے بادشاہ فارس کو اس طرح پیغام بھیجا کہ کورش بادشاہ ماد جس جنگ میں اور خون ریزی میں تو مشغول ہے اگرچہ حالات تیری مساعدت کر رہے ہیں لیکن پھر بھی

اپنے آپ کو پیچھے روک دے اور تو اپنی قوم پر حکومت کر اور ہم اپنی قوم پر حکومت کریں۔ اگر تم باز نہیں آتے ہو اس کا نتیجہ بہت سخت ہوگا لیکن کورش نے فوراً اپنے مشیروں کے ساتھ مشورہ کر کے لیدی اور متیانی قبائل پر حملہ کر دیا۔ آخر کار ایک طرف سے کورش نے بحری قبائلیوں کو پہاڑوں میں چھپا دیا لیکن کورش کی فوج ابھی ایک دن کی مسافت پر تھی کہ راستے میں کھا پی کر سو گئے۔ اسی دوران تومرس ملکہ کی فوجوں نے میدی فوجوں پر حملہ کر دیا لیکن اس جنگ میں مازاتی اور لیدی فوجیں بھاری جانی نقصان کے بعد شکست کھا گئیں اور جابز بن تومرس شہزادہ گرفتار ہو گیا۔ دوباہ تومرس نے قبائلی فوجوں کو منظم کیا اور کورش پر حملہ کر دیا لیکن اس سے قبل ہی جابز شہزادہ کورش کے ہاتھوں قتل ہوا لیکن تومرس نے شدید حملہ کر دیا اور کورش کو قتل کر دیا اور اس کی فوج کو اسیر بنا لیا۔ (تاریخ ہیرودت، ج ۱ ص ۲۷۹۔۲۸۷)

تومر خاندان کے گجر راجے راجہ جاولہ جس نے 275ء تا 330ء تک حکومت کی یہ بھوپال سے چل کر شمالی علاقوں یعنی بندیل کھنڈ اور کڑا (الہ آباد) تک حکومت کی۔ اس کے بعد راجہ دہلو آدتیہ تومر بانی دہلی، راجہ سالباھن تومر سیالکوٹ، راجہ رسالو تومر، راجہ آہست گراہ تومر، راجہ ادھرن سمجھ تومر، راجہ روہیک تومر، راجہ سپد ھندل تومر، راجہ روہت پال تومر، راجہ مدن پال تومر، راجہ اننگ پال تومر نے مختلف دور میں حکومت کی۔ ان کے دور کے کتبے جو 885ء تا 910ء کے زمانہ میں تھے۔

چوپڑا قبیلہ قدیم تاریخ گجر کے مطابق قدیم تاریخوں میں چوپڑا قبیلہ کو جاہارقہ کے نام ذکر کیا گیا مورخ رشید باسمی لکھتے ہیں تمام قبائل جوزاگروس کے پہاڑوں کی اطراف میں قدیم سے پھیلے ہوئے ہیں جیسے کہ شاد جان، لر، مزدیجان، وغیرہ اس میں چار قبیلے گجروں کے اکراد میں بیان کئے گئے ہیں جیسے کہلر یالاری یہ گجروں کا قبیلہ ہے اور اسی طرح بارسان، بارو گجر قبیلہ ہے اور جبارقہ گجروں کے موجودہ چوپڑا قبیلے کا قدیم نام ہے اور جوانیہ چوہان قبیلہ ہے۔ مورخ نے ان کا نسلی تعلق مضر بن نزار سے بیان کیا ہے لیکن جب تحقیق سے دیکھیں تو توسوران،

کوران، کلہر، لر، پشوی (پسوال) جوبیہ (چاپ) مہرانیہ (مہر) جاوانی (چوہان) سروجی (سروگی) یہ سب قبیلے کردیوں میں اور گجروں میں مشترک ہیں۔

ساکا قبیلہ بحر اسود اور بحر خزر کے درمیان قدیم یہ قبیلہ آبادھیمور جان کے مطابق ساتویں صدی اور آٹھویں صدی عیسوی میں سومری اور سیکت قبائل کے درمیان شمال مغربی کوہ قاف بحر ازوف کے مشرقی کنارے پر شدید جنگیں ہوئیں۔ یہ وہ دور تھا کہ جب سومری یورپ پر قابض ہونے کے لئے تھے (تاریخ مور جان) اس سے معلوم ہو گیا سومری اور ساکا باوجود طورانی النسل ہونے کے مستقل اور الگ الگ قومی حیثیت اختیار کر چکے تھے اور جب ایبریا قبائل کا آتسین بادشاہ ان کے علاقہ میں پہنچا تو یہ تمام علاقے سومریوں اور ساکا قبائل سے بھرپور تھے آتیں بادشاہ لیدی اور ایبریا خاندانوں کو لے کر تین ہزار سال ق م یہاں پہنچا تھا۔ حوالہ تاریخ مور جان۔ مورخین نے ہندوستان میں ساکا کے ضمن میں جن بادشاہوں اور قبیلوں کا ذکر کیا ہے ان میں اکثریت و بیشتر جٹ اور گجر قبائل کے بادشاہ تھے۔ یہ بھی ایک جگہ لکھا گیا ہے ساکا اور یوچی قبیلہ نے ملکر باختر پر حملہ کیا اور پھر آہستہ آہستہ شمالی ہند کا رخ اختیار کیا (تفصیلی رپورٹ تاریخ ایران باستان ج ۳ ص ۲۲۵۶)

سیر قبیلہ یہ قبیلہ سیر نائیک کی اولاد ہے نائیک ہی کونکوس کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ یمن میں سیر ایک شہر ہے جو اس قبیلہ کی یادگار ہے۔ یہ لیبا اور مصر میں بھی آباد ہیں۔ جبال خوزستان میں سیروان اس قبیلے کا مرکز رہا ہے۔ ان کی اپنی بہت سی چراگاہیں تھی اور تمام علاقے میں سیر قبیلہ کے لوگ پھیلے ہوئے تھے (تفصیلی جائزہ تاریخ فتوح البلدان، بلاذری یا قدیم تاریخ گجر)

ٹیچ گجر۔ یہ گجر مانسہرہ میں داتہ، جابہ، کے مقام پر آباد ہیں ان کی تعداد کم ہے مگر ماضی میں ان گجروں نے اچھے نقوش چھوڑے راول پنڈی میں ٹیچ باٹہ ایسی گوت پر شہر کا نام رکھا گیا ہے۔

جاگل گجر۔ یہ گجر بھی گوت جنگل اور جاگل کے ساتھ ملتے جلتے ہیں ہزارہ میں بالاکوٹ کے

مقام پر متورہ، بھارہ، گھنیلا، ہری پور، اور سرحد میں پائے جاتے ہیں، ہری پور میں سلیمان جاگل نے قوم کی بڑی خدمات دیں۔ جاگل نام کے کئی گاؤں آج بھی موجود ہیں۔

ڈوئی۔ اس گوت کے گجر ہمارے ہاں موجود ہیں جو کہ بالاکوٹ میں سروائی، گڑھ منگ، اچھڑیاں ، کھن، سلدھار، جالگلی، میں آباد ہیں سردار یوسف کا تعلق بھی اسی گوت سے ہے۔ ہری پور میں دو گاؤں ڈوئیاں خشکی و آبی اسی گوت پر رکھے گئے گاؤں ہیں۔ ان کے بارے میں یہ مشہور ہے یہ لوگ بہت ڈونگے ہیں یعنی اپنا راز کسی کو نہیں دیتے۔

نونہارہ گجر۔ یہ نون گوت کے گجر ہیں۔ یہ گجر جالگلی مانسہرہ، جگوٹی مانسہرہ۔ پلوئی، چور بانڈہ ، بکی راٹھی مانسہرہ، پتلکہ بالاکوٹ، میں آباد ہیں۔ کچھ بندوں نے حال ہی میں ایک پراپرگنڈہ کیا تھا کہ یہ اعوان ہیں حالانکہ اعوان کی گوتوں میں نونہارہ کا کوئی وجود نہیں یہ گجر ہیں۔ مولانا عبدالقیوم ولد مقدم ولی محمد نونہارا جالگلی، مولانا حافظ ریاض احمد ولد خان جی جالگلی، مولانا غلام سرور ولد فقیر محمد جگوڑی، مولانا عبدالرزاق ولد سردار احمد جی مقام جگوڑی، مولانا محمد یونس ولد عبدالرحمن مقام جگوڑی، وغیرہ کا تعلق بھی گجروں کی خیل نونہارہ سے ہے۔

کلاتی گجر۔۔ جیون اور جون دو بھائی ٹیکسلا سے کاکول آئے ان کی اولاد دھن کاکول۔ رشیاں ، موہاٹ میر پور میرا میں آباد ہے۔ کلاتی گجر قوم کی گوت نہیں ہے بلکہ یہ ایک لقب ہے۔ جوان کے اوصاف کی بنا پر ان کو ملا۔

راٹھور گوجر راٹھوار گڑھوال کی شاخ ہیں گڑھوال پنوار خاندان اور چندر بنسی ہیں۔ اس خاندان کے بارے میں لکھا ہے کہ جو جے پور خاندان جو آج کل راجپوت کہلاتا ہے دنیا کی کوئی تاریخ اُٹھا کر دیکھ سکتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ قنوج کے گڑھوال راجگان کی اولاد جودھپور اور جے پور میں راٹھور کہلاتے ہیں آج تک کوئی گڑھوال اپنے آپ کو راجپوت نہیں کہلاتا بلکہ سب گوجر ہیں۔ علاقہ اودھ میں آباد ہیں۔ پاکستان میں راٹھور گجر آباد ہیں۔

چند متفرق گجر گوتیں اور گجر گوتوں کے راجوں کے قصے اور دیگر معلومات

پرتہار گجر۔960ء کے ایک کتبہ کے مطابق راجیہ پور (راجور گڑھ) پرتہار گوت کا ایک گرجر راجہ متھین دیو حکومت کرتا تھا جو مہاراجہ ادھیراج سارٹ کا بیٹا تھا۔اور مہاراجہ ادھیراج اشتی پال مہی پال کا جگزار تھا۔اس علاقہ میں تمام گرجر زمیدار تھے۔شاہان گجر کے مطابق پرتہار کے گجر راجہ میں راجہ ناگ بھٹ،رام بھدر یا رام دیو،مہر بھوج مہندر پال،مہر بھوج دوم،مہی پال،دیو پال،وجیاپال گوجر راجہ جیپال،انند پال راجیاپال،راجہ ترلوچن پال،راجہ یسر پال،جو 816ء سے لیکر 1019ء تک حکمرانی رہے۔

جھارا خاندان۔نوشتہ جات قدیم میں کھشتری خاندان کے شاہی خاندان میں جھارا کو شاہی خاندان لکھا گیا ہے۔کے موافق کھچی عرف پیوگ جی کے مطابق جھارا کو شاہی خاندان لکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ گجراتی زبان کی کتابوں میں بحوالہ کماریال میرترم نے بھی شاہی خاندان لکھا گیا ہے۔کرنل ٹاڈ کی فہرست میں بھی جھارا کو شاہی خاندان ظاہر کیا ہے۔

بدھڑ گجر خاندان۔۔گجر قوم میں ایک راجہ دھڑ تھا جو سندھ کا حکمران رہا ہے اس راجہ کی وجہ سے دھڑ خاندان کی اولاد مشہور ہوئی (حوالہ تاریخ چنیوٹ)

پھوڑ خاندان۔۔یہ گجر خاندان کے ذیلی شاخوں میں اس قوم کا جدامجد ہو گزرا ہے۔جس نے 806ء تا 842ء تک حکومت گجرات میں کی اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا راجہ بھیم راج نے 842ء تا 878 ء تک حکومت کی اس کی وفات کے بعد اس بیٹا راجہ بھوڑ 878 تا 936ء تک گجرات کا حکمران رہا۔اس خاندان کے لوگ چنیوٹ میں سکین پورہ،چاہ برمیانہ،کوٹ محمد یار میں آباد ہیں۔

چوہان گوت کے آثار قدیمہ

خاندان چوہان کے گوت کے آثار قدیمہ کا بہت شوق تھا انھوں نے گولکنڈہ کے پہاڑوں میں مناور اور خانقائیں بنوائیں ہنم کنڈہ اور دیول ہزار راستے تعمیر کرائے۔ہیگندل کے مقام پر ایک مضبوط قلعہ ان کی یادگار ہے۔کیرل (موجودہ کیرانہ) میں کلیانی کے مقام پر مناور اور درسگائیں بنائی جہاں دور دور سے لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے۔چوہان راجوں میں پہلا راجہ سانھبر راجہ ہو گزرا ہے جس نے تلواروں کے ساتھ اپنی بہاری کا مظاہرہ کیا۔جب سلطان محمود غزنوی نے جب اجمیر پر حملہ کیا انھوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔گجر چوہان خاندان کے راجے اپنی شجاعت و بہادری کے درخشندہ ستارے تھے ان میں ایک اور راجہ ولسیلد یو ماسیلد یو یا بسالد یو راجہ پرتھوی راج اس خاندان کے آفتاب و ماہتاب گزرے ہیں۔ایک اور تاریخ میں یہ لکھا تھا ولسیلد یو نے تمیر خاندان سے دہلی کا تخت چھینا تھا۔اس گجر راجے نے بہت سی تعمیرات بنائیں،اس کے بعد پرتھوی یا پرتھی راج آیا یہ راجہ سومیشر کا بیٹا تھا یہ چوہان خاندان کا مشہور راجہ تھا۔اس نے تاریخ میں بہت سے قصے رقوم کئے۔اس خاندان کے مزید گجر راجوں میں سومیر،جاہر،ناگدیو،پتھوار،کھتر پال،کنگو،کا ذکر ملتا ہے جنھوں نے کئی سال حکومتیں کی ہیں۔چوہان خاندان کے ۴۰ کے قریب قلعوں کے حوالے ملتے ہیں۔گوجر گونج میں اقبال بیلا نے لکھا کہ گجروں کے تین خاندان ہیں۔ سورج بنسی،چندرونسی اور یادو بنسی

سورج بنسی میں کشتوارہ کو،گمیل،سلہر،راج تمک،ہون،کشان،بالا،جھالا یا جھاڑا،کھوکر۔

چندربنسی۔۔۔میں چندنٹک،راٹھور،سندھو،راجپال،دھتیال،کرمل۔

یادوبنسی۔۔۔چندنٹک،جاریچہ،سمعہ یا جام،سومرو،بھاٹیہ یا بھٹی،ان گجروں کی حکومتیں سندھ و بلوچستان سے لیکر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ تھیں۔

ناگری خاندان تاریخ گرجر جلد ا میں لکھا ہے کہ ناگڑی خاندان کے تمام راجے بدھ مت کے پیروکار تھے انھوں نے بڑے سکون و آرام سے ملک کا انتظام کیا،چوری کی وارداتوں کو

کنٹرل کیا ،لوگ بغیر تالا لگائے نکل جاتے تھے،علوم وفنون کی ترقی ہوئی رہائش گاہوں کا بندوبست کیا۔علماء وفضلا اور طلباء کے لیے وظائف کا انتظامات کیا گئے۔ ناگڑی خاندان کے گوجروں کو ملک کی ہربستی میں آباد کئے گئے۔ان کی اکثریت ضلع گوڑ گاؤں اور ضلع بلند شہر میں ہے۔جہاں انھوں نے آٹھارویں صدی میں دوبارہ عروج حاصل کیا،شارٹ ہسٹری آف گرجر باب۳ کے مطابق ایک کھشتری خاندان بھرشوناگ حضرت عیسیٰ سے پہلے مارواڑ کے علاقے پر حکومت کرتا تھا۔اس کا دارالحکومت ناگور شہر تھا۔اس خاندان کے گرجر ناگری گرجر کہلاتے ہیں۔ان کے پروہیت ناگری برہمن کہلاتے ہیں۔(جی۔آئی۔جی باب پنجم ،ایس۔جی ص ۱۳۴)

چھاوڑی خاندان یا چاپ خاندان کے گجر

پنچور کا خاندان چاوڑا کہلاتا ہے اور چاوڑا خاندان کے گرجر آج تک چھاوڑی گوجر کے نام سے مشہور ہیں۔موجودہ پنچپور کے چھاوڑی گوجر یہ چھاوڑا،انھمل اور لبھی پور کے رشتہ داروں میں سے تھے اور وارہن پور چاپ ان کے مورث تھے وادہن پور میں یہی خاندان چاپ کہلاتا تھا۔اس خاندان کا صحیح گوت چیوتلکٹ اور چاوتک بیجو کتبوں کے اندر تحریر ہے۔

جاٹ گجر جاٹ گجروں کے چند خاندان کا مجموعہ ہے۔ہون اور جاٹ شمالی مغربی علاقوں میں گجروں میں شمار ہوتے ہیں،جن میں گلگت،سوات،مانسہرہ میں جاٹ گجر ہیں۔جاٹ اور گجر کوئی مقام پر ایک گوت لکھا ہے جاٹوں کی قدیم گوتیں گجروں کی گوتوں کے ساتھ ملتی ہیں۔جاٹوں کی کتاب قدیم حکمران کتاب میں گجر،جاٹ اور آہیر کو ایک مانا ہے۔قدیم تاریخ گجر کے مطابق اس قبیلہ کو تاریخوں میں زط اور رست کے نام سے ذکر کیا ہے اور ایک نہر زط نام سے مشہور ہے جو قدیم اس قوم کی یادگار ہے۔(لسان العرب ج ۷)اس کو کسی نے ہندوستانی کسی نے سوڈانی قدیم نسل لکھا ہے مولف قدیم تاریخ گجر کے مطابق یہ قبیلہ جدلیس یا جاسم کی اولاد ہے۔جدلیس طسم کی تشریخ اس طرح ہے۔مورخ ابن اسحاق طسم عملیق جور جان کو لود کی اولاد

بتاتے ہیں اور عملیق کی اولاد میں بنوظفار،راحیل،بدیل،بنوارزقمبو مظر،بنو ہزران،بنولف اور بنو جاسم ہیں۔جاٹ قبائل سیستان کے راستے ہند میں داخل ہوئے اور ملتان تک تمام علاقوں پر اس قوم کا قبضہ ہوگیا۔جاٹ ہزارہ،گلگت،اور سوات میں گجر کہلاتے ہیں۔

خاندان سومرو۔۔ شمالی سندھ پر گجروں کے خاندان سومرو خاندان کی آخری حکومت کا زوال محمود غزنوی کے حملوں کے دوران شروع ہوا اس کا اختتام پندرھویں صدی عیسوی میں شروع ہوا اس خاندان نے ۵ سو سال حکومت سندھ میں کی ان کا راجہ ہموک،راجہ ہمر سومرو،راجہ جیما،راجہ ملوسی،راجہ ارمیل رائے وغیرہ شامل ہیں۔

خاندان نون راجہ نون کرن المعروف راجہ نون نے جیسلمر کے بھٹی خاندان سے بہت سا علاقہ چھین کر اپنی سلطنت میں شامل کیا اس راجہ نے ۱۸ سال حکمرانی کی 1513ء میں اس راجہ کا انتقال ہوا اس کے بعد راجہ جیت نون نے 1547ء تک حکمرانی کی،یہ بہت بہادر راجہ تھا اس نے خاندان گراسیہ (گورسی) سے نارنول کا ضلع چھین کر اپنی سلطنت میں شامل کیا اس راجہ نے ۳۴ سال تک حکمرانی کی۔

آوانہ گجر،باگڑی گجر اور پانڈو گجروں کے حالات۔

لوہر خاندان کے گجر اور آوانہ گجر آپس میں رشتہ دار ہیں کئی مقامات پر یہ دونوں گجر متحد ہو کر سلطنت حاصل کرنے کی کوشش کی مگر رانی کوتیا دیوی بذات خود تخت کی دعویدار تھی،اس کا کمسن لڑکا کانت موجود تھا اس کی حمایت میں کشمیر راجہ شاہ میر جو لوہر خاندان کا نمکخوار تھا وزیر تھا حالانکہ لوہر اور اونوں میں اکثریت مسلمانوں کی تھی،مگر انھوں سیاسی راؤ کھیل کر رانی کو اس جرم میں قتل کر دیا کہ اس خاندان کے ایک وزیر سے شادی کیوں نہ کی۔یہ پراپگنڈہ سیاسی تھا۔شاہ میر ایک بزرگ ہستی تھی جس نے پورے ۴۸ سال وزارت میں گزارے اس وقت اس کی عمر ۷۵ سال تھی نہ تو بڑھاپے میں شادی کی تمنا تھی اور نہ ہی اس زمانہ میں شاہی مستورات کے اخلاق اور قدر پست تھے وہ بڑھاپے میں شادی کرتا۔رانی کے قتل ہو جانے کے بعد مخالفین سے شکست دینے کی ٹھانی

۔اس مدد پر باگڑی خاندان کے گجر کمر بستہ ہوئے اور باگڑیوں نے قوم چک کو بھی ساتھ ملا دیا آخر کار شاہ میر سری نگر کے تخت پر متمکن ہو کر اپنا لقب شمس الدین رکھا مگر شاہ میر خاندان ایک پاونڈو خاندان سے تھا۔ گرجر تاریخ ۲ میں صفحہ نمبر ۶۴ پر لکھا ہے کہ جب گجروں کی پسپائی کی خبریں پہنچیں، جہاں باگڑی کا بیٹا دلاور خان باگڑی ایک دوسرا سردار سمک باگڑی دونوں لوہر کوٹ سے گجروں کا لشکر لے کر چلے سب نے مادر وطن کی آزادی کے لیے مارنے کی قسم کھائی جب اس لشکر کی خبر سیدوں کو ملی تو انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا مگر دلاور خان باگڑی نے اسے قبول نہ کیا۔ سید بھی لشکر لے کر آنے والی فوج کا رستہ روکنے کے لئے بڑھے انھوں نے دریائے کابل پار کر لیا باگڑیوں نے راستہ روک لیا پل کے اوپر لڑائی شروع ہوئی اس بوجھ سے پل ٹوٹ گیا دونوں طرف سے بھاری نقصان ہوا دلاور خان باگڑی بھی مارا گیا لڑائی فیصلہ کن ثابت نہ ہوئی۔ سیدوں نے تاتاریوں سے مدد مانگی اور فوج کو کشمیر بھیج دیا دو ماہ بعد دوبارہ لڑائی ہوئی بیرونی فوج کے سردار مارے گئے بقیہ فوج نے کشمیر سے نکل کر جان بچائی۔۔

خاندان سمہ اس خاندان نے ۱۴ ویں صدی میں سندھ میں حکومت کی سندھ کے جنوبی حصے کو قنوج کہتے تھے خاندان سمعہ شری کرشن جی کے بیٹے سمبہ کی اولاد ہونے کی وجہ سے سمہ مشہور ہوئے۔ اس خاندان کا اعزازی لقب ,,جام،، ہے جھارایا جھاڑہ، کنکوٹ، بھاؤنگر اور کچھ کے سردار آج بھی جام کہلاتے ہیں اور یہ خاندان یادوبنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، آئین اکبری کے مطابق جاریجہ، یادوبنس ہیں۔ محمود غزنوی کے حملوں کے وقت سندھ پر اہیروں کی حکومت تھی جو سومرہ کہلاتے تھے سومرہ کے بعد جام خاندان نے شمالی سندھ کے علاقہ کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس خاندان کے مندرجہ ذیل راجے ہو گزرے ہیں جن میں آتماجی بن انر، خیر الدین، جام بابنیہ، جام آتماجی دوئم، جام صلاح الدین، جام نظام الدین، جام علی شیر، راجہ کرن جام، راجہ فتح خان، جام تغلق، جام السیر، ان خاندانوں نے 1325ء تا 1526ء حکمرانی کی۔

کولی اور گورسی گجر گجرات کے کولی اور گورسی گجر (پرتگیزوں سے جنگ) کا ایک مقام رہا

ہے، محمود شاہ کو خیال آیا حکومت میں دوسری قومیں قیامت تک کے لیے ماتحت ہی رہیں گی مگر یہ گرجر جواب تک شکار کھیلتے ہیں جو گجروں کے اندر کولی اور گورسی گجر تلوار، نیزہ بازی کے ماہر تھے گجر زمینداروں نے محاصل ادا کرنے سے انکار کر دیا اس نے اس انکار پر گجروں کی تمام اراضی ضبط کر دی گئی اور حکم دیا گیا گجروں کو بے گھر اور بیدخل کیا جائے۔ یہ حالات دیکھ کر ڈیڈر، سروہی، ڈونگر پور، بانسواڑہ، نوناواڑہ، وغیرہ کے تمام کولی، گورسی اور دیگر گجروں کے ساتھ ملا کر جنگ کی گرجر یہ جنگ ہار گئے مگر دنیا میں اپنا نام روشن کر دیا محمود شاہ نے حکم دیا جہاں بھی گجر نظر آئیں قتل کریں جس کی بنا پر گجرات سے کولی اور گورسی نقل مکانی کر گئے۔ شاہان گجر کے مطابق گجرات میں کولی گجر راجے ہر زمانہ میں ایک طاقتور تھے گجرات کا ہر راجہ اس خاندان سے ضرور ڈرتا، جہاں کولیوں کی حکومت تھی اگرچہ گجرات کے راجوں کے ماتحت تھے لیکن یہ ماتحتی برائے نام تھی مہاراجہ گجرات ان کی ہر طرح کی مدارات کرتا تھا کیونکہ یہ خاندان نسلاً بہادر چلا آرہا تھا۔ یہ خاندان مہاراجہ کے جزو اعظم تھے۔ کولیوں کے اقتدار کا اثر دور دور تک تھا راجہ کرن نے ۲۲ سال حکومت کی۔

سونی گر گجر یہ چوہانوں کی شاخ ہیں اس خاندان کا راجہ مالدیو سونی گر تھا جس کی حکمرانی 1598ء ظاہر کی گئی

راجہ کالس۔ راجہ کالس شمس الدین ثانی کے امراء میں ایک سردار تھا جو صاحب وجاہ و چشم امیر تھا اور دربار میں خاص قوت کا مالک جو کہ ایک روایت کے مطابق مسلمان تھا۔ کالس گوت کا دوسرا راجہ جن مل جو 1417ء تا 1434ء تک سلطان احمد 1450 تک حکمران ہوا سلطان احمد کی وفات کے بعد ناصر الدین آیا اور کالس خاندان کے راجہ کو قتل کر دیا گیا۔

پنوار یا پوار گجر تاریخ گرجر ۵ میں یہ راجہ بکر ماجیت بھی اسی گوت سے تھا اس کا تخت سلمان ایک خاص اہمیت کا حامل تھا یہ انصاف پسند اور فقیرانہ انداز کا بادشاہ تھا۔ تاریخ شاہان

گجر کے مطابق پر ماریاپوار کے گجرراجے میں راجہ کرشن راج راجہ منج اس کی حکومت ۲۰ سال، راجہ بھوج، آوت پنوار جو کہ ۸۶ سال حکومت کی پر مہراج نے ۹۰ سال آوت میز نے ۹۰ سال سدھر دنگھ نے ۸۰ سال ہمرتھ نے ۱۰۰ سال گندھر بڑہ نے ۳۵ سال بکر ماجیت ایک صدی چندر سین نے ۸۹ سال کھرک سین نے ۸۵ سال لگ سین نے ۸۶ سال چندر پال نے ایک صدی، اندر پال نے ۷ سال بکرم چند ایک سال بھوج ایک صدی، وغیرہ نے حکومت کی۔

ٹھیکر یہ گجر   اس خاندان کی ایک کتاب چھٹی صدی میں سنسکرت زبان میں لکھی گئی گراہ راج چوہان نے اس کو آسان گوجری زبان میں اس کا ترجمہ کیا اور نگر کوٹ کے مندر اور دارالعلوم میں طلباء کو پڑھائی جاتی تھی۔

جھاوڑی گجر۔

جھاوڑی (چاوڑا) کے خاندان کے گوجروں نے بھڑوچ کی بندرگاہ کو وسیع کیا اور زراعت اور تجارت کو ترقی دی۔ اس زمانہ میں ایک کتاب تحریر ہوئی جس کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا اس کا نام ,,ارب المک،، رکھا گیا اس طرح عربی کتاب رسائل اخوان الصفاء بھی سنسکرت کی کتاب کا ترجمہ کیا گیا۔ شاہان گجر میں چھاوڑی خاندان کے گجروں کے راجوں کا ذکر کیا ہے جن میں بن راج، یوگ راج یا جوگ راج (اس نے ۳۵ سال حکومت کی) بھیم اج یا کھیم اج (اس نے ۵۲ سال حکومت کی ہے) بھوڈ راجہ (اس نے ۲۹ سال حکومت کی) راجی بیر سنگھ یا بجے سنگھ (اس نے ۲۰ سال حکومت کی) رتن دیت (اس راجہ نے ۱۵ سال حکومت کی) سامت سنگھ جو بے اولاد تھا شراب کا عادی تھا (اس نے ۷ سال حکومت کی)

سولنگی گجرراجے۔

آئین اکبری کے مطابق چھاوڑی خاندان سولنگی میں منتقل ہوئی ان کے گجرراجے مولراج سولنگی جس نے ۵۶ سال حکومت کی چاہند ۱۳ سال، بلب ۶ ماہ، درلب راجہ نے ۶ ماہ، بیم راجہ نے ۴۶ سال، کرن ۳۱ سال جے سنگھ نے ۵۰ سال، کمار پال ۲۳ سال جیپال ۳ سال، لکھمول ۸ سال

حکومت کی۔ راجہ چاموڑیا چامند نے بہت سی جنگیں جیتیں تاریخ احمدی کے مطابق محمود غزنوی نے جب سومنات پر حملہ کیا تو اس گجر راجہ نے اس کے لئے کئی مشکلات پیدا کیں ولب سین گجر راجہ نے صرف ۶ ماہ حکومت کی مگر اس نے کئی تالاب اور شوالے تعمیر کرائی۔ خورشید جہاں فارسی کتاب کے اندر سولنگی، پرتہار کا ذکر موجود ہے۔

باگھیلہ یا گھیلہ خاندان کے گجرراجے (ہردمول راجہ)

گجرات کی تاریخ میں اس خاندان کو بھیم دیو ثانی کے زمانہ میں خاندان گھیلہ کو ایک طاقت ور خاندان لکھا ہے یہ خیال ظاہر کیا گیا سولنگی گجر اور گھیلہ خاندان آپ میں رشتہ دار معلوم ہوتے ہیں۔ بقول ابوالفضل کے اسی وجہ سے سلطنت گھیلہ خاندان میں منتقل ہوئی بعض لوگوں نے بھی لکھا ہے کہ گھیلہ خاندان سولنگی کی شاخ ہے۔ اور ان کے بھائی بند میں کمار پال سولنگی نے اپنے چچازاد بھائی اون راج سولنگی کو ایک گاؤں گھیل بطور جاگیر مرحمت کیا تھا، جو کہ یہ خاندان گھیلہ ہو گیا اور پھر باگھیلہ بن گیا۔ اس کے گجر راجہ یہ ہیں۔

بسیلد یو۔ یہ 1244ء میں تخت نشین ہوا مگر ہندی تاریخوں میں گھیلہ کا پہلا راجہ ہبیل تھا، دوسرا راجہ بھیم دیو ثالث ہوا اس نے ۴۲ سال حکومت کی اس کے بعد ارجن دیو آیا اس نے ۱۴ سال حکومت کی یہ بہت رحم دل بادشاہ تھا بعض تاریخوں میں اس کا زمانہ حکومت ۱۰ سال لکھا ہے۔ سارنگ دیو 1275ء میں تخت نشین ہوا (گکھڑ قوم کا دعوئ ہے ہم سارنگ کی اولاد سے ہیں ۔مولف) اس راجہ نے ۲۱ سال حکمرانی کی ہے۔ اس کے بعد 1296ء میں راجہ کرن گھیلہ تخت نشین ہوا اس راجہ نے ۶ سال ۱۰ ماہ اور پندرہ دن حکومت کی۔ اور زیادہ تر مخالفتوں کا شکار رہا۔

خاندان چندیل یا چندیلہ کے گجرراجے

بندھیل کھنڈ یہ نویں صدی عیسوی میں راجہ تھا۔ پھر راجہ یسوومن، راجہ ہرش چندیل، راجہ دھنگ، راجہ گنڈ، راجہ کیرتی ورمن چندیل، راجہ پرمال، نے حکومت کی۔

پنڈیر یا پنڈار

شارٹ ہسٹری آف گرجر کے باب ۳ میں علی حسن چوہان نے لکھا کہ،، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مہر کی سم بیتا میں اس قبیلے کا ذکر ہے۔۱۱۹۲ء میں چند پنڈیر نے چھوٹی سی فوج کے ساتھ لاہور کے مشرق میں دریائے راوی پر غوری فوج کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ان مدافعت کاروں کے آخری فرد تک اپنی جان قربان کردی۔ یوپی میں لکسر کا تیج پال ایم ایل اے ہے،،۔

یودھیا (جوئیہ)

یودھیا آریائی کھشتری کا ایک قدیم قبیلہ تھا۔ یادو خاندان میں نارگ بادشاہ راوی اور ستلج کے درمیان دوآبہ پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے بیٹے کا نام یودھیا تھا۔ اس کا خاندان اسی نام سے چلا۔ ۱۳۰۱ ق م کی کتاب مہابھارت میں ان کا ذکر ہے۔ پانچویں صدی ق م میں پانئی کی مشہور کتاب سوترا گرنتھ میں بھی ذکر ہے۔ وادی ستلج میں پہلی صدی عیسوی میں ان کے کتبے ملے ہیں۔۱۵۰ء میں جونا گڑھ کے گرینار کتبوں میں لکھا ہے،، رودرادمن کشترک نے یودھیوں کو تباہ کردیا،، یودھیا اپنے نام کے ساتھ فخریہ ویر کا لفظ لگاتے ہیں اور کھشتریوں میں باوقار مقام کے حامل تھے۔ دوسری اور تیسری صدی عیسوی میں یودھیا ملتان سے سہانپور تک کے علاقے پر حکمران تھے۔۳۸۰ صدی عیسوی میں الہ آباد میں سمدرا گپت کے کتبوں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے انہوں نے سمدرا گپت کا مقابلہ کیا ہے۔ کنکر اور ستلج وگنگا وادی، ڈیرہ دون۔ دہلی۔ سہانپور، بھارت پور کے نزدیک بیانہ میں وجے گڑھ قلعہ سے ان کے پہلی صدی ق م میں سکے دریافت ہوئے۔ ستلج وادی یوسھیا (جوئیہ) کے غلبے کی وجہ سے گجرا ترا کہلاتی تھی۔ ان کے سکوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان میں خاندانی شہزادے نہیں ہوتے تھے بلکہ جوئیہ اپنے سردار خود جانتے تھے۔ جن کے نام کے سکے تھے اور ان کا کوئی مستقل دارالحکومت نہیں تھا۔ ان کی حکمرانی بادشاہت نہیں کہلاتی تھی بلکہ یہ عوامی جمہوریہ ہوتی تھی۔ جوئیہ بھی گجر قوم کی شاخ ہے جو تمام مسلمان ہیں۔ جن کی زبان اردو اور سندھی ہے۔ کتاب،، خزانہ عامرہ۔۔ میں میر علی آزاد ۱۷۳۱ء میں لکھا،، نام

او فقیر اللہ است مولد ومنشائُ ولاہور، اصلش از قبیلہ جویا کہ شعبہ است از قوم گجر،، اس مصنف کی گوت بھی جوئیہ تھی۔ یہ لوگ زیادہ تر سندھ حیدر آباد، کراچی میں آباد ہیں۔ اور کئی گاؤں جوئیہ گجروں کے ہیں۔ یہ گوت پنجاب میں بھی ہے۔ جے پور بھارت میں ہندو جوئیہ گرجر ہیں،،
(حوالہ شارٹ ہسٹری آف گرجر مصنف علی حسن چوہان)

میترک یا ولبھی شارٹ ہسٹری آف گرجر باب ۳ میں لکھا ہے کہ دوسری صدی عیسوی میں سورشترا میں گجنی کے مقام پر میترک کی حکومت تھی۔ ان میں سے ایک ولبھ نے سورشترا میں ولبھی پور نامی شہر بسایا۔ ان کا خاندان ولبھی کہلاتا تھا۔ ولبھیوں کا ولبھ دور ۳۱۹ء میں شروع ہوا۔ (البیرونی) ولبھی تسلیم شدہ گرجر تھے راجپوتوں کا تاریخ دان مسٹر اوجھا بھی انھیں گرجر تسلیم کرتا ہے۔ (آر۔ آئی، ج ص ۱۷۵) بھٹارک ولبھی کا دور حکومت ۴۵۰ء سے ۴۷۵ء تک تھا۔ اس کے خاندان میں گوھا پیدا ہوا جس کی اولاد گہلاٹ یا گاہلوٹ کہلاتی تھی۔ انھوں نے ۷۳۹ء میں چتوڑ پر قبضہ کیا۔ ۱۳۰۱ء میں اس خاندان کا آخری حکمران لکشمی کہلاٹ تھا۔ اس کا فوجی جرنیل سمر سنگھ تھا اور اس کا مختار بھیم سنگھ تھا۔ جس کی ملکہ معروف پدمنی تھی۔ اس خاندان کو ۱۳۰۱ء میں علاو الدین نے تباہ کردیا۔ باقی گرجر دور دراز علاقوں میں چلے گئے۔

بیس یا بسیلا یا بنسلا دوسو سال پہلے کرنل جمیس ٹاڈ نے لکھا ہے،، بائس نے چھتیس نسلوں میں اپنی جگہ بنالی ہے لیکن مصنف انہیں سوریا ونس ہی کی شاخ سمجھتا ہے۔ کیونکہ ان کا ذکر نہ چند نے اپنی فہرست میں کیا ہے نہ کمار پال چرترا نے۔ اب یہ بڑی تعداد میں ہیں۔ انہوں نے یہ نام ضلع میں کئی جگہ دیا ہے۔ مثلاً دوآب اور گنگا جمنا کے درمیان بائس دارا۔ (اے۔ اے آر، ج ص ۹۸)

چیوتنکٹ چاپ، چاونک، چوڑا، چاوڑی یا چھاوڑی اس خاندان نے بھمل، بھروچ۔ وادھن پور اور آخر میں انہلواڑہ شہر وغیرہ بسایا۔ اور ان پر حکومت کی۔ یہ بات حقیت ہے چاوڑا قبیلہ نے اس علاقے کو گجرات کا نام دیا جو پہلے چھوٹے چھوٹے خطے تھے۔ اس

خاندان کے ایک کتبے میں لکھا ہے کہ یہ گجر ہیں اور اس ہی خاندان کا بانی کرن تھا جو ۳۱۳۷ اور ق م کی عظیم جنگ کا ہیرو تھا۔ مسٹر اوجھا نے لکھا کہ گرجر دوسری صدی عیسوی میں برسراقتدار آئے لیکن مسٹر وائی کے ورما نے لکھا کہ جب پہلی صدی عیسوی میں کشترپ (ایران کے سترپ) نے بھن مال پر قبضہ کیا۔ اور اس وقت وہاں گرجروں کی حکومت تھی۔ دوسری صدی عیسوی میں گرجروں نے تمام گرجر دیش کو آزاد کرایا اور کشتریوں کو باہر نکال دیا۔

سرور یا سرویا یا سولنگی کی شاخ ہے (اے۔اے آر، ج ص ۸۳) اور بجاڑ وجے پال کی اولاد پرتہاروں کی شاخ ہے۔ (حوالہ شارٹ ہسٹری آف گرجر)

چلوک چلوک جن کا ذکر کتاب مہا بھارت (۳۱۰۱ ق م) میں ہے، کا نام مختلف تلفظ سے ادا ہوتا رہا جیسے چلا کیہ، چال، چالک، کالچ، چوکی، سولنکی، چلکیکا، سلونکی وغیرہ۔ عرب اسے سلوقیہ لکھتے ہیں (کتاب اعلاق، ص ۱۳۴) سولنکیوں کی ایک شاخ لنگاہ ہے (ایس۔ جی۔ ص ۲۷۸، اے۔اے، آر، ص ۲۸۳) حوالہ شارٹ ہسٹری آف گرجر

کونشی، کیچی،۔۔ کچی اور کچھواہا قبیلہ ایک ہے اور اس کا یادوسی خاندان سے ہے اور یادوسی کا اصل چیچن قبیلہ سے ہے اس سے ظاہر ہو گیا کونشی قبیلہ بھی گجر قبائل میں ایک قبیلہ ہے۔ کونشی قبیلہ مانسہرہ میں آباد ہے۔

ڈوئی قبیلہ ۔اس قبیلہ کے بارے پہلے ذکر ہو چکا ہے تاریخ قدیم گجر کے مطابق یہ سب سے پہلے عمان کے سمندری ساحل پر رہتے تھے، اس کے بعد خلیج میں چند شہر اس قبیلہ کے تھے، بنی سلیم قبائل کی چند وادیاں اس قبیلہ کی تھی۔ اس کا تعلق بنی سلیم سے بھی معلوم ہوتا ہے اور ہمدان کے دیہات میں ڈوئی قبیلہ کی یادگار ڈون شہر ہے۔ آزربائیجان میں تفلیس گرجستان مرکز کے قریب ڈوئیں ایک شہر کا نام جہاں آخر میں یہ قبیلہ رہتا تھا۔ جہاں سے بنی ایوب یعنی صلاح الدین ایوبی کے خاندان کا تعلق تھا اور صلاح الدین ایوبی ابیریا خاندان میں سے تھا (تقویم البلدان۔ ص

۴۶۱ معجم البلدان۔ ص ۴۹۱) روسی مورخین اوڈین ڈوئی قبیلہ کے لوگوں کو قورین قبائل کی شاخ بتلاتے ہیں اور گرجی قبائل کی شاخ بتلاتے ہیں ڈوئی قبائل گجروں کا قدیم اور تاریخی قبیلہ ہے۔

حوالہ کتاب قدیم تاریخ گجر

لودی قبیلہ۔ یہ قبیلہ اپنے جد امجد لود بن سام بن ارم بن سام کی طرف منسوب ہے اور یہ سامی قبائل عظیم الشان قبیلوں میں ایک ہے لیدیہ سلطنت اولا دریائے ہالیس کے قریب قائم ہوئی تھی۔ پھر تمام ایشیاء کوچک میں پھیل گئی اور بار ہا یونان پر حکومت کی۔ یہاں سلطنت کی بنیاد رکھنے والا بادشاہ لیدوس دوم بن اتمیس ہے جو بنو معین کے جانشین ہیں اور بنو معین عمالقہ کے جا نشین ہیں

جن کا تاریخی نام عاد اور آرامی خاندان ہے اور یہ خاندان خود لود اول کے بعض اولاد ہیں اور بعض بھائی بند، لیکیہ اور کلیلہ دو ریاستیں یہاں بتیوں کے ساتھ شامل تھیں، باقی میسیان، ماریا، پانفلا، کاریاں، بہتیسیہ، فرنگی، تلیاں، پامغلی وغیرہ ہم متعدد ریاستیں ایک ہی سلطنت لیدیا کے ساتھ منسلک تھیں (تاریخ ایران باستان)

مانسہرہ میں پائی جانے والی گجر گوتیں

مانسہرہ میں اس وقت ۵۲ کے قریب گجر گوتیں پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

آوانہ، باہروال، باگڑی، بانیاں، بجاڑ، بجران، برلا، بڈھانہ، بوکڑا بھلسیر، بھملہ، پسوال، پوڑ، پھامبڑہ، ٹیڑوا، یا تیڑویا، ٹینچ ٹھاکر، جاگل،، جاٹ گجر، جنگل، جھارہ، جینڈڑ، چاڑ، چنیڑہ، چوہان، چیچی، دھکڑ، ڈیڈڑ، ڈوئی، راڈی، سانگو، سرہاد، سہونترہ، سیال، کالس، کٹاریہ، کونسی، کولی کھاری، کھٹانہ گورسی، منڈھار گیکی، گیلا، لادی، موٹا میلو، نکیال، نون، نونہارہ، ہکلہ وغیرہ شامل ہیں۔

گوجر گوتوں پر رکھے گئے گاؤں کی تفصیل۔

گجر قوم واحد قوم ہے جس کے نام پر ہزاروں کی تعداد میں اب تک کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود نام ,, گجر،، اور اس کی سب کاسٹ پر کئی گاؤں کے نام رکھے گئے ہیں۔ اس قوم

کی ہزار کے قریب گوتیں ہیں ،ان گوتوں کی تصدیق اس قوم کے مختلف علاقوں میں ان ہی گوتوں پر رکھے گئے ناموں سے ہوتی ہے، کشمیراور گجرات واحد شہور یاست ہے جس میں بہت سے نام گجر گوتوں پر آپ کو ملیں گئے ۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے گجرایک مارشل وحکمران ہےاور تھی۔ ہر گجر گاؤں کے پس پردہ ایک گجر تاریخ پوشیدہ ہے جس کی تلاش ضروری ہے اور ایک وسیع تاریخ مرتب ہوسکتی ہے ۔ جو کہ گجروں کی نشانیاں اور بلند مینار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ گجر گاؤں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ گجر قوم ایک بہادر قوم تھی ۔ یہ ابتداء میں گجرات آئی اور پھرانھوں نے سرسبز علاقوں کا رخ کیا جن میں کشمیر، ہزارہ ،سوات انڈیا اور گلگت شامل ہے ۔آج میری اس تحقیق کے مطابق ان مقامات پر گجروں کے گاؤں ملیں گئے ۔میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ہر ایک گجر گاؤں کے پس پردہ ایک کہانی و گجر تاریخ نظر آئی گئی ۔ گجر گوتوں یا گجر نام کے گاؤں ،شہر،یا علاقے کے بغیر گجر تاریخ نامکمل ہےاس سے پہلے گجرانوالہ، گجرات ،اور گجرخان تک ہی ہمارا علم ومعلومات محدود تھی ،الحمداللہ آج ہم چھ ہزار ناموں کا بڑے فخر سے حوالہ دے سکتے ہیں ۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نئ تحقیق نہیں ہورہی اور دیگر کتب کے حوالے درج کر کے کتاب بنالیتے ہیں ۔اس سے قبل آپ نے بہت سی کتب دیکھی یا پڑھی ہوں گئے مگر گلستان گجر کتاب کے اندر بہت سی معلومات پہلی دفعہ سنی ہوگئی ۔ جہاں تک نئ تحقیق کی بات ہے بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہےاس مارشل قوم کا آج تک کوئی تحقیقی ادراہ نہیں یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ تنقید کرتے وقت ساٹھ سالہ ورتیس سالہ ڈگریاں سامنے لے آتے ہوں مگر عملی کام کچھ نہیں ۔آپ کے نزدیک نئ تحقیق یہ ہے قوم کو برادری بنانا وہ آپ بنارہے ہیں ۔بہتر یہ ہوتا تنقید کرنے کے بجائے گلستان گجر کتاب سے بہتر کتاب لکھتے ۔۔

آوانہ۔ گاوں آوانہ جہلم ،بھڈانہ آوانہ گجرات ، پنڈی آوانہ گجرات ، آوانہ یا آوان بانڈہ سوات مٹہ ،کلیام آوان شورکوٹ کے نزدیک ، باوانہ گجراں انڈیا ،درہ بھڑمنگ مانسہرہ ،بستی چوٹا آوانہ مانسہرہ ،آوانہ کیڈٹ چوک ،آوانہ ایجنسی (فاٹا) ،آوان بم (ایک نیا اسلحہ) ۔

بجاڑ۔ تلہ بجاڑ جموں کشمیر ۔گڈھا بجاڑ جموں ، دھم بجاڑ گجرات کھاریاں ، گاؤں بجاڑ والا گجرات ۔

سود۔ سود گجراں شکرگڑھ ،سودر اولپنڈی ، گاؤں سود انڈیا

تاس ،سنگ ۔ موضع تاس جہلم ،تاس کلیال کشمیر ،سنگ جانی راولپنڈی ۔

ہون ،سراندھ ،۔ ہون گاؤں جہلم ،سراندھے راولپنڈی ،سرادنہ اٹک ،

گجر سے گجرات ۔

گجرات انڈیا ، گجرات پاکستان ۔ گجرات لیہ ، گجرات ڈی آئی خان ، گجرات منڈی بہاوالدین ، گجرات پنڈی گھیپ ، گجرات میاں والی ۔ گجرات سہانپور ، پسوال گجرات نارووال شکرگڑھ ، گجرات مظفر گڑھ ملتان ، میرا گجرات حویلیاں ایبٹ آباد ، گجرات مردان ، گجرات بلوچستان ، گجرات ہٹیاں کشمیر ، گجرات دیس انڈیا ، گجرات بلب گڑھ انڈیا ، گجرات ضلع گورداسپور انڈیا ، بھگنا گجرات کشمیر ، گورسیاں گجرات کشمیر وغیرہ شامل ہیں ،

کھٹانہ گجر ۔ کھٹانہ خیل محلّہ مردان ، ڈھوک کھٹانہ گوجر خان ، کھٹانہ جہلم ، بانڈی کھٹانہ مظفر آباد ، کھٹانہ پبلک سکول قصور ، دریا کھٹانہ گجرات ، کالس کھٹانہ گجرات ، کھیت کھٹانہ مقبوضہ کشمیر ، گاؤں کھٹانہ انڈیا ۔

گورسی محلّہ گورسی نور پورنکراں آزاد کشمیر ، گاؤں گورسی راولپنڈی ، گورسیاں گجر خان ، گوڑا گورسیاں آزاد کشمیر ، نگر گورسیاں سرنکوٹ پونچھ ، گورسیاں کشمیر ، بانڈی گورسیاں آزاد کشمیر ، گورسیاں گجرات پاکسان ، گورسی گدیاں گجرات ، بھگنا گورسی گجرات ، گورسی گاؤں اٹلی ۔ گورسی پتھر سوات ۔زرگورس پہاڑ ایران (ایران میں زرگورس کو گورسی کہا گیا ہے) ۔

چوہان ڈھوک چوہان راولپنڈی ، چوہان گاؤں راولپنڈی ، چوہان گجر خان ، چاہ چوہان گجر

انوالہ، سب پوری چوہان کشمیر، ڈنہ چوہان کشمیر، چوہان پنڈ کشمیر، کلس چوہان کشمیر، چوہان بنگرام، چوہانہ اوگی مانسہرہ، چوہان کالونی منہ سوات، چوہان چکوال، سہڑ چوہان مقبوضہ کشمیر، چوہان کوٹ ادھم پور کشمیر، چوٹا چوہانہ بھڑ منگ مانسہرہ۔۔

کسانہ ڈنہ کسانہ آزاد کشمیر، چک منصور کسانہ گجرات، بکسانوالہ کسانہ گجرات ڈنگہ، سنجان کسانہ کھاریاں، مزید کسانہ کے نام پر دیہات،، کسانہ میڈیم، کسانہ گاؤں سنگا پور۔۔

کولی کولیاں گاؤں ایبٹ آباد، کوہالیان ایبٹ آباد، کولیاں حمید روالپنڈی، کولیاں گاؤں ہری پور، گاؤں کولیاں جہلم، کولیاں سوہاوہ جہلم، کولیاں والی گجرانوالہ، سیر کولیاں آزاد کشمیر، کولی چھپارہ کشمیر، کویاں کشمیر، کولیاں اٹک، کولی وال گجرات، کولی باغ بفہ مانسہرہ، کولی ڈنگہ گجرات، کولی ہاشم گجرات، کولی باغ کشمیر، کولی تلی پترا کشمیر۔۔

چیچی چیچیاں جہلم، چیچیاں پرانا میر پور، بانڈی چیچیاں حویلی کشمیر، نلہ چیچیاں مظفر آباد، ڈنہ چیچیاں کشمیر، بانڈی چیچیاں پونچھ، چیچیاں بٹ گرام، چیچیاں مانسہرہ، چیچیاں حضرو اٹک، گھلسیر چیچیاں شمس گجرات، حسن ڈھینڈہ چیچیاں گجرات، چیچیاں کھڑی شریف میر پور، گاؤں چیچیاں اور سرت چیچیاں آذربئجان۔ باہروال گجر بھڈانہ چیچیاں جلال پور جٹاں۔ گلی چیچیاں منڈی بہاؤ الدین، چیچہ وطنی پنجاب، چیچی دھڑا مقبوضہ کشمیر، ڈب چیچی کشمیر، بانڈی چیچیاں جموں، چیچیناروس کی آزاد ریاست، چوٹا چیچیاں (محلہ) مانسہرہ۔۔

ڈھینڈہ گاؤں ڈھنڈہ ہری پور کھلا بٹ، ڈھینڈہ جہلم، ڈھینڈہ میر پور کشمیر، ڈھینڈہ کلاں گجرات،، ڈھینڈہ خورد وکلاں گجرات، کوٹلہ ڈھینڈہ گجرات۔۔

ڈوگہ راوی ڈوگہ باغ آزاد کشمیر، ڈوگہ مانسہرہ، ڈوگہ گجرات، پنجاب، ڈوگہ انڈیا پسوال محلہ پسوال مردان، پسوال میں ایبٹ آباد۔ پسوال گاؤں کوٹھالہ شیروان ایبٹ آباد، پسوال میاں ایبٹ آباد، پسوال راولپنڈی، ونی پسوال راولپنڈی، نڑالی پسوال گوجر خان، گاؤں پسوال ہری

پور، پوسوال جہلم، پوسوال اسلام آباد، سپرا پسوال لالہ موسی، پسوال گاؤں اور مرکز صحت گجرات، پسوال فتح جھنگ، ہل پسوالاں کشمیر، پسوال انڈیا، پسوال مانسہرہ۔

چاڑ گاؤں چاڑنوالہ منڈی بہاوالدین، چاڑ گجرات، چاڑہ گجرات، چاڑ چوک مردان

پوڑ پوڑ گجراں روالپنڈی، گاؤں پوڑ روالپنڈی، پوڑاں مانسہرہ، پوڑ میانہ اٹک، پوڑ میانہ حسن ابدال، پوڑ گجرات، گاؤں پوڑ کشمیر۔۔

کالس کالس بانڈی ایبٹ آباد، کالس روالپنڈی، کالس ہری پور، مدھو کالس جہلم، گاؤں کالس جہلم کلس کشمیر، بیلہ کالس کشمیر کلسی چوہان کشمیر، کالسیان بٹ گرام، کالس کھٹانہ گجرات، گھر کوبین کالس لالہ موسیٰ، بن کالس گجرات کالس چکوال کلس کہوٹہ ٹاؤن کشمیر، کلس بجے دھیر کوٹ کشمیر، کالس جموں کشمیر۔۔ کالس مانسہرہ،

بڈھانہ بھڈانہ روالپنڈی، بھڈانہ ہری پور، بھڈانہ کلاں اسلام آباد، بڈھانہ آزاد کشمیر، بھڈانہ کواریہ بلندشہر انڈیا، بھڈانہ گیٹ میرٹھ انڈیا، بڈھانہ مظفر گڑھ انڈیا، رام بڈھانہ گوڑ انڈیا، چھوٹا لال بھڈانہ اجمیر انڈیا، بھڈانہ میواڈ انڈیا، بڈھانول کشمیر۔۔۔۔

کٹاریہ کٹاریہ روالپنڈی، کٹاریہ نوتھ روالپنڈی، ڈھڈیال کٹاریہ گجر خان، گجر کٹاریہ جہلم،

بوکڑہ بوکڑہ گاؤں بکنوترا ایبٹ آباد، بوکڑہ روڈ روالپنڈی، بوکڑہ گلی کشمیر، بوکڑہ جموں کشمیر، بوکڑہ سیالکوٹ بوکڑہ انڈیا، بوکڑہ پٹیالہ انڈیا۔۔

چھوکر چھوکر گاؤں روالپنڈی، چھوکر کالونی ہری پور، چھوکر خورد گجرات، چھوکر آباد گجرات، چھوکر کلے مدھیہ پردیش، چھوکر آباد گجرات انڈیا۔

منگ عزیز منگ ایبٹ آباد، منگ گاؤں ونرسری ہری پور، لرمنگ ہری پور بیڑ، بھڑ گڑ منگ مانسہرہ، جی منگ اور بالی منگ جالگلی مانسہرہ، طور منگ سوات، منگ والی گجرات، منگ بجری کشمیر،

فتح منگ مانسہرہ، سوامنگ آزاد کشمیر، ڈاچی منگ ایبٹ آباد، درہ طور منگ سوات

لالی، لالیاں۔ لالیاں شکر گڑھ، لالیاں گجرات، چک لالیاں چینوٹ پنجاب،۔

بھٹی باٹیاں دھیر کوٹ کشمیر، بھٹی کلیر کیکر کشمیر، بھٹی کلیئر بیس بنگلہ کشمیر، بھٹی گجراں خانیوال، جلال پور بھٹیاں، بٹی گجراں گجرات، بھٹیاں گجراں فتح پور، گلی بھٹیاں گوجرانوالہ، بھٹیاں جہلم، بھٹیاں گجراں شکر گڑھ، باتھ ڈاکخانہ بھٹیاں لاہور، ڈوک موہڑہ بھٹیاں گوجر خان، بھٹیاں روالپنڈی، بھٹیاں میر پور۔

بوکن باکن ایبٹ آباد، بوکن روالپنڈی، بوکن جہلم، بوکن راو گجرات، تحصیل بوکن سیالکوٹ، بوکن سرائے عالمگیر،

لوسر لوسر جہلم، لوسر اٹک، لوسر گجرات۔

سانگو یا سنگ سانگو گاؤں ایبٹ آباد، سنگ ہری پور، سنگ جانی روالپنڈی۔ سانگو کلیا نوالہ پیروشاہ گجرات، سنگرانہ گجرات، سنگو لالہ موسیٰ۔

بھلیسر اور جنڈ بھلیسر گاؤں جموں کشمیر، بھلیسر گجرات، جنڈ کہ ایبٹ آباد، جنڈ راولپنڈی، جنڈالہ گجرات، جنڈانوالہ کھاریاں، جنڈ پنڈی کھپ، جنڈ گجراں کشمیر، جنڈ گجراں انڈیا۔ چوٹا بھلیسر بستی مانسہرہ

نون اور مونن، نکیال نونا والا سرگودھا، مونن گاؤں ہری پور، مونن جہلم، ڈھوک نوناں جہلم، گوں نون اسلام آباد، مونن اٹک، مونیاں گجرات، چھمبر نون گجرات، ٹھیکریہ مونیاں گجرات، نون نگر انڈیا مظفر نگر۔ نکیال شہر آزاد کشمیر کوٹلی۔

مراوتی، جھابڑی جھابڑی انڈیا ٹونک، امراتی صوبہ مہاراشٹرا انڈیا، امراتی پلول انڈیا، چھاوڑی بٹی سنگوان گجرات، چھاوڑی گجراں آزاد کشمیر، جھاوریاں شاہ پور۔

بسویہ، برسویہ، جاتلی۔ جاتلی روالپنڈی، بسوا میرا ہری پور، جاتلاں میر پور آزاد کشمیر، سوئیہ گجرات، بسوے گجرات، گاؤں جان جاتلہ چکوال، گجر بسویہ انڈیا۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق جاتلہ کو زفیتر یا ظفار کی طرف منسوب کرتے ہیں جو لود بن سام اور عمالقہ کی اولاد سے ہیں لیکن عمالقہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ عمالقہ لود کی اولاد میں ہیں یا ارم کی اولاد یا علیم کی۔ یہ بھی سامی قبیلہ ظاہر کیا ہے۔ عراق میں ساتلکار ریاست کی بنیاد اسی قبیلہ نے رکھی اس قبیلہ نے ۱۷ کے قریب مختلف ناموں پر ریاستوں کے نام رکھے۔ یہ بھی ایک قدیم قبیلہ ہے۔

پھلڑا، سوکڑہ، کاہیاں کاہیاں جموں کشمیر، سوڑہ جموں کشمیر، پھلڑہ پٹھان کوٹ انڈیا، پھلڑا مانسہرہ، سوکڑا راجوری کشمیر،

مہلو، فتالی، ڈورے، لورے لورے گجر خان، ڈورے روالپنڈی، فتووال گجراں شکر گڑہ، لوہرے شکر گڑہ، لوہرے بہک کشمیر، لوہر کوٹ جموں، مہلو سیالکوٹ، لوہرے گجرات، مہلو کھوکھر گجرات، فتالیاں گجرات، ڈورے مہر چنداکاڑہ، مہلو شخیو کااوکاڑہ، مہلو مقبوضہ کشمیر۔

کھاری کھاریاں ہری پور، کھاریاں جہلم، کھاریاں گجرات۔ قدیم تاریخ گجر کے مطابق اس گجر گوت کا تعلق قاران بن عملیق بن لود بن سام بن نوح سے ہے یہ بھی سامی قبیلہ کہلاتا ہے۔ عرب میں اس قبیلے کے بہت سے نشانات باقی ہیں۔ کھاری قبیلے کی ایک شاخ قرون اولیٰ میں بھی قارۃ کے نام سے عرب میں موجود تھی۔ یہ لوگ اسلحہ سازی کے ماہر تھے۔ انہوں نے بھی بہت سی ریاستوں کی بنیاد رکھی۔

کیکی نلکیی ایبٹ آباد، کیگی مار کشمیر، چک کیگیاں پیروشاہ، کیگی انڈیا جموں کشمیر، کیکال سوہاوہ۔

جنگل جنگلاں مانسہرہ، جنگ فتح جھنگ، جنگل خیل گاؤں کوہاٹ۔

باہروال باہروال مسلم آباد ایبٹ آباد، بیلی باہروال جہلم، درہ باہروال سوات، باہر

وال لالہ موسی، باہروال چکوال، باہروال خان پور، باہروال پورہ اوکاڑہ، بھیوال سرگودھا،

پھامبڑہ۔ پھامبڑہ روالپنڈی، پھامبڑ، گوجر خان، ڈنہ پھامبڑہ آزاد کشمیر، پھامبڑہ مانسہرہ، پھامبڑہ سیالکوٹ، پھامبڑہ فتح جھنگ۔

ٹھکیریہ ٹھیکریہ روڈ دینہ جہلم ٹھیکریہ راولپنڈی، چک ٹھکریہ فیصل آباد، ٹھیکریہ مانسہرہ، ٹھکریہ گجرات ٹھیکریہ لالہ موسی ٹھیکریہ انڈیا ٹھیکریہ جموں کشمیر ٹھیکری کٹاریاں دیوانہ جموں کشمیر۔

باکڑی یا پھاکڑی باکڑی چوک لاہور، باکڑی لاہور، باکڑی آزاد کشمیر، باکڑی مانسہرہ، باکڑیاں والا گجرات، باکڑی انڈیا،

بانتھ گاؤں بانتھ روالپنڈی، بانتھ ہری پور، بانتھ اوردائی بانتھ گجرات۔

دیڈر دیڈر ہری پور، دیڈر گجرات، دیڈر انڈیا

بہلوٹ۔ بہلوٹ روالپنڈی، بہلوٹ ہری پور، بہلوٹ گھڑی دوپٹہ کشمیر، بہلوٹ فتح جھنگ، بہلوٹ منڈی بہاوالدین، بہلوٹ نہر سابقہ ڈی ائی خان۔

ڈوہیاں۔۔ بھلیسر ڈوئیاں ایبٹ آباد، ڈوئیاں خوشکی وآبی ہری پور، ڈوئیاں جہلم، مرجان ڈوئیاں گجرات، ڈوئیاں گجرات، ڈنہ ڈوئیاں جموں کشمیر۔

بانیاں یابانڑیاں بانیاں ایبٹ آباد، قصبہ موہڑہ بانیاں گجرخان، بابو بانیاں سرائے عالمگیر، بانیاں چھمبہ کشمیر، بانیاں بٹ گرام، بانیاں جموں کشمیر، بانیاں گجرات، بانیاں مقبوضہ کشمیر۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار دیگر گوتوں پر رکھے گئے گاؤں شہراس دور میں یہ گواہی دے رہے ہیں کہ ،، گجرایک مارشل قوم کہلاتی ہے۔

چند گجر مشترکہ گوتیں جودوسری اقوام میں موجود ہیں

بھٹی۔ یہ گوجروں، راجپوت، جاٹ اور آرائیں میں پائی جاتی ہیں

باگڑی۔۔ یہ گجر، راجپوت، جاٹ اورآرائیں میں پائے جاتے ہیں۔

دھرال۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ، آرائیں میں پائی جاتی ہیں۔

چوہان۔۔ ماشاءاللہ یہ سب میں (گجر، جاٹ، راجپوت، اعوان، آرائیں) ان سب کا جدامجد پرتھوی راج ہے۔

سونی۔۔ گجر سونی گر، راجپوت، آرائیں میں پائی جاتی ہے

کالس یا کلس۔۔ گجر، جاٹ اور آرائیں میں بھی پائی جاتی ہے۔

مہسی۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ، آرائیں

پرمار۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

راٹھور۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ،

گور۔۔ گجر، راجپوت،

چندیل۔۔ گجر، راجپوت،

کھوکھر۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ، اعوان، آرائیں

بسویہ۔۔ گجر، راجپوت،

سدھن،۔۔ گجر، راجپوت، پٹھان

طور، گجر، راجپوت، اور پٹھانوں میں پائے جاتے ہیں۔

ٹھاک یا ٹھاکر۔۔ گجر، راجپوت،

رانگھڑ،۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ۔

سیود، گھلوٹ،۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

چھوکر۔ گجر، راجپوت، جاٹ

میکن ۔۔ گجر، راجپوت

اٹھوال ۔ گجر، راجپوت، جاٹ

راٹھی ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

جنگل ۔ گجر، راجپوت ۔ جاٹ

بوکن ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

دھونچک ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

کسانہ ۔۔ گجر، جاٹ،

نون ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ

لالی ۔۔ گجر، جاٹ ۔۔ نکیال گوت، گجراور راجپوت میں موجود ہے۔

پسوال ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ اعوان (بسوال) ۔۔ سپرا ۔ گجر، جٹ

سندھو ۔ گجر، راجپوت ۔ جاٹ ۔۔۔۔۔ بھلوال، گجر، راجپوت، اور جاٹ

پانڈو ۔۔ گجراور پٹھان ۔۔ لودی گجراور پٹھان

لورے ۔۔ گجر، اعوان، آرائیں ۔۔ جنجوعہ ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ، آرائیں

بجاڑ ۔۔ گجر، راجپوت، جاٹ ۔۔۔ اس کے علاوہ بے شمار گجر گوتیں اس بات کی عملی ثبوت پیش کرتی ہیں کہ گجر ۔ راجپوت، جاٹ ایک ہیں ۔ جس کو صرف گجروں موئف نے نہیں بلکہ غیر ملکی مورخین نے بھی ایک قوم لکھا ہے ۔ ان کی کتب کے اندر تاریخ گرجر کا پورا حصہ آپ کو ملے گا۔ چوہان کے شجرے کے مطابق پرتھوی راج گجروں کا اور راجپوتوں اور دیگر اقوام کے چوہانوں میں ایک ہی راجا تھا ۔ جاٹ بھائی کی کتابوں میں اس بات پر متفق ہیں کہ گوجر، جاٹ اور آہیر ایک ہیں مگر راجپوت اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں یہ کہتے ہیں ہمارے جدا ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں جس بنا پر ہمیں کچھ مجبوریوں کا سامنا ہے ۔ کچھ لوگ طویل سفر طے کرنے کے بعد اب واپس آ رہے ہیں اور انشااللہ جلد واپس آئیں گے اور گجر ہونے کا اعلان کریں گئے ۔

سکندر اعظم کا مقابلہ گجروں سے ۔۔ سکندر اعظم نے جب اس خطے پر حملہ کیا تو زیادہ تر اس کا مقابلہ گجر قبائل کے ساتھ ہوا چونکہ جدید اسلحہ سے یہ لیث تھا اس کا مقابلہ نہ کر سکے اس نے تھوڑے سے عرصہ میں چاروں براعظموں پر قبضہ کر لیا ۔ پاک ہند میں جب داخل ہوا اس نے درہ خیبر کا راستہ اختیار کیا اور دو حصے بنائے ایک سوات، دیر اور دوسرا مردان ،صوابی کی طرف آئے اور ہنڈ قلعہ (صوابی انٹر چینج کے ساتھ) میں قیام کیا ۔ اس نے ریائے سندھ پر لکڑی کا پُل بنا کر اٹک کی جانب رخ کیا یہ سیڑھی اب بھی میزیم میں موجود ہے جو انٹر چینج صوابی کے ساتھ مزیم میں اب بھی موجود ہے ۔ تاریخ ایران باستان کتاب میں لکھا ہے کہ جرجان میں کٹاریہ گجروں، پارات ہرات میں بجران گجروں کے ساتھ مقابلہ کیا ۔ آرمینہ میں تاس گجروں کی سلطنت تھی اور ایور گٹ جاٹ گجروں سے مقابلہ ہوا ۔ جبکہ بلوچستان کے ستیانا اور گدروزیہ میں کیکی بھملہ سیر گجروں کے ساتھ زور آزمائی کی ۔ کوہ قاف، بحرہ اسود میں پھامبڑا اور شمالی حدود منطقہ منجمد اور مغرب سے باخر اور جنوب سے بحرہ ہند تک پھامبڑا گجروں اور مردان میں بجران گجروں کے ساتھ سکندر رومی کا مقابلہ ہوا ٹیکسلا کے علاقہ میں کیدار راجہ کی حکومت تھی کسانہ گجروں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر شکست کھائی ۔ کٹاریاں گجر، کالس، کولی مہیسی، ٹھکریہ، لودی، چیچی ،آوانہ، بوکن مونہ یا منیا، پوار بجاڑ، بھملہ، پوسوال، گورسی گجروں نے ملکر جہلم اور ہزارہ کے مقام پر سکندر کا مقابلہ کیا ۔ گجرات کے مقام پر مہیسی گجر گوت لائل پور، سرگودھا جھنگ میں سیال گوجر کالس، کسانہ چیچی، چوہان بجاڑ، اور ٹھکریہ نے پنجاب میں مقابلہ کیا، جبکہ کھٹانہ گجروں کا حوالہ پٹھان کوٹ میں مقابلہ کا حوالہ ملتا ہے ۔ گورسی گجر کٹاریاں جنیدھڑ، چیچی اور راٹھور گجروں کا گوداسپور اور جالندر میں مقابلہ کا حوالہ تاریخ میں رقوم ہے ۔ میلو، سانگو پر یہار اور لودی گجروں کا مقابلہ دریائے بیاس اور جمنا میں ہوا ۔ لاہور ملتان، بہاول پور اور سندھ میں چھوکر گجر، بھٹی گجر، نون راٹھور، ڈھورے، مراڑی، کٹاریاں، تنور، بڈھانہ، سراندہ، بوکن، بھملہا ور ڈھینڈہ گجر بہادری سے لڑے جبکہ فتالی گجر گوالیار چاپ جہلم شاہ پور، میانوالی، سرگودھا اور رحیم یار خان میں مقابلہ

کیا۔(حوالہ تاریخ ایران)اس مضمون کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا گجر قوم کسی سکندر اعظم کی اولاد نہیں تاریخ گجراں کی غلطی کی تاریخ گرجر نے اور دیگر کتب نے تردید کر دی تھی۔

گوجر اور فرنگی۔۔

لیفٹیننٹ کرنل وائی کلی کہتا ہے گجر ہندستان میں قبیلے گرجارا کے نام مشہور تھے انھوں نے تیسری اور چوتھی صدی میں حکمرانی کی ہے راجہ بھوج 840ء میں بھوج اول کا سارے ہندوستان کے حکمران تھے مسٹر سمتھ نے ہنوں اور گجر ایک ساتھ لکھا ہے اور گرجر کو گوجر لکھا ہے جب انگریزوں نے اٹھارہویں صدی میں اس سرزمین پر اپنا اقتدار قائم کیا تو اس وقت گوجر سرداروں کی چھوٹی چھوٹی راجدھانیاں اور قلعے موجود تھے 1857ء کی جنگ آزادی میں گوجروں نے بھرپور حصہ لیا اور انگریزوں کو مشکل میں ڈال دیا۔ بلند شہر میں گجروں نے فرنگی فوج کو ناک چنے چبوا دیئے اور انہیں نکال باہر پھنک دیا مگر انگریز مقامی آبادی کے تعاون سے ایک بار پھر قابض ہو گئے۔انگریز سہارن پور میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑا جہاں انھوں نے انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ چندراولی کے گوجروں نے بھی انگریزوں کے خلاف آواز اُٹھائی اور نواحی دیہات کے گوجروں کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا۔ دہلی میں منکاف کی رہائش گاہ پر گوجروں نے دھاوا بول دیا انگریزوں نے باغی قبائل کا ذکر کیا ہے جو ڈیڑھ سو کے قریب کی لسٹ جاری کی ہے جن میں سرفہرست گوجر کو لکھا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں گجروں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی اور دونوں مل کر جرمنی کے خلاف لڑے ان میں مسلمان اور ہندو گوجر دونوں شامل تھے اسی جنگ میں کمال نامی گوجر کو وکٹوریہ کراس ملا۔ ماضی میں گوجروں کے بے شمار بہادری کے قصے آج بھی تاریخ کی زینت بنے ہوئے ہیں مگر موجودہ حالات کے پیش نظر آج جہاں کہیں گوجر کا لفظ آیا ہے تاریخ دان نے اس کو راجپوت میں تبدیل کیا گیا جو کہ گوجروں کے ساتھ ناانصافی اور تاریخ کے ساتھ مذاق ہے۔

تاریخ گوجراں۔

گوجر ایک قوم کا نام ہے جو آریہ کہلاتی ہے اور یہ لوگ کاشت کار اور کھشتری تھے۔ جو قدیمی آریہ بھی تھے اور نقل مکانی کر کے بھی آئے، اور یہاں کے مقیم بھی تھے ان کی حکومتیں وسط ایشیا اور یورپ تک تھیں، جو مختلف ادوار میں اس خطے میں وارد ہوئیں۔ تاریخ کے مطابق گجر ۳۰۰۰ قبل مسیح سے موجود ہیں، یہ معلوم ہوا ہے کہ وسط ایشیا یا ایران سے ہندوستان آمد کا سلسلہ بہت ست رفتار سے کئی نسلوں تک نقل مکانی جاری رہی۔ اس وقت یورپ اور آئرلینڈ میں آریہ قوم کی بقایا جات ہیں اور ساتھ ہی جرمن قوم نے بھی آریہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ بھی لکھا گیا ان کی بہت سی ایجاد کا آج تک استفادہ لوگ کر رہے ہیں انھوں نے ایک مثالی اور ہزاروں سال حکمرانی کی جس کا باقاعدہ گوجر نام کا سکہ بھی تھا۔ یہ تاریخ کا ایک حصہ ہے آج تک کوئی بھی قوم اندرونی ہو یا بیرونی ہو جب اس خطے پر حکمران ہوئی اس نے کوئی نہ کوئی نشانیاں چھوڑی ہیں جو مختلف اشکال و نوعیت کی تھی۔ بدھ مت آیا اس نے تخت بائی، جمال گڑھی، شھباز گڑھی، مانسہرہ، ہری پور (جوئیاں) گلگت کندھارا تہذیب، کشمیر، ٹیکسلا پشاور، اور دیگر مقامات پر اپنے نقوش چھوڑے ،سکندر اعظم نے اپنی مختصر زندگی میں چاروں براعظموں کے اوپر اپنے نقوش چھوڑے ضلع صوابی کا قلعہ ہنڈ کے کھنڈرات اب بھی سکندر اعظم کے گیت گا رہے ہیں۔ جہلم کے مقام پر راجہ پورس گجر کے ساتھ مقابلہ پھر جہلم کا نام اپنی گھوڑی کے نام پر رکھنا، پھر بیرونی حملہ آوروں کے حکمران ہونے کے نقوش کا موجودہ دور کے اندر حقیقت کا روپ دیکھنے کے لئے ہم واہ کے مقام پر باغ، شاہی مسجد، شاہی قلعہ لاہور۔ شیر شاہ سوری کا ۵ سالہ دور حکومت میں قلعہ روہتاس (دینہ جہلم) راجہ پورس نے رانی کی یاد میں منگلا ڈیم پر،، رانی قلعہ،، کی تعمیر انڈیا میں بھوج راجہ کا قلعہ اوگرہ مسجد۔ قلعہ بالا حصار پشاور، قلعہ اٹک، قلعہ محمد بن قاسم ملتان، ہوڈی کے نام پر سوات کے اندر جگہوں کے نام، راجہ رسالو گجر کے نام پر غاروں کے نام، پٹھانوں کے نام پر حال ہی میں پختونخواہ اے این پی کے قائدین کے نام پر چوکوں اور تعلیمی اداروں کے نام حکمرانی کی ایک

زندہ مثالیں ہیں ۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اگر گوجر حکمران قوم یا ایک مارشل قوم ہے اس کی کیا نشانیاں تھی؟ نوحؑ کے بیٹے حام کی اولاد اس خطے میں وارد ہوئی قرآن پاک کے مطابق نوحؑ کے طوفان کے وقت تمام دنیا پر پانی پر پانی پھیر گیا، اگر کوئی نسل بچ جاتی تو کشتی میں ہر جانور کے جوڑے نہ بنائے جاتے ۔،۔نوحؑ کے بیٹے حام نے آتے ہیں اپنے بیٹوں کے نام پر گاؤں وشہر آباد کئے اوران کے نام پر اپنے ہی ناموں سے منسوب کئے جن میں حبشہ، ملتان، ٹھٹھہ، اور سندھ جوں جوں آبادی میں آضافہ ہوا یہ سلسلہ پھلتا گیا گوجروں نے بھی اپنے لفظ گوجر یا ایک ہزار گجر گوتوں یا خیلوں کے نام پر چھ ہزار کے قریب نشانات محفوظ کئے جو آج بھی گجر حکمرانی کے گیت گاتے ہیں جن میں گجرات (انڈیا) گجرات (پاکستان) گجر خان، گجرانوالہ، گجرات ملتان، گجرات حویلیاں ایبٹ آباد، گجرات مظفر گڑھ، گجر گڑھی، گجرات مردان، چوھا گوجر، میاں گوجر پشاور، چیچی گوت پر چیچنیا، چیچہ وطنی، گورجھستان (روس) گجارستان (ایران) گورگان (ایران) گورجی محل، گجرستان (افعانستان) گجر کھاسی (افعانستان) کے علاوہ چھ ہزار کے قریب نشانیاں محفوظ ہیں۔ایران کے مندرجہ بالا شہروں کو البیرونی نے اپنی کتاب میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔کوئی بھی قوم اس وقت کسی ایک خطے تک محدود ہے مگر گوجر قوم پاکستان، ہندوستان، بنگال، کشمیر نیپال، روس، افعانستان (افعانستان کے قومی ترانہ کے اندر گجر ایک زندہ مثال ہے) ایران عرب ممالک (خزر یا جزر نام سے) چین، انڈنیشاء (اس کی زبان کے اندر اب بھی گوجری زبان کے الفاظ زندہ مثال ہے) تبت، منگولیا، کاشعر، یامیر، گردستان، سیلون، مالدیپ، ماردیپ، کمبوڈیا، سیام، جاوا، ساترہ، میں ان کی حکومتیں تھیں ۔ گجر قوم کے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے اس قوم کی شناخت تھی جن میں گوجر، گرجر، گورجر، گورجی، گجر، عجر، جزر، خزر، قاچار، یا کاچار، گورج، گرج، گوجہر، گوجرانی، گوجل کجر، چوزدہ،، گودر، گدرو، gudjar یا gugger، یا gogger کوسا، گھوالیسیا خوالیس، چوزاز، آزاف، ۔گرز، کھسیر یا غیسر یا گاسر، وغیرہ شامل ہیں ۔ حال ہی میں ایک انگریزی کتاب the ancient geography of india writer alexander cunningham. میں لکھا ہے کہ گوجر، خزر اور جزر اور گرجارا

ایک ہی قبیلہ ہے اس مصنف نے صفحہ 262 پر مذید لکھا کہ ملوہ اور سرسڑہ، بلبھی میں 640ء تا800ء تک گجروں کی ایک طاقت ور حکومتیں تھی ۔ گوجر قوم کی الگ ثقافت، الگ زبان (گوجری) ایک تاریخ ہے جو کہ انڈیا میں کل آبادی کا 10 فیصد پاکستان میں کل آبادی کا 20 فیصد، کشمیر میں کل آبادی کا 35 فیصد، افعانستان میں کل آبادی کا 45 فیصد گجر آباد ہیں (انڈیا انگلش اخبار 2007ء) ہزارہ گجراں کا آئین اکبری میں ہزارہ گجراں لکھا گیا، ہزارہ کو مغلیہ دور میں چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ایک حصہ کا نام،، گجر پٹہ،، رکھا۔(حوالہ تواریخ ہزارہ اعظم بیگ)لاہور کا پہلا راجہ،، گوجر سنگھ تھا جس کے نام پر لاہور میں اب بھی قلعہ موجود ہے۔1700ء میں ہزارہ مانگل کے مقام پر سکھوں کے خلاف جنگ میں گجر شامل تھے اور کئی کو شہادت نصیب ہوئی ۔ گجروں کی تاریخ کل و آج کی کہانی نہیں نہ ہی کسی پیشہ کا نام ہے اگر اس دنیا میں کوئی قدیم یا عظیم قوم یا خالص قوم اگر ہے وہ آپ کو گجر ملیں گئے۔ اگر کسی بھی ملک کی تاریخ سے گجر تاریخ کو ہٹا دیں باقی آپ کو بچوں کا کھیل ہی نظر آئے گا کیونکہ گجر کے بغیر دیگر اقوام کی تاریخ بے معنی ہے۔

گوجر قوم کی ایک ہزار گجر گوتیں ہیں جن میں کھٹانہ (راجہ جے پال کی اولاد سے) گورسی یا گوڑ (راجہ گورسی کی اولاد سے) پوڑ (راجہ پورس کی اولاد سے) کسانہ (کشان لوگ) سمہ خاندان (جام لوگ) کے علاوہ باہروال، بڈھانہ، پسوال، لوسر، میلو، مونن، ہکلہ، چوھان، چیچی، بہلوٹ، بلوچ، بھوسن (بھوسنیا) ٹھاکر، بوکن، بھٹی (گوجر، راجپوت، جاٹ) بانیاں بجاڑ، بجران، بانتھ، بوکڑہ، پرمار، پرتہار، ٹھینڈہ، ٹھیکریہ، کالس، جنگل، جاگل، چاڑ، چھالے، چھوکر، نون، دھونچک، کے علاوہ بہت سی گوتیں ہیں ۔صدر پاکستان فضل الہی، چوھدری، رحمت علی خالق پاکستان، کے علاوہ سیاسی دینی، علمی، اور زندگی ہائے کے ہر شعبہ جات میں نمایاں اور محبّ وطن سے سرشار گجر ہی آپ کو ملیں گئے ۔ گجر قوم کی عظمت کی نہ صرف گجروں نے گیت گا رہے ہیں، بلکہ اندرونی اور بیرونی غیر اقوام نے بھی اس عظیم قوم گجر کی تعریف کی جن میں ابوجنید عرب سیاح، سمتھ، سید ابوظفر ندوی، فرہنگ آصفیہ، سید ظہیر الدین مدنی، سراولف کیرو، علامہ عباس ابراہیم مصری، ہیون سانگ البیرونی، بمبئی گزٹیر ۔ ہزارہ گزٹیر، کے علاوہ بے شمار نام موجود ہیں ۔بعض نے اس قوم

کو وسط ایشیاء کے باشندے لکھا ہے جن میں سری مورخیل، آر بھنڈاکر، ڈاکٹر ہارخیل، کینڈی، اے ایم ٹی جیکسن، بھولر، کنگھم، شری پی سی باغچی، وغیرہ اور بعض نے ہند کے مقامی باشندے ظاہر کیے جن میں رانا علی حسن چوہان، جی ایچ اوجھا، سی وی وید، ڈی سی گنگولی، سرتھ شرما، ڈی آر منکیڈ، کے ایم منشی، کرشنا سوامی آئنگر، بیج ناتھ پوری وغیرہ شامل ہیں۔ سنسکرت کی قدیم لغت اور چٹانوں کے کتبوں میں لفظ گجر ملتا ہے جس کے معانی، بہادری، محافظ، دلیر اور غازی کے ہیں ۔ ماضی کی تاریخوں میں ہزاروں قصے بہادری کے ملتے ہیں۔ اس قوم گجر کی تاریخ وزبان کو نہ صرف گجروں نے پسند کیا بلکہ انگریزوں نے بھی اپنایا ایک انگریز نے گجری سیکھی بلکہ گوجری اور گوجر پر کتابیں لکھی گئی اور اپنی اور بچوں کی زبان گوجری بنائی، جن میں وائن لوسی کا ذکر ضرور کروں گا ۔ ہر قوم اپنی قوم کی بہتری کے کئے کوشاں ہے اور ہونا چاہیے قوموں کی ترقی ملکی خوش حالی ہے۔ ماضی میں گجر قوم کو پسماندہ رکھنے کی ایک سوچی سمجھی ایک چال تھی ساتھ ہی تعلیم سے یہ لوگ دور رہے جس کے لئے ایک صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود بہت پیش رفت ہوئی۔ یہ کوئی تعصب یا گناہ نہیں ہے تعصب یہ ہے کسی دوسری قوم کی ترقی میں رکاوٹیں کھڑی کرئیں۔ مگر 1900ء اب تک گجر تاریخ کا مطالعہ کرئیں اس میں کسی دوسری اقوام کے بارے کوئی تعصب یا تفرقہ الفاظ نظر نہیں آئیں گئے مگر دیگر اقوام نے کوئی کسر نہ چھوڑی اور آج تک اپنی ناپاک کوشش جاری ہیں۔ الحمد اللہ ہم نے کسی کی پرواہ نہیں اور اپنا مشن جاری رکھا۔ اس مشن میں اللہ تعالٰی کی مہربانیوں کے ساتھ ساتھ ہر ایک شخص کو اپنے اپنے حصے کا الگ الگ کردار ادا کرنا ہوگا جس کا آغاز اپنے اپنے خاندان سے کرنا چاہیے اس وقت کوئی تنظیم یا کوئی آدارہ آپ کی مدد نہیں کرسکتا مدد صرف اللہ سے مانگو دنیا کا وہ کونسا کام ہے جو اللہ نہیں کرسکتا مگر اس کے لئے خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن پاک کے اندر فرمایا,, جو لوگ اپنے اوصاف نہیں تبدیل کرنے چاہتے ان میں کوئی تبدیلی نہیں لاتا۔،، اس وقت دوسری اقوام سے سبق لینا ہوگا ان کی سوچ سو سالہ آگئے کے حالات پر ہے مگر میں سمجھتا ہوں گجر قوم کے اندر سادگی اور شرافت ورثے میں ملی مگر ہمیں دنیا کی ترقی کی دوڑ میں ان کے ساتھ ساتھ چلنا ہوگا۔ اپنے آپ کو گجر گجر

کرنے یا کسی دوسرے کو گجر بنانے سے بہتر ہے اپنے اندر ایسے اُوصاف پیدا کریں آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی آپ کی پہچان بنے۔ کاش ایسا ہو اور ایسی سوچ ہو۔ یہ آپ نے ضرور محسوس کیا ہوگا آج کا گجر ہر شہر، گاؤں میں آزاد اور گجر ہونے کا دعوٰی کر رہا ہے کئی شہروں میں گجر کنونشن بھی ہو چکے ہیں، سوات، دیر، مالاکنڈ، شانگلہ میں ہر ماہ کنونشن ہو رہے ہیں جن کے اثرات پورے ملک پر مرتب ہو رہے ہیں۔ کئی گجر کتب دوبارہ شائع ہو رہی ہیں۔ گوجری زبان پر کام تیزی سے جاری ہے۔ گوجری کتب پر کئی بندوں کو ایوارڈ بھی ملے ہیں۔ گجروں کے اندر نیٹ ورک انتہائی تیز رفتاری سے چل رہا ہے تعلیم کے میدان میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے جو اس وقت کئی وی سی گجر بن چکے ہیں۔ اور کئی چیف جسٹس سامنے آئے۔ ایک گجر لڑکی کمشنر بنی،۔ خوشی اس بات کی ہے ہر اعلٰی عہدے پر گجر اپنی اچھی کارگزاری کی بنا پر ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ اس وقت کئی بچیاں اور بچے پی ایچ ڈی کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ یہی ملک کی ترقی ہے جس کا نام چوہدری رحمت نے دیا۔۔ اللہ تعالٰی اس قوم کو ترقی دے ۔ امین۔

بلوچستان میں بلوچ قبائل میں اکثریت تعداد گجروں کی ہے جس کا حوالہ بلوچستان کلچر مولف مومن نے بھی بلوچوں کو گجر لکھا جو اپنی پہچان گجر گوتوں سے کرانی کسان کو کساہنڑاں لکھا، بجران کو بجرانی، طور کو طوری ملکانہ کو ملکانی وغیرہ کے نام سے اپنے آپ کو متعارف کیا۔ سندھ میں سولنگی کا اقتدار رہا ہے، وہاں پر دوسری طاقتوں نے بہت متاثر کیا ۔ اس وقت ملک کے کونے کونے میں ہر جگہ آباد ہیں ایک اچھی خاصی تعداد صوبہ خیبر پختونخواہ میں موجود ہیں۔ تاریخی حوالہ جات میں گجر قبائل کے ایران، خراستان، سیستان، گرجستان،، کمبوڈیا کے علاو وسط ایشیاء کے علاقوں میں کئی بڑی اور چھوٹی حکومتیں تھی۔ ان کا قتدار ہزاروں سال تک رہا۔ ان کے دور حکومت میں انصاف اور امن تھا بلکہ ان کی مثالی حکمرانی کے غیر ملکی سیاح نے بھی فخر کیا اور افسوس کیا کہ کاش ہم بھی گجر ہوتے۔ زوال پزیر کے کئی اسباب تھے اول یہ کہ ان کی بہادری کے چرچے اور کسی غیر ملکی حملہ آوروں کو دل سے انھوں نے قبول نہ کیا ہر وقت جنگ کے ماحول میں رہے۔ جب ان گجروں پر ظلم کے پہاڑ گرائے گئے، توپوں کے آگے باندھ کر اُڑھایا گیا، مکانوں کو آگ لگا دی گئی، جاگیریں چھین کر

اپنے وفاداروں میں تقسیم کی گئی، مال مویشی پر ٹیکس عائد کر لئے گئے، تعلیم پر پابندی لگائی گئی ایک مشن کے تحت پسماندہ بنایا گیا۔ ان حالات میں کئی لوگ نئے نام سے اپنی توجہ ہٹانے کے لئے نئی قوم یا قبیلہ کی شکل اختیار کی۔ مگر الحمداللہ ان کی کمی میں کوئی فرق نہ آیا۔

قیوم خان کے دور کے بعد انھوں نے آزادی کی آواز بلند کی جو آج تک جاری و ساری ہے۔ جولائی ۹۲ء گوجر گونج اقبال بیلا نے لکھا کہ گجر 48 سال تک افغانستان، بلوچستان، اور مشرقی ہند میں ان کی حکمرانی قائم رہی، مختلف علاقوں میں مختلف گوتوں کے گجر حکمران رہے۔ علاقہ مکران پر مُکر گجر، رند گجر اور کیچی یا کیگی گوجروں کی حکومتیں قائم رہی۔ اسی طرح شمالی بلوچستان اور شمالی مکران بشمول پنجگور خاندان وغیرہ پر ناگ بھٹ گوجر کی حکومت رہی۔ اور علاقہ جھل چھاو پر جھاولہ گوجروں کی حکمرانی تھی۔ خضدار وغیرہ پر زہری گوجر علاقہ بستی پر بارو گجر لسبیلا پر جام گجر، اس طرح علاقہ کو بلواہ، مشکے، سراب اور قلات پر میرواڑی گجر حکمران تھے۔ مشرقی بلوچستان پر اور مغربی سندھ پر جاریچہ گوجر اور جٹ گجروں کی حکمرانی تھی۔ بادشاہ میرو خان گجر ایک زمانہ میں تمام بلوچستان بشمول ایران، بلوچستان کنگوٹ، جیکب آباد، تک کے علاقے اور شمال میں گندھارا تک حکمران تھے۔ مختلف ادوار میں گجروں کے مختلف طائفے یکے بعد دیگرے مختلف علاقوں پر مجموعی طور چھوٹی چھوٹی ریاستیں حکمرانی کرتی تھیں۔ گجر ایک عظیم اور جرار قوم تھی مگر انگریز یا فرنگی نے گجروں کی تاریخ کو مسخ کر دیا اور حقیت سے بہت دور کر دیا گیا۔ اور گوجروں کو متعدد اقوام میں تقسیم کر کے دوسری ذاتیں یا قومیں ظاہر کر دی۔ گجروں کی ایک ہزار سے زائد گوتیں ہیں۔ جو مختلف بادشاہوں کی پہچان کے لئے وجود میں آئیں، انگریز فرنگیوں نے گجروں کو اپنا دشمن نمبرا سمجھ کر ہر طرح سے ان کی بربادی کے منصوبے اور پل باندھے۔ چونکہ انگریزوں کو اچھی طرح معلوم تھا کہ مغلوں نے حکومت گجروں سے چھینی تھی۔ لہذا انھوں نے گجروں کی ہر طرح سے مغلوب و مظلوم رکھنے کی پوری کوشش جاری رکھیں اور کامیاب حکومت کر سکیں۔

گجر قبائل کی تمام سب کاسٹوں کے لوگ برصغیر کے چپہ چپہ پر آباد ہیں۔ گجر اس وقت ایران، افغانستان، بنگال، روس، آزر بائیجان، ازبکستان، تاشقند، آرمینیہ، گرجستان، تبت،

چین، انڈونیشاء، وغیرہ میں عرصہ سے آباد ہیں۔ جنرل کنگھم نے بلوچستان پر جھاولہ گوجروں کی حکومت کا زمانہ چھٹی صدی سے لیکر نویں صدی تک تسلیم کیا ہے۔ چھاولہ گوت کی حکمرانی سندھ، زابلستان، افغانستان، پر تھی۔ ان گجروں کو امپریل گجر کے نام سے لکھا گیا۔۔

علاقائی گوجر جائزے (صوبہ پختونخواہ کے گوجر)

صوبہ پختونخواہ میں گوجر کثرت سے آباد ہیں ۔ جو گوجر قوم کو برادری کے بجائے قوم لکھتے ہیں۔ گجروں کی آمد کا تعین کرنا مشکل ہے لیکن جب سکندر اعظم نے ہند میں آیا کے پی کے میں اس وقت بھی گجر آباد تھے۔ مردان کے بجران قبیلہ کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا۔ سوات میں گجروں کے ساتھ زور آزمائی کے واقعات ملتے ہیں۔ کے پی کے کے گوجر زیادہ تر پہاڑی علاقوں میں آباد ہیں، تعلیم کا فقدان ضرور ہے مگر شعوری طور پر بہت بہتر ہیں۔ کوہستان، تورغر میں بھی گجر آباد ہیں زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پسماندگی زیادہ ہے اور دیگر اقوام کے ساتھ جھگڑوں نے ان کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ یہ انتہائی جفاکش لوگ ہیں۔ تعلیم کا یہاں پر فقدان ہے۔ مانسہرہ اور بٹ گرام میں گوجر کثرت سے آباد ہیں ان کی اس وقت 52 گوجر گوتیں آباد ہیں دینی لحاظ سے بہت بہتر ہیں، بٹ گرام اور بالاکوٹ کے علماء پاکستان میں بڑی بڑی مساجد میں اپنے ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں۔ سردار یوسف اور منیب الرحمٰن کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے۔ مانسہرہ اور بٹ گرام میں آوانہ، باہروال، باگڑی، بانیاں، بجاڑ، بجران، بڈھانہ، بوکڑہ، بھلسیر، بھوملہ، پسوال، بوڑ، بھامبڑہ، تیڑوایا تیڑویا، ٹینچ، ٹھاکر، جاگل، جاٹ، جنگل، جھاڑا، جیندڑ، چاڑ، چنترہ، چوھان، چیچی، دھکڑ، دیدڑ، ڈوئی، راڈی یا لاٹھی، سانگو، سرہار، سہونترہ، سیال، کالس، کٹاریہ، کسانہ، کونشی، کولی، کھاری، کھٹانہ، گورسی گیکی، گیلا، لالی، موٹا مونن، میلو، نکیال، نون، نونہارا، ھکلہ کے علاوہ بھی بہت سی گوجر گوتیں پائی جاتیں ہیں۔ یہ لوگ ندی کچہ بانڈہ بفہ میرا کائیاں، چوٹا پنجول، چھتر گیڈر پور، سلدھار، کڑمنگ بالا، ست بنی، دندر کاہی، درہ شوہال، جبہ بھنگیاں، مٹی کوٹ، منور

،جبوڑی، بگاں بیلا، بھڑ منگ، تمری، جابہ ہڑیالہ، کلہاڑہ بفہ، سیلور، گڑھی حبیب اللہ، دوگا، کانشیاں ، چیڑھ، بھوسہ میرا، کھبل اوگی، کڑمنگ پائیں، ترہدہ، چھتر پلین، ترے حدہ اشوال، گدابٹہ موہری، مٹورہ، ترنگڑی بالا، ڈبر کھٹا جبوڑی، بائی پائیں، بٹکاں، شنکیاری، بٹل، کھتھوڑ، سلتی الائی، دین پور بگاڑ، ترہدہ، سنجوڑہ، بسیاں، نیلی شینک، کشترہ، کھیت تراش، شانگڑیاں، ستھان گلی ،ہل کوٹ، گدا گلی، گھن شکوہ، بن سیر، راج میرا، بھیڑ موہڑی، کنڈ بالا، سلوار بٹل، ڈونگہ خیل ،کاہی، ترنہ، شاہوتر، کمی، جوسچہ، کچکول، سروائی، پلوئی سم، جنگلاں، ہاتھی میرا، چور بانڈا، بٹہ موڑی ،ندی سچہ، درہ شوال، بھرج دوگا، کنڈ کوٹلی بالا، عطر شیشہ، ٹڈہار، چکیہ، سفیدہ، خیر آباد، نتھوبانڈا، ریں ،منڈی، منگ، جگن، چٹہ بٹہ، گھن بٹل، داتہ، گھنیلہ، کیوئی، ہنگرائی، ٹھٹھہ بٹل، متھل جبوڑی ،جالگلی، ہڑیالہ، بمھارا، ڈاڈر، جی کوٹ کنڈ بالا، بٹگرام، ڈونگا شاہ خیل، خاکی، ترنہ، اوچری جرید، بیلہ گاندھیاں، داربنی، پھگلہ، سنڈسر، پٹلنگ، تنگلی، کھولہ، مہانڈری، نتھو بانڈہ، اچھڑیاں، شمڈرہ، رہاڑ، بحالی، ہل کوٹ یونین میں جہارا خیل نکہ شہڑہ کھن اور بالی منگ، ھولہ نیل بن، بگڑو، ستھیاں گلی، کوٹھری میں آباد ہیں۔ چوھان گوت ستھیان گلی، کنڈ بالا ڈھیری نمبرداران ،نیل بن بگڑو میں آباد ہیں بانیاں گوت ستھیان گلی نکہ شہڑہ ،اشوال ترحدہ باچا گلی، پھیلائی۔ لانڈا اور باہروال گجر گوتیں بھی مانسہرہ ستھیان گلی میں آباد ہے۔ جبکہ بجاڑ ستھیان گلی اور گدھا نکہ شہڑہ، پرمار اور پھامبڑا گوت بھوجبڑی اور سمبل، ھکلہ گوت بائیاں، کنڈ بالا، کیاریاں گجر گوت اشوال میں آباد ہے اس طرح بھوملا، شانگو کھٹانہ جنیدر، دھدر بھی یونین کونسل ہل کوٹ میں آباد ہیں۔ (شکریہ سردار ایوب صاحب جہارا خیل پی ٹی وی اسلام آباد نیوز چینل۔)

ایبٹ آباد کے کئی گاؤں میں گوجر آباد ہیں۔ ان میں ترنوائی، کالودی بانڈی، ہجرہ، راولے دمکاچ ریالہ، قلندر آباد، بانڈی ڈھونڈاں، کلور، میاں دی سیری، منڈیاں، میر پور، میر پور میرا، رشیاں، ٹنگولہ، بلولیہ، نلکیی، بانڈیاں، ملک پورہ،، حویلیاں، باہروال، پھگواڑی دا بانڈا، کنج ایبٹ آباد، ممدہ ،حویلیاں نواں شہر، دھمتوڑ، علی آباد، بکوٹ ،سیاں دا کھٹہ ،بالڈھیری، بجکوٹ، گوجر موڑ شیروان، اندر سیری، بائیں گوجری، بریلہ، بسالہ، بگلہ، پانڈوٹھانہ، پسیال، پسوال میاں، چمبہ

،چمیالی، چاڑ، سلہڈ، کہیال، مساح گوجری، نیلور، نور منگ، عزیز منگ کے علاوہ ہر گاؤں میں گوجر آباد ہیں، ایبٹ آباد کے گجروں کو شعور دینے کا آغاز 1955ء میں شروع ہوا عبدالرحمٰن گوجر مرحوم، سرفراز گجر، قمر الدین راجوری، اسماعیل زبیع، اسرائیل مجھور، سردار یعقوب، بابو برکت اللہ مرحوم، سردار یونس، کالا خان، ہری پور کے کھٹانہ گجر وغیرہ نے گجروں کو شعور دینے کا آغاز کیا۔ دور دراز علاقوں میں جا کر گوجروں کو متحد کیا گیا۔ اور ایبٹ آباد ہی کے گجروں نے مانسہرہ اور ہری پور کے گجروں کو متحد کیا۔ پہاڑی علاقوں میں تعلیم کا اب بھی فقدان ہے مگر شہری آبادی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مگر یہاں اور بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ زولفقار بھٹو نے حال ہی میں گوجروں کو متحد کرنے میں مثبت کردار ادا کیا مگر پھر بھی سیاسی میدان میں ابھی بھی بہت کمی موجود ہے،۔ ہری پور میں بھی گوجر آباد ہیں جو کہ مانسہرہ کے برابر ہیں۔ یہاں سردار مشاق ایم این اے رہ چکے ہیں۔ ہری پور کے گوجر کاروباری لحاظ سے مضبوط ہیں اور سیاست میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انھوں نے 1951ء میں راجگان کا مقابلہ کیا۔ ملک میرداد اف منگ نے راجگان کا مقابلہ کرتے ہوئے بھاری تعداد میں میدان جیتا۔ میرداد بھائی کے ایک سال بعد فوت ہونے کے بعد یہ اقتدار 1971ء راجگان اور ترین کے پاس چلا گیا۔ 1971ء میں کرنل زمرد خان آف کوٹ نجیب اللہ الیکشن ہار گئے۔ پھر 1985ء میں مختار احمد گوجر اور ان کے بھائی زوالفقار احمد گجر نے الیکشن لڑا مگر وہ بھی ہار گئے۔ اس سے گجروں میں شعور آ گیا۔ پھر سلیمان جاگل کی کوششوں نے ہری پور کے گجروں کو متحد کیا۔ پھر سردار مشتاق میدان میں آگئے 1976.77 کا الیکشن جیت گئے۔ ہری پور میں 50 کے قریب یونین کونسل ہیں، ان میں درہ سور جکلی، مچھ، پنڈ گجراں، چمباں نجف پھلڑوے، حطار، پنڈ ہاشم خان، کولیاں بالا، ریحانہ، جٹی پنڈ، سریا، پنڈ کمال، ڈھینڈہ، کوٹ نجیب اللہ، جبری، کاک، ہری پور، نلہ، ڈنگی ٹیوب ویل، ترچی، غازی، تھلی کوٹ کے علاوہ جہانیاں، ڈھیری، مسکین آباد، کوٹھیرہ، بسرا، ڈھوک ترجن، کلا کھٹہ، سریکوٹ گلئی۔ بیت گلی، لڑی ستھانہ، مونن، مانکرئے، بڈھانہ، جامعہ وغیرہ میں گجر کثرت سے آباد ہیں۔ تاریخ ہزارہ میں شیر بہادر پنی نے اپنی پہلی اشاعت کتاب میں گجروں

کے عنوان سے بیس کے قریب صفحات لکھے جن میں تربیلہ ہری پور کے گجروں کی جنگوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ جو صفحہ نمبر 254 پر درج ہے کہ ہری پور میں اتمان زئیوں، تنولیوں، اور گکھڑوں سے ان کا مقابلہ رہا ہے۔ ہزارہ کی سب سے پرانی قوم گجر کہلاتی ہے (حوالہ تواریخ ہزارہ اعظم بیگ) تاریخ ہزارہ پنی کی اشاعت اول میں ,,تربیلہ میں گوجرا کبر بادشاہ کے زمانے میں آکر آباد ہوئے ان کا جدامجد رستم گوجر تھا جس نے موضع گوجرہ آباد کیا۔ جن کی اولاد 1872ء میں خاندان کے سرکردہ اللہ نور تھے۔ یہاں تنولیوں اور گوجروں کی بہت سی لڑائیاں مشہور ہیں۔

گوجروں کے آباد کردہ گاؤں ہری پور میں موضع کالس۔ موضع سریہ، بانڈی سریہ (کھٹانہ گجروں نے آباد کیا) سرائے گدائی (سلیمان نور گجر اور سعد اللہ کوٹ نجیب اللہ نے) چنبہ پینڈ (کھٹانہ گجروں) جاگل (چوہدری جھنڈا گجراتی نے آباد کیا۔ کتاب زیر خاک میں شاہ نظر خان صفحہ 30 پر رکھتے ہیں مجھے پنیاں اور مانکرئے سے کچھ سکے ملیں ہیں جو پہلی قبل مسیح کے تھے یہاں کا حکمران کشان تھا اس کا تیسرا راجہ کنشک تھا۔ بدھ مت کی پہلی شاہی اشوک نے کی دوسری کنشک کی تھی۔ ان سکوں میں کجول فیس، راجہ کنشک اور ہوشک قابل ذکر ہیں۔ مانکرئے گاؤں میں 1999ء میں جو سکے ملے ہیں ان میں قدیم قوم سیتھی و پارتھی قبائل کے نوادات، سکے، لکھائی اور خوبصورت ظروف ہاتھ آئے جس سے یہ پتہ چلتا ہے یونیوں کے بعد سیتھی قوم آباد تھی۔ ہری پور میں گندگر کے پہاڑ میں کافی تعداد میں گوجر آباد ہیں۔ گندگر پہاڑ کا نام بھی رسالو گجر کے دور میں پڑھا اس کا پہلا نام گرج گرتھا جو بعد میں گندگر کے نام سے متعارف ہوا۔

صوابی میں گوجروں کی اکثریت ہے جو کہ گوجری اور پشتو بولتے ہیں۔ ان میں کچھ گجر بونیر سے نقل مکانی کے یہاں آئے جو تربیلہ ڈیم نہر اور کوھاٹی نہر کے ساتھ آباد ہیں۔ یہ گجر زروبی، یعقوبی، یار حسین، زیدہ، شاہ منصور، جالبئی، جلسہ، کنڈا موڑ، سلیم خان گاؤں، ملک آباد، ڈاگئی، گجرو کلے، بٹاکڑہ، ٹوپی، چھوٹا لاہور، کھلابٹ، گندف، مینئی، اتلہ چینئی وغیرہ میں آباد ہیں۔

جب کہ صوابی کے اکثر پہاڑی علاقوں میں مستقل طور پر آباد گجر بھی آپ کو ملیں گے جن میں چینئی، گھباسنی، گھنی چھترہ، اتلہ، لڑی ستھانہ، بیرن گلی، ، عمرائی، گندف میں آباد ہیں اس کے علاوہ

دھوبیان، بازار گئے، یار حسین، بڈگانات، جہانگیرہ، ٹنڈہ اور بہت سے علاقوں میں آباد ہیں۔ جو زیادہ تر پشتو بولتے ہیں۔ نوشہرہ میں بھی گجر آباد ہیں مگر یہ گوجر زیادہ تر اپنے زاتی معاملات کے علاوہ شعوری طور پر بہت پیچھے ہیں۔ حکیم آباد میں بھی گجروں کی اکثریت ہے۔ جو پشتو بولتے ہیں۔ پسماندگی کے ساتھ تعلیم کا فقدان بھی ان میں دیکھنے کو ملا ہے۔ ان گجروں پر ماضی میں کوئی توجہ نہ دی گئی۔ کلاں نوشہرہ، اکبر پورہ، تاروجبہ، جبتا، رشاکوئی وغیرہ میں گوجر آباد ہیں۔

مردان اور گجر گڑھی، تکر کے گجروں نے ہر میدان میں اپنے آپ کو منوایا۔ بوستان خان کھٹانہ ڈی آئی جی سرحد کی کوششوں سے تعلیم کا میدان ہو یا شعوری طور پر کسی سے کم نہیں، تکر کے جمشید خان کھٹانہ نے اپنے پوری زندگی گوجر کے نام وقف کر دی۔ یہاں کے گوجر اب بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ مردان میں تکر، گجر گڑھی، تخت بھائی، جلالہ، بغدادہ، گجرات، بخشالی، جنگلا، فاطمہ، ھاتھیان، کاٹلنگ، شیر گڑھ، رستم، شہباز گڑھی، بالا گڑھی، سور کاوی، ملندری، گڑیالہ بالا فضل آباد، آباد، بتی کلاں، شیر گڑھ، کاٹلنگ، طورو، پیر سادو، گوجرو کلے، گروشاہ، تو ڈھیر، گیدار، بکیدر، مردان خاص، کورتیج، طورو میرا، گڑھی کپورہ، کنڈر، مایار، مردان گلی، باغ، زور آباد، sawal dher palo dheri,، تمام بانڈہ، (تعاون جمشید کھٹانہ صاحب) وغیرہ میں آباد ہیں۔

مردان کے گجروں کے اندر قوم کا درد اور شعور بھی آپ کو ملے گا۔

چارسدہ کے کئی دیہی اور شہری علاقوں میں گجر آباد ہیں یہاں ایک محلہ کا نام گجران محلہ ہے۔ جس میں زیادہ تر گجر آباد ہیں۔ گجر کلے اور اتمان زئی میں بھی کافی تعداد میں گجر آباد ہیں شیر پاؤ کلی، عمر زئی، وردگاہ، تنگئی، سلیمئے، شاہکور، بہرام خان، محمد ناری، علاقہ شبقدر، سرڈھیری، مانگہ، اور بہت سے دیگر علاقوں میں آباد ہیں۔ چارسدہ میں بعض قبیلے اپنے نسب تک بھول چکے ہیں۔ چارسدہ میں بادی خیل قبیلہ کافی تعداد میں آباد ہے۔ میاں گجر کا کچھ علاقہ چارسدہ کے ساتھ لگتا ہے اس میں بھی کافی گجر ہیں۔ چارسدہ شہر میں میں بھی گجر آباد ہیں، یہاں کا گجر دوکاندار جس کی ایک طارق فلور مل ہے، بہت مشہور بندہ ہے۔

شانگلہ اور بشام میں بھی بڑی تعداد میں گجر آباد ہیں اس ضلع میں 60 فیصد گجر ہیں مگر ماضی میں

الگ تھلگ جگہ کے باعث ان پر کوئی توجہ نہ دی گئی، دوسری اقوام نے ان کو ایک منصوبہ کے تحت قومی اور علاقائی وسائل سے دور رکھا گیا ماضی میں یہاں کے گجروں کو دکھ اور محرومیوں کے سوا کچھ نہ ملا۔ شانگلہ کا علاقہ دشوار گزار سر سبز شاداب پہاڑی علاقہ ہے۔ والئی سوات کے دور میں بھی دوسری اقوام نے خوب مفاد لئے مگر گجروں نے اپنے حقوق نہ منوا سکے۔ اب بھی یہ علاقہ بجلی ،سکول، پانی، روڈ، صحت کی سہولتوں سے محروم ہے۔ حال ہی میں انھوں نے ایک کامیاب گوجر کنونشن کرایا جس میں اضلاع سے بڑی تعداد میں گجروں نے شرکت کی اور ثابت کر کے دیکھایا ہے کہ یہاں بھی ایک طاقت ہے جو گجر نام سے مشہور ہے۔ آئندہ سیاسی میدان میں بھی اپنا اُمیدوار کھڑا کرنے کا ان کا آرادہ ہے۔ شانگلہ میں ابتدائی دور میں لفظ گوجر کو اجاگر کرنے والی شخصیت ،،گلستان گوجر،، ہے جس نے اپنی جان و مال کی پروا کئے بغیر لفظ گجر کو متعارف کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ گلستان گوجر کتاب کی پوری ٹیم گلستان گوجر بھائی کے اس کارنامے پر فخر کرتی ہے گلستان گجر بھائی کے مشن کو پورے ملک میں محبّ عمراب چلا رہا ہے۔ سیاسی اور قومی شعور کے اجاگر کرنے رحیم داد گجر کا کردار بھی قابل فخر ہے اور جو کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ شانگلہ میں چکسیر، کانڈائی، کنڈو، دامڑی، بشام، دولت کلے، شاہ پور شاہ توٹ جبہ، مارتونگ، میاں کلے، دونئی دانیال، وکانڑا، داموڑی ماچار، کروڑ، چوکاہ، پورن، لانگ باڑ، پاگوڑی، سلمانوں، رحیم سر، منوانو، ولیلونی، عباسی، کاگ، تومانو، پیچو، زڑہ، خوڑ، سرگے، ہرھل، گاڑی، شالیا، درڑ، سورے درڈ، جوکاتا، چیٹی، سر بانڈہ، گاجی خوڑ، کارشت جی، ککھکوڑ، سیوڑ، گانا، دونٹی، لوٹ چمبر لوسر سانگھڑ جو گوجر قوم کی گوت سانگو پر ہے اس میں بھی گجر آباد ہیں، ڈھنڈا، تنگ، دندی جبڑی نین سوک (بشام) وغیرہ میں گجر آباد ہیں۔ (ملک امیر حسن کھٹانہ خیل کراچی کا مشکور)

دیر بالا اور لوئر دیر میں بھی گوجر کثرت سے آباد ہیں شیٹاک گاؤں کو تاریخی حیثیت حاصل ہے جب 24 اکتوبر 1994ء میں اس گاؤں ایک خانزادہ نے مسمار کیا گیا تو ملک بھر کے گجر دیر میں جمع ہو گئے تھے۔ دیر میں آباد گوجر گوتیں میں، کھٹانہ، بڈھانہ، پسوال، تیڑوا خیل، پامبڑہ، سید، بڈھانہ خیل، تحصیل ادنیری لوہر دیر میں آباد گوجر گوتیں میں بسوۂ، بانیاں، چوہان، چیچی، سیر کھٹانہ

۔ چک درہ میں آباد کھٹانہ چوھان پسوال، دربار میں آباد گوتیں میں چوہان اور کھٹانہ۔ ناڈوان میں آباد گوجر گوتیں۔ کھٹانہ، چوھان، چیچی، کسانہ سیر بانیاں تیڑوا، سرادنہ شامل ہیں (شکریہ زرین خان چک درہ) تحصیل تمرگرہ میں میاں بانڈہ میں آباد گوتیں۔ کھٹانہ، گجر، آوانہ، سیر بانیاں، چیچی، خمیہ کنڈو دیارون میں آباد گجر گوتیں میں سیر چیچی کھٹانہ۔ بانڈہ گئی ترئی تالاش میں آباد گوتیں ،چوھان سیر بسوۂ، بانیاں آوانہ۔ کانکلہ اوسکئی میں آباد گوجر گوتیں۔ چوھان وغیرہ شامل ہیں علاقہ میدان تحصیل لعل قلعہ دیر لوئر کے گاؤں کمبڑ برغونڈو میں آباد گوتیں بسوئیہ، کھٹانہ چوہان آوانہ، چاگل دارمال میں آباد گوتوں میں جنگل، آوانہ کھٹانہ وغیرہ ریحان پور جنگل، آوانہ، کھٹانہ، بسوئیہ، میتھر اشامل ہیں۔ کوٹو میں کھٹانہ بسوئیہ، سیر شامل ہیں۔ حاجی آباد انور آباد اور ڈھیری میں آباد گوجر گوتیں میں بسوئیہ، کھٹانہ آوانہ اور چیچی شامل ہیں دیر میں گوجر کاسٹ میں چوھان چیچی آوانہ پسوال، باہروال، چاڑ، دیڈر، بسوئیہ، سیر، بھٹی، گورسی، میاں، چھٹہ گجر، جاولا گجر، میترا، بوٹاٹہ، چاڑ، کے علاوہ بھی بہت سے گجر گوتیں آباد ہیں، تحصیل بروال میں کسانہ، ڈھنیڈہ، کھٹانہ، باہروال مریڑ، چوہان۔ سورباٹ میں باہروال۔ بڈھانہ، جہارا۔ باتن درہ میں باہروال بڈھانہ، بانیاں، چیچی، ۔ شاہی گنوڑی میں جہارا گجر اور بڈھانہ آباد ہیں۔ جبکہ باجوڑ میں بسوئیہ، راجہ خیل ،بابا خیل، ارنگ بزنگ میں چیچی، چوہان، بٹان خیل آباد ہے۔ جندول لوئر دیر میں کوہلی، پسوال بانیاں چیچی، کشان، آباد ہیں جب کہ گاؤں پیر خیل کوٹکے میں بانیاں گوت آباد ہے۔ میاں بانڈہ اور طور کیمپ میں کوہلی، بانیاں پسوال آباد ہیں۔ مایار اور ڈاک قلعہ میں جٹ، بسوئیہ اور بانیاں آباد ہیں شاہ جٹ اور گمبیر میں کوہلی اور بانیاں آباد ہیں۔ کوٹکے جبگئی میں بسوئیہ آباد ہیں مسکینی میاں بانڈہ میں جٹ گجر بوکڑہ بانیاں آباد ہیں۔ معلوماتی تعاون شکریہ حکیم انور زادہ، طوطی رحمٰن جٹ گجر، ملک عبدالغفار پسوال گجر، ملک ایوب خان چیچی، ملک باز خان پوسوال گجر، مولانا عدیل بانیاں گجر، مولانا منصور مریڑ گوجر، ماسٹر بخت اللہ خان، حاجی فہیم خان، ملک دائم خان۔ حاجی شمشاد کھٹانہ گجر، سعید رحمٰن بڈھانہ، سعید حسن باہروال، امان اللہ خان ڈی ایس پی، بختار جان باہروال، ڈاکٹر اکرام اللہ جہارا خیل گجر، واری سے ملک اکبر زادہ آوانہ، ڈاکٹر ظاہر شاہ، ملک

ہرروت خان سراندھنا، ملک شیر بہادر تیڑوا گجر۔ان سب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے اپنے اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے ہوئے معلومات ہم تک پہنچائی ۔) اس کے علاوہ گوجر لوگ میاں بانڈہ، شیٹاک، کلکوٹ، تمر گرہ، کنڈ دولوز، منصورہ آباد، رباط درہ، حاجی آباد، کنڈو، کوٹکی، بلاسٹ میت، جاگل، چمکوٹ، چیکنڈ، گاؤں پامبڑہ، گوالدی درہ، سلدری کے علاوہ بھی بہت سے گاؤں میں گوجر آباد ہیں۔ چترال میں بھی گجر آباد ہیں جو گھچہ اور گھریت میں آباد ہیں۔ یوتھ فورم اور انجمن گجراں کے یہاں کے لوگ ان تنظمیوں میں رہ چکے ہیں۔

پشاور قدیم گجروں کا گڑھ مانا جاتا گنداھارا تہذیب پشاور کی قدیم ثقافت ہے۔حضرات شیخ عبدالوہاب جو پنجو بابا کے نام سے مشہور ہے یہ بھی گجر تھے۔مگر کچھ لوگ تعصب کی بنا پر ان کو سید یا دیگر اقوام میں شامل کرتے ہیں۔آپ چوہا گجر میں کافی عرصہ رہے۔ کتاب،،ثقافت سرحد، تاریخ کے آئینہ میں قاری جاوید اقبال صفحہ 175 پر لکھتے ہیں کہ گوجر خاندان کی تاریخ انتہائی قدیم ہے اور اپنی مخصوص سادہ ثقافتی روایات کے ساتھ زندہ ہے افسوس کے پشاور کے اس محنتی، قدرتی فضاوں سے مطابقت پیدا کر کے زندگی گزارنے والے راسخ العقیدہ مسلمان خاندان سے متعلق عدم واقفیت اور تاریخی جہل ونساں کی وجہ سے محققوں اور مورخوں کے حافظے کی قید سے باہر رہا ہے۔جس کی وجہ سے یہ پشاور کا قدیم قابل التفات خاندان تاریخ کے اوراق کی زینت نہ بن سکے حالانکہ یہاں کے بسنے والے ہر قوم وقبیلہ اور خاندان کے افراد انھیں اس سرزمین کے قدیم ترین باشندے قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ ابتداء میں سادہ گھروں میں رہتے تھے انتہائی محنتی، جفاکش اور سادہ خورا کو لباس رکھنے والے تھے۔ یہ لوگ اندرونی شہر گلاب خانہ جہانگیر پورہ کے آس پاس اور علاقہ یکہ توت کے محلہ جٹاں اور کریم پورہ میں ان کی قدیم بستیاں ہیں۔ جو ماجی محلہ کے نام سے بھی موسوم ہیں۔ان بستیوں میں دو مساجد جہانگیر پورہ اور جٹاں مسجد ان کی تعمیر کردہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نت نئی تہذیبوں سے آشنائی، ثقافتوں سے نہ آگئی اور زمانے کے اتار چڑھاو سے بیگانگی رکھنے کے باوجود گجر خاندان کی اسلام دوستی، سادگی، رزق حلال کی تمنا، باہمی رواداری، مہمان نوازی، رشتوں کی پاسداری و غمخواری اور باہمی میل ملاپ و بہبود کا

جذبہ ان کو پائدار و مستحکم روایات کا محافظ و پاسپان کیے ہوئے ہے۔ گجر خاندان کے سابقہ دوسو سال جو مورث ہو گزرے ہیں ان میں عالم گل، عمر دین، سمندر خان، سکندر خان، اور عبدالحکیم عرف حکمیوں مشہور و معروف اور اہل ثروت شخصیتیں ہیں۔ بیسویں صدی میں اس خاندان میں جس گھرانے نے شرف اور بزرگی حاصل کی وہ حاجی غلام محمد مرحوم ہیں۔ گجر اپنے ثقافت کے علاوہ پشاور جہانگیر پورہ تجارتی سے بہت مضبوط لوگ ہیں۔اس خاندان میں تعلیم کا رجحان بڑھ رہا ہے ان کی بچیاں گریجویت بھی ہیں۔ یہ خاندان آریاین ہیں اور خیال کیا جاتا یہ آریائی قبائل کے مشہور قبیلے ستاگیدی کے نام سے ان کو یاد کیا گیا۔ بونیر اور سوات میں گجر ہر گاؤں میں آباد ہیں ۔سوات کی انتہا پسندی کتاب میں لکھا ہے کہ,, گجر نا معلوم تاریخ سے یہاں آباد ہیں یہ لوگ یہاں کے ملک تھے اور زمینوں کے مالک تھے،۔خیبر پختون خواہ کے گوجروں کے بارے میں مختلف کتب اور گزٹیئرز میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ یہاں کے گوجر انگریزی دور سے پہلے یہاں کے حکمران اور مالک کہلاتے تھے۔ ماضی کی سختیوں نے اب انھوں جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ یہ لوگ اب میدان میں نکل گئے۔ان میں کچھ گاؤں کے نام جہاں گوجر آباد ہیں یہ ہیں چملد، بانیاڑہ، آسو درہ گیراڑی درہ، لنڈے جاپر، سر بانڈہ شنئی، الشیر، دادانہ، تمر باغ، پیر بابا، ملک پورہ، میر النڈی، جمال جبہ، ناجر درہ، موڑ، ملنگ درہ، بلو خان درہ، درگلی (خدو خیل) بیچو الوگوں شامل ہیں۔ گزشتہ تیں سالوں سے ان کے اکابرین نے نئی نسل کے اندر شعوری قوت بیدار کیا۔تعلیم کے میدان میں بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر ایک جذبہ کے تحت آگئے بڑھنے کا شوق ان میں دیکھا گیا۔غریب بچوں کی کفالت سے لیکر ان کی حوصلہ افزائی تک یہ لوگ دن رات مصروف عمل ہیں۔جس کا تمام تر سہرا مولانا سعید چچی صاحب کو جاتا ہے۔سعید صاحب کا صدقہ جاریہ جو اپنی اولاد کی شکل میں بقیہ چھوڑا وہ کسی تعارف کے متحاج نہیں۔گزشتہ تین سالوں کے اندر سوات و دیر اور بونیر کے بھائیوں نے ملکر گوجروں کی ترقی اور اس کے دفاع میں جو کام کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔آج ان ہی کی بدولت یہ کہا جاتا ہے اگر کسی صوبہ میں گجروں کی اکثریت ہے وہ کے پی کے گوجر ہیں۔ کیونکہ کے پی کے گجر متحرک ہیں اور ہر کوئی نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔۔تحریک

آزادی ہو تحریک پاکستان ہو، یا سکھوں کے خلاف جہاد ہو یا سکندر اعظم کا مقابلہ ہو یا بیرونی حملہ آوروں کو سرحد انخلا کو روکنا ہو سوات کے گجروں نے فرنٹ میں آکر جہاد کیا۔ انگریزوں کے خلاف لڑنے والے ہیروں کی لسٹ میں سرفہرست نام سیدو بابا یا عبدالغفور بابا یا اخواند بابا کا ذکر ملتا ہے۔ سیدو شریف کا نام بھی ان کے نام پر رکھا گیا ہے، یہ بھی کتابوں میں پڑھا ہے دیوانہ بابا بونیر پنجو بابا کے چچا زاد بھائی تھے۔

سوات کے گجروں کی مہم نے پورے پاکستان کے گجروں بلکہ افغانستان اور انڈیا کے گجروں پر مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز میڈیا ہے۔ سوات میں مٹہ، درشخلہ، کھبل سوات، گجر گبرال، کالام، بحرین، ٹال ونلیج، چار باغ، مدین، خوازہ خیلہ، بری کوٹ، لانڈیکوٹ، منگورہ، شاہ پور، کانجو، میانکلے، مالاکنڈ، بٹ خیلہ، بونیر ڈگر، سلدرزئی، ناوگئی، چمالہ۔ ہوڈی گرام سوات، بوڑی سیری گورنج، بحرین، نویہ بانڈہ، سرگا بانڈہ، uc پٹی، توت بنڑی، کبل، اوچار، اوچڑی، کوہستانی بانڈہ، باڑہ ، بیلہ، سائی، گوٹھ، شریف آباد، حبیب بانڈہ، روستم آباد، کارین، بڑا جبہ، سوئی جبہ، گل بانڈہ گجر گبرال، بریکوٹ، سنڈوکہ، سرو خان، نزی بنڑ، جہانگر، کنڈاک، میاجئی، مالاکنڈ ماری ٹپے، باٹا، بانڈہ، جہانگیر آباد، ظلم کوٹ، مورہ بانڈہ مالاکنڈ، وغیرہ میں گجر کثرت سے آباد ہیں۔ انڈیا گزٹیئر کے مطابق سوات، ملاکنڈ کے گجر قدیمی ہیں اور یہاں کے مالک تھے۔ دیگر اقوام کی تاریخ کا اگر جائزہ لیں وہ لوگ سوات میں بعد میں آباد ہوئے ان سے قبل گوجر یہاں آباد تھے ان سادہ لوح گجروں کو انگریزی دور میں مرغیوب بنا کر خود قابض ہو گئے۔ گجروں کو آج تک جان بوجھ کر پسماندہ رکھنے کی ملی بھگت سے کوششیں جاری رکھی یہ لوگ پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے اور تعلیم اور اپنی ثقافت سے دوری پیدا ہوئی۔ آج بھی اگر کوئی گوجر اپنے خاندان کی بہتری کے لئے یا تعلیمی شعور پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو تعصب کا نام دیتے ہیں۔ کوہاٹ، بنوں، کرک اور ڈیرہ اسماعیل خان کا علاقہ و پہاڑ سرسبز نہ ہونے کی وجہ سے گجروں نے اس علاقہ کا رخ نہیں کیا جزوی طور پر ان علاقوں میں بھی گوجر آباد ہیں کوہاٹ میں جنگل خیل گجروں کی گوت موجود ہے اور ڈی آئی خان میں نہر بہلوٹ کا ذکر ملتا ہے۔

اندرونی و بیرون ممالک میں گوجروں کے آثار

انڈونیشیا

انڈونیشیا جنوب مشرقی ایشیاء کا سب سے اہم، بڑا اور صدیوں سے مختلف قوموں، تہذیبوں، مذاہب اور زبانوں کا ملک ہے۔ ایک اہم تجارتی ملک ہونے سے غیر ملکی تاجروں کے اس ملک سے بہت زیادہ روابط رہے ہیں۔ آج انڈونیشین وہ قدیم ترین انڈونیشین نہیں بلکہ بیشتر باہر سے آنے والے تاجروں کی نسل سے ہیں سماٹرا اور جاوا جیسے شہروں کی جانب ہجرت کا سلسلہ سب سے زیادہ رہا ہے۔ قدیم ترین انڈونیشین جنوب مغربی چین سے آئے۔ یہ تقریباً آج سے چار ہزار برس قبل جزائر انڈونیشیاء میں آگئے۔ ماہرین کیمطابق انڈونیشنز کی دو اقسام ہیں۔ ایک ساحلی ملائی کہلاتے ہیں اور دوسرے، کبھی ملائی اور کبھی صرف انڈونیشین۔ قدیم انڈونیشنز کا کچھ تعلق گوجروں سے اور کچھ منگولوں سے ہے۔ لیکن انڈونیشی تاریخ میں زیادہ تر چین اور ہندوستان کو اہمیت حاصل ہے۔ سماٹرا اور جاوا میں پتھر کے ایسے کتبے پائے گئے ہیں جن پر ہندوستانی رسم الخط میں تحریریں موجود ہیں۔ ان تحریروں میں چین اور ہند کے کلاسکی ادب کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی میں سماٹرا اور جاوا میں گوجروں کی ایسی مملکتیں موجود آچکی تھیں جن کے ہندوستان سے گہرے روابط موجود تھے۔ یہ ہند انڈونیشی تہذیب ساتھ صدیوں تک مسلسل اور مضبوطی کیساتھ پروان چڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ بیشتر نے اسلام قبول کرلیا۔ ہندوستان سے جو گوجر آئے تھے وہ اپنے ساتھ ہند سے بدھ مت ساتھ لیکر آئے تھے۔ آٹھویں اور نویں صدی میں جاوا میں ایک خاندان جکارتہ سے 20 میل دور مغرب کی جانب پروگنا ہی دریا کے کنارے پہاڑوں پر ایک مندر قائم ہے۔ یہ مندر گوجرات کاٹھیاواڑ کے ایک راجکمار جو 750ء میں یہاں پہنچا نے بنوایا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بیڑے میں پانچ ہزار گوجر دستکار اور معمار ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے یہاں گوجراتی خاندان کی بنیاد رکھی۔ اسوقت یہاں گوجراتیوں

کا حریف خاندان حکومت کر رہا تھا۔ انڈونیشی تاریخ میں لکھا ہے کہ ہندوستان سے چند گوجر خاندان انڈونیشیا پر حکمران رہے ہیں جن کی یاد آج بھی ان کے قائم کیے ہوئے آثار سے تازہ ہوتی ہے۔ بورو بوڑ مندر سمیت جاوا اور سماٹرا میں کئی یادگاریں گوجر حکمرانوں کی یاد تازہ کر رہی ہیں۔ انڈونیشیاء میں اس دو سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان پر زیادہ تر سنسکرت اور عربی کا غلبہ ہے۔ اسی طرح گوجری اور اسکی اولاد اُردو کے بھی بہت ذخیرے انڈونیشی زبان میں شامل ہیں۔ جو تاریخ دانوں کے لیے تحقیق کے مطابق۔ مثلاً قلم، مرچ، کتاب، روپیا، زبان، مکان، اخیر، اخیر الکلام، حقر (طبیب یا ڈاکٹر) معلم، مسکین، تقوئی، تعلیم، مشاورت، خزانہ، قبور، روٹی، بابا، کرس (کرچی) دیس، سوپوت وغیرہ پائے گے۔

چین

چین میں گوجر زیادہ تر جنوبی علاقوں میں آباد ہیں۔ جن میں سے 85% کاشتکار ہیں۔ تین صوبوں میں گوجروں کے آثار ملتے ہیں۔ ان کو مقامی زبان میں کوسا بولا جاتا ہے۔ چینی مورخ کہتے ہیں کہ چین کی تاریخ CHOU خاندان سے شروع ہوتی ہے جو کہ سھتین نسل سے ظاہر کیا گیا ہے (ایک اور تاریخ میں chou کو چوھان ظاہر کیا ہے مولف)۔ جنہوں نے 1100 ق م سے 250 ق م تک حکومت کی ہے۔ سھتین باشندے بحیرہ اسود، بحیرہ ارال اور بحیرہ خزر کے قدیم باشندے تھے۔ یہ لوگ کاشتکاری کے علاوہ ریشم بنانا، کپڑے تیار کرنا، اور کانسی کے برتن بنانا جانتے تھے۔ چینی مذہب میں گوتم بدھ کی تعلیمات سب سے زیادہ راجہ کنشک کسانہ گوجر کے دور پھیلی۔ کچھ ممالک تہذیبیں ایسی ہیں جن کو اپنی قوم کے بارے میں جاننے اور تحقیق کا کوئی خاص شوق نہیں ہوتا۔ یہ تحقیق باہر سے آئے ہوئے لوگوں نے کی۔ کچھ دیگر ایسے ممالک ہیں جن کے باشندوں کا رہن سہن اور تہذیب گوجروں سے ملتی ہیں۔ ان پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ مثلاً برتگال کالوسی ویزی گاتھوں اور ونڈال قبیلہ۔ جرمنی کا گاتھ، گوتھ، اور وینڈل قبیلہ۔ ہالینڈ کا ڈچ اور کوریا جاپان کا وافیو جی وارا خاندان شامل ہیں جن پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

کے علاوہ سری لنکا بھی بدھ مت کا مرکز رہا ہے۔ مہاراجہ کنشک کسانہ کے بھیجے ہوئے سفارتی وفود اور بدھ بھکشوں کا میلون میں بھی کافی تذکرہ دستیاب ہے۔ ہندوستان کے صوبہ گوجرات سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔

یونان۔

یونان میں قدرے یونان کی تاریخ میں گوجر قوم کا تسلسل کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ یونان زیادہ تر سر سبز پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں کے گوجر بکریاں اور گائے پالتے ہیں۔ یونان کا قومی جانور بکری ہے۔ گائے کو گوجر دودھ کے علاوہ کاشتکاری کے لیے بیلوں کی جگہ بھی استعمال میں لاتے ہیں۔

یونان کے پہاڑی سلسلوں اور ان کے دامن میں پھیلی وادیوں میں گوجر قوم کی بھی طویل داستانیں پھیلی ہوئی ہیں۔ جو چراہگاہوں اور رہائش کی تنگی کی وجہ سے ہجرت کر کے قریبی کے ترک، رومی، شامی، جارجی، اور گورجی علاقوں کی طرف نقل مکانی کرتے رہے۔ ایران کے شمال مغربی علاقہ کے مشہور شہر گورکان کے نواح تک ان خانہ بدوشی یونانی گوجر قبائل کے تذکرے یونانی تاریخ میں ملتے ہیں۔ یونان میں اس طبقہ کے قبائل آج بھی خانہ بدوش ہیں اور موسم کے لحاظ سے سکونت بدلتے رہتے ہیں۔ عورتیں زیادہ تر سادہ اور کشادہ لباس پہنتی ہیں اور سر پر سرخ رومال استعمال کرتی ہیں۔ یونان کے گوجر بہت مضبوط اور جفاکش ہیں۔ جاڑے کے موسم میں سمندر کے ساحلی علاقوں میں سخت سرد اور خنک تیز ہواؤں کے باوجود وہ چٹانوں کی طرح جم کر کاشتکاری میں مصروف رہتے ہیں۔ البتہ یہاں خشک ہواؤں کے باعث فصلیں اچھی پیداوار نہیں دیتیں۔ یہاں سے دیگر علاقوں میں ہجرت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یونان کی سرزمین اناج کی پیداوار کے لیے تقریباً بانجھ ہے۔ البتہ پہاڑی سلسلوں اور وادیوں بہتر فصل کے ساتھ مال مویشی کے لیے بھی موزوں چراگاہیں موجود ہیں۔ لیکن ان کی تعداد ہندوستان اور کشمیر سے کہیں کم ہے۔ یونان کے گوجر قبائل گلہ بانی کے علاوہ، جہازرانی اور ماہی گیری بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیکنیکل شعبوں میں بھی ان کا راج ہے۔ تعمیراتی کمپنیوں اور فرموں مین زیادہ تر

انجینئر، انسٹرکٹر، ڈائریکٹرز، اور ٹیکنیشنز مین گوجر قبائل کی شہرت سب سے زیادہ ہے۔

آسٹریلیا

آسٹریلیا میں بھی ایک قبیلہ کی تہذیب وثقافت گوجر قبائل سے ملتی جلتی ہے۔ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ باہر سے خصوصاً وسط ایشیائی ممالک سے سمندری راستوں سے آسٹریلیا پہنچے تھے۔یادرہے کہ یونان اور مقدونیہ بحری شعبوں میں کافی ترقی کر چکے تھے اور دور دراز کے سفر کے لیے سمندری راستوں کو استعمال میں لاتے تھے۔آسٹریلیا میں یہ لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں ہیں۔بھیڑیں زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق آسٹریلیا میں ہمہ وقت بارہ کروڑ بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔یہاں اسی نسبت سے اون کا کاروبار بھی عروج پر ہے۔اور اون کے سیزن میں یہاں کی مصروفیات اور رونقوں میں کئی گناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔اس موسم میں خوشیاں منائی جاتی ہیں جس طرح پنجاب میں فصل کٹائی کے سیزن میں خوب میلہ لگا رہتا ہے۔آسٹریلیا میں بھیڑوں کی نگرانی کے لیے خاص قسم کے کتے پالے جاتے ہیں۔

روس

روس کے گوجر بلند قامت، فربہ، نیلی آنکھوں والے اور گورے چٹے ہیں، دیگر علاقوں کی طرح یہاں کے گوجروں کی اکثریت کے ساتھ جبڑے اور چھاتی کی ہڈیاں چوڑی اور رانوں کی ہڈیاں طویل ہوتی ہیں، کندھوں کے مضبوط اور آنکھیں رعب دار ہوتی ہیں۔روس کے شمالی علاقہ کوہ قاف کی جمہوریہ چیچنیا ریاست میں گوجروں کی اکثریت پائی جاتی ہے۔جن میں زیادہ تر کا تعلق چیچی گوت سے ہے۔جو کہ قدیم کشان، توما اور تاس قبائل سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔دیگر اقوام کی طرح روس میں بھی لباس کے معاملے میں گوجر قوم بدستور دو طبقات میں بٹی ہوئی ہے۔جفاکش کاشتکار، مزدور اور خانہ بدوش یا بکروال قبائل موزوں لباس اور صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے البتہ بزنس مین، ملازم پیشہ، سیاسی وسماجی حلقوں میں دیگر ممالک کی طرح خوش لباس گوجروں کی اکثریت دیکھنے میں آتی ہے۔روس کے دارالحکومت ماسکو میں آپ کو انتہائی رئیسانہ

اور شاہانہ ٹھاٹھ کے گوجر بھی ملیں گے۔اسی طرح یوکرائن کے گوجر قبائل کی آنکھیں بھوری اور بال سیاہ ہوتے ہیں۔مگر یوکرائنی گوجر عورتیں کشیدہ گاڑھے ہوئے کرتے پہنتی ہیں۔اور سروں پر رومال باندھتی ہیں۔گلیم میں موتیوں کا ہار ہوتا ہے۔روس میں پھلوں کے باغ ہر جگہ موجود ہیں۔کالا انگور زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔بعض گوجر قبائل کا ذریعہ معاش بھی یہی ہے۔تمبا کو بھی کاشت ہوتا ہے۔انار، زیتون، انجیر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔کوہ قاف کے پہاڑی سلسلے میں گوجر کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔گوجروں کی ایک الگ زبان ہے۔روس کے اندر روسی جارجی، آرمینی، ایرانی اور تا تاریوں ملاجلا رنگارنگ ہجوم ہر وقت گھومتا ہوا نظر آتا ہے۔اسطرح جدید مغربی اور قدیم مشرقی دنیا باہم زندگی بسر کرتے ہیں۔روس کے گوجر بھی زیادہ تر بکریاں پالتے ہیں۔مشرقی سطح مرتفع کے گرغیز اب بھی خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں۔گھوڑے، اونٹ، بکریاں لے کر خیموں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صابر آفاقی مرحوم کے مطابق چیچن اور بوسن قومیں روس کی ریاست میں قابل دید ہیں۔تمام مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ ان اقوام کا اصل وطن وسط ایشیاء کی ریاستیں تھیں۔ترکستان، گرجستان، جارجیہ، داغستان، جرجان سے ہجرت کر کے افغانستان و ایران کے راستے ہندوستان اور چین میں پھیل گئے۔جبکہ ایک گروہ روس اور یورپ کی طرف جانکلا۔جس کا زمانہ پندرہ سو قبل مسیح بیان کیا جاتا ہے۔ان اقوام میں گوجر قوم کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔جس کا اصل وطن گرجستان، یونان، جرجان اور جارجیا تھا۔گرائش کے بقول گوجر قوم کی ایک سو سے زائد گوتیں ہیں ان میں کسانہ، چیچی، گورسی، کھٹانہ، بوسن، کولی، بجاڑ، تاس، توما، موری، ہکلہ، ہون وغیرہ قدیم گوتیں ہیں۔جو کہ قدیم دور سے ہی چلی آرہی ہیں۔جو گوتیں مغرب کی طرف ہیں ان میں چیچی، کولی، چلوکیہ، بوسن، سنکری، مشہور ہیں، چنانچہ ہنگری زبان میں پچاس فیصد الفاظ گوجری زبان کے پائے جاتے ہیں۔یورپ میں کولی گوت زیادہ تر خانہ بدوش ہے اور بالائی علاقوں میں اپنے ریوڑوں کے ساتھ گھومتی پھرتی رہتی ہے۔ان کے تخلیق کردہ گیت انگریزی ادب میں جیپسی ادب کا درجہ رکھتے ہیں۔

البانیہ

گوجروں کی باقیات گوتیں اٹلی سے آئے۔عربوں نے ان کو البانیہ کا نام دیا اوران کا ملک البانیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بوسن گوت کئی سالوں سے سربوں کے خلاف لڑ رہی ہے اوران کا ملک بوسنیا کے نام سے مشہور ہے۔مولانا خلیل حامدی نے بوسنیا میں بوسن گوجروں کی تعداد 90 ہزار لکھی ہے۔گوجروں کے ہجرت کے وقت کچھ گوتیں اپنے اصلی وطن میں رہ گئے اور کچھ خاندان ترک وطن کرکے افغانستان برصغیراور یورپ میں چلے گئے۔یہی وجہ ہے پاک وہند میں گوجروں کی تعداد جتنی اب پائی جاتی ہیں ان کے رشتہ دار سوویت یونین میں لاکھوں کی تعداد میں اب بھی موجود ہیں۔لیکن ان کے روابط آپس میں چار ہزار سال سے منقطع ہیں۔وسط ایشیاء میں دو گوجر گوتوں کا غلبہ ہے۔ان میں ایک کوشان خاندان ہے جسکی صدیوں تک حکومت رہی اور انہوں نے کشان سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ان کو برصغیر پاک وہند میں کسانہ گوجرز نے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔دوسرا خاندان چیچی خاندان ہے گوجر قبائل کی آبادی پاکستان میں 5 کروڑ اور ہندوستان میں 12 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ان کے علاوہ بنگلہ دیش، نیپال جہان کی گوجر آبادی سے میرے ایک دوست مل چکے ہیں۔جموں وکشمیر اور افغانستان میں آباد ہیں۔مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر میں گوجروں کی 50 خودمختار ریاستیں تھیں۔گوجروں کے چیچی گوت کا اصل علاقہ یہی تھا جواب چیچنیا کے نام سے مشہور ہے۔یہ بہادر قوم تن تنہا اور بغیر اسلحہ کے روس جیسی مسلح قوم کے ساتھ برسرپیکار ہے۔چیچن کے بدلے ہوئے کئی اور تلفظ ملتے ہیں مثلاً چاچ، شاش، چچ اور چھچھور وغیرہ۔چنانچہ فارسی کا معروف بدر چاچی اس تاشقند کا باشندہ تھا۔پھر عربوں نے چاچ کو معرب کرکے شاش کہنا شروع کیا (چیچی) اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول شاشی ہے جس کا مصنف تاشقند کا رہنے والا ہے۔پاکستان کا علاقہ چھچھ (ضلع اٹک اور حضرو) چیچی قوم نے آباد کیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ پاکستان کے کئی دیہات ہیں جو گوتوں کے نام پر رکھے گئے ہیں (جس کی تفصیل بیان کردی گئی ہے) چونکہ ہمارے جغرافیہ دانوں کا مطالعہ اس میدان میں ناقص

ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گوجر قوم دیگر ممالک میں موجود ہے لیکن اس وقت ہم صرف اور صرف اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔دوسروں پر فخر کرنے کے بجائے اپنی حالت کو سدھاریں۔۔۔۔۔

افغانستان کی گوجر قوم کا مختصر جائزہ

گوجر قوم نہ صرف عظیم قوم ہے بلکہ ورلڈ میں دنیا کی بڑی طاقت ہے جو کہ کرہ ارض کے کونے کونے میں پائی جاتی ہے۔نسلی اعتبار سے محنتی، جفاکش لوگ ہیں۔زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ورلڈ میں زیادہ تر پاکستان کے علاوہ ہندوستان، جارجیہ، البانیہ، بلغاریہ، یوکرائن، ترکی، ترکستان، آذربائیجان، جرمنی، انگلینڈ ، روس، چین، ازبکستان، چیچنیا، روم، آرمینیا، عراق، ایران، افغانستان، بنگلا دیش، شام، سری لنکا میں اس قوم کی اکثریت ہے۔

گوجروں کے کچھ قبائل ابتداء میں وسط ایشیائی باشندے تھے۔وہاں سے کوہ ہندوکش عبور کرکے بلوچستان کے راستے آکر پاکستان میں آباد ہوئے۔بلوچستان میں دو گروپوں میں تقسیم ہوگئے۔ ایک گروپ براستہ سندھ ہوتا ہوا گوجرات کاٹھیاواڑ آگیا اور دوسرے گروپ نے صوبہ افغانیہ (سرحد) کی جانب رخ کیا۔بعض تاریخوں میں ان کی تعداد 8 لاکھ بتائی گئی اور بعض میں 80 ہزار بتائی گئی ہے۔سرحد کی طرف رخ کرنے والا گروپ افغانستان تک پھیل گیا اور کچھ سوات، ہزارہ اور کشمیر تک چلے گئے۔آئین اکبری کے مطابق راجہ اشوک کے تین بیٹے وشک، ہشک اور کنشک تھے۔ان کا مذہب بدھ مت تھا۔انہوں نے پشاور ٹیکسلا میں عبادت گاہیں تعمیر کروائیں۔ضلع مانسہرہ میں کئی صدیوں تک حکومتیں قائم رہیں۔آج بھی صوبہ سرحد میں ضلع مانسہرہ ،تخت بھائی، جمال گڑھی، شہباز گڑھی میں راجہ اشوک کے پتھروں پر کندہ فرامین موجود ہیں۔جن کا ہزارہ گزیٹر میں ترجمہ ہو چکا ہے۔وہ کسی شاہ صاحب کے پیروکار تھے۔گوجر قوم برصغیر پاک وہند میں مغلیہ عہد سے قبل دائرہ اسلام میں داخل ہوئی۔افغانستان میں گوجر قوم کی اکثریت ہے۔لسانی لحاظ سے پشتو، فارسی، ازبک اور گوجری زبان بولی جاتی ہے۔گوجری زبان بولنے

والے حضرات کی تعداد 60 فیصد ہے۔

افغانستان میں کل 29 صوبے ہیں مگر 14 صوبوں میں گوجروں کی اکثریت نمایاں ہے۔ گوجری زبان کا معیار بھی ہمارے ملک میں بولی جانے والی گوجری زبان سے ملتی جلتی ہے۔ یہ لوگ بہت محنتی اور جفاکش قسم کے گوجر ہیں۔ انہوں نے تحریک اور جہاد افغانستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاد افغانستان میں بھی سب سے زیادہ نقصان گوجر قوم کا ہوا۔ مگر بلند حوصلہ لیے ہوئے آج تک بیرونی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے دن رات ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہ گوجر قوم نہ بکنے والی اور نہ جھکنے والی قوم ہے۔ جہاد افغانستان میں حصہ لینے والی مشہور شخصیات میں ڈاکٹر عبدالقیوم بانی حزب اسلامی افغانستان اور چند کمانڈر حضرات میں ملک معاصل گوجر، ملک شیرین، ملک جبین، ملک صدباز گوجر، میر عالم گوجر، مولانا عمرہ خان، مسافر خان، حاجی زرد علی گوجر، مولوی غلام چیچی، مولوی محمد ایوب، مولوی محمد اونس خالص، ملک کل شریف گوجر، مدیر گوجروال، مرزالال ژوئی گوجر، مولانا کروالی گوجر، حاجی یادم خان گوجر حاجی دائم خان گوجر، اباب میاں گل چیچی، وغیرہ شامل ہیں۔ جنہوں نے افغانستان میں بھر پور حصہ لیا اور اپنی قوم کے نام کو بلند کیا۔ جن پر پورے پاکستان کی گوجر قوم کو فخر ہے اور جہاد افغانستان میں شہادت پانے والوں کے لے ان کے درجات کی بلندی کے دعا گو ہیں۔ اس وقت افغان گوجروں کی دن رات کاوشوں سے بچوں کے باقاعدہ گوجری قاعدہ سکول میں پڑھایا جاتا ہے۔ افغان گجروں نے پاکستان کے گجروں کے ساتھ روابط استوار کرر کھے ہیں۔ جن میں حضرت گوجر، دواد صاحب بھی شامل ہے جو کہ اردو، پشتو اور گوجری بول سکتے ہیں۔ افغانستان کے اندر گوجروں کو رجسٹرڈ کرانے کا عمل بھی جاری ہے، سوات، دیر اور شانگلہ کے گجروں کی طرح اس ملک میں بھی دن رات کام جاری ہے۔ افغانستان میں بھی پہلی دفعہ پاکستانی تربیت یافتہ گوجر افراد قوم کے کاموں میں بھر پور حصہ لے رہے ہیں اور با قاعدہ اردو بولتے ہیں۔

افغانستان میں گوجر قوم کے اکثریتی صوبے کا مختصر جائزہ

۱۔ صوبہ کنٹر۔

اس صوبے کا ایک حصہ ضلع دیر کیساتھ ملتا ہے۔ اس صوبے کا ایک مشہور شہر گوجر آباد کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مشہور گاؤں ناڑی اتمار، ہری کوٹ، تاشاگل، کونی گل، کورین، بازاگل، کرچی گل، سماگل، بتاش، ہیگل، سوم انچاگل، وغیرہ شامل ہیں۔ اس صوبے میں گوجر قوم کا تناسب 90 فیصد ہے۔ گوت کے لحاظ سے بجاڑ، چوہان، بھروال، کھٹانہ، جاگل، بھڈانہ، روئی، وغیرہ اکثریت میں ہیں۔ میر افضل خان گوجر اور دیگر کمانڈروں کا تعلق بھی اس صوبے سے تھا۔

۲۔ صوبہ بدخشاں یہاں کے گوجروں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور مویشی پالنا ہے۔ یہ لوگ عام طور پر گوجروں کیطرح محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ عورتیں برابر مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ اس صوبے میں نصف کے قریب گوجر قوم آباد ہے۔

۳۔ صوبہ لغمان

بدخشاں صوبہ کی طرح لغمان صوبے میں بھی آبادی نصف ہے۔ یہاں بھی بہت سے ایسے مقامات ہیں جو خالص گوجر قوم کے ہیں۔

۴۔ پنج شیر

اس صوبے میں کل آبادی 7 لاکھ کے قریب ہے جس میں 3 لاکھ گوجر قبائل کی آبادی ہے۔ اس صوبے میں خاراور وارسک گوجر قوم کی اکثریت کے علاقے ہیں۔

۵۔ پلول صوبہ

اس صوبے میں گوجر قوم اکثریت پر ہے۔ کھٹانہ گوت کے گوجر کثیر مقدار میں ہیں۔

۶۔ صوبہ ندراف

اس صوبے میں بھی گوجر قوم اکثریت میں ہے۔ یہاں کی مشہور شخصیات میں حزب اسلامی کے

جرنیلوں میں مومن بھروال اور ارباب تھروال کا تعلق اسی صوبے سے ہے۔

۷۔مزار شریف

روس کے خلاف جہادی تنظیموں کا یہ صوبہ مرکز رہا ہے۔اس صوبے میں 40 فیصد گوجر آبادی ہے۔

۸۔صوبہ کندوز :اس صوبے میں گوجر قوم کا تناسب 4/3 ہے جو محنتی اور جفاکش لوگ ہیں۔

۹۔ صوبہ قاخار

نما کاؤ، حیف دار، جیس تزی، دشتیا چی یہاں کے مشہور گاؤں ہیں جن میں گوجری قبائل کی آبادی کا تناسب 90% ہے۔اور 10 فیصد دیگر قبائل کے لوگ ہیں۔

۱۰۔صوبہ تعلقان: 50% گوجر آباد ہیں۔

۱۱۔صوبہ لوگر اور شیر گان میں 1/3 حصہ گوجر آبادی پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ صوبہ قندوس، امام صاحب انڈراف میں گوجر قوم قوم 60 فیصد ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کی گوجر قوم کا مختصر جائزہ

آزاد جموں و کشمیر کے گوجر پاک و ہند میں یہ واحد خطہ ہے جس میں گوجروں نے اپنی تہذیب و ثقافت، مذہب اور زبان کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔جس پر میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔آج کے دور میں بھی اگر کسی نے گوجروں کی تہذیب و ثقافت پر Research کرنا ہو تو وہ جموں و کشمیر کی گوجر قوم کا مطالعہ کرئے۔کشمیر میں ایک اندازے کے مطابق کل آبادی تین چوتھائی حصہ گوجر قبائل پر مشتمل ہے۔ہندو جاتی کے تعصب اور ہندو ڈوگرہ حکمرانوں کی گوجر کش پالیسیوں کی وجہ سے تعلیم سے دوری ضرور ہے مگر دیگر علاقوں کی نسبت پھر بھی زیادہ ہے۔مگر شعور و جذبہ کے لحاظ سے مثالی گوجر کہلاتے ہیں۔آزادی کشمیر کے حصول میں سب سے زیادہ نقصان گوجر قوم کو ہوا ہے۔مگر اب بھی جذبہ آزادی سے سرشار اور امید کی کرن نظر آتی ہے۔ضلع نیلم میں بھی گوجر 35 ہزار کے قریب آباد ہیں یہاں کے گجروں کا ذریعہ معاش مال مویشی پالنا اور زمینداری کرنا

ہے۔تعلیم کا بہت فقدان ہے ان گجروں نے لوات بالا کے ہائی اسکول کی عمارت کے لئے دس کنال اراضی وقف کی مگر اپنے بچوں کو نہ پڑھا سکے۔ملازمتوں کا شعور بھی نہیں ہے اور آج تک یہاں کے گوجروں نے اپنا کوئی نمائندہ اسمبلی تک نہ پہنچا سکے۔ نیلم وادی کے گوجر اپنی شرافت ،عاجزی، انکساری ،سخاوت میں اپنی مثال آپ ہیں۔انتہائی مہمان نواز ہیں۔اتفاق واتحاد کی کمی ہے جن پر توجہ کی ضرورت ہے۔)ڈاکٹر آر آر کھجوریہ کی تحقیق کے مطابق گوجر قوم سفید ہونوں کیساتھ اس خطے میں داخل ہوئی۔جس کی تائید سمتھ، ڈاکٹر ہارنل، مسٹر بھلہ، لیمفر اور ڈاکٹر بھنڈارکر نے بھی کی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اس قوم کو ایک قدیم قوم کے نام سے موسوم کیا ہے ۔اور بہادر و جفاکش قوم قرار دیا ہے۔ جموں و کشمیر میں راجوری کے علاقہ نالہ تھفہ میں گوجروں کی 70% آبادی ہے جن میں بجاڑ، کولی، کسانہ، کالس، تاس، چیچی، چوہان، گوجرانی، میلو وغیرہ پائے جاتے ہیں۔جبکہ نالہ پیری میں دیدھڑ، کھٹانہ، کسانہ، چوہان، وغیرہ آباد ہیں۔نالہ رام گڑھ میں 60% آبادی گوجر ہے۔نالہ بدیل میں 80% آبادی ہے جس میں دھکڑ، چوہان، کھٹانہ، گورسی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔علاقہ چنگش میں 50% گوجر آباد ہیں۔ تحصیل نوشہرہ میں 15% آباد ہیں۔راجوری کے مندرجہ ذیل علاقوں میں گوجر اکثریت میں آباد ہیں۔جن میں فتح پور، منگوتا، نڑیال، سوسالہ چن، دوراچن، پھٹکڑی، کٹارصل، سوکڑا، بنج گروں، چوہدری ناڑ، ملاں گڑھ، سہرال، چنگائی، دھنور، شاہدرہ، بڑون، ڈوڑاج، بلیارنی، مہجور، بران، وغیرہ۔ضلع پونچھ میں دو لاکھ سے زائد گوجر آباد ہیں۔ تحصیل حویلی اور پنڈھر میں بھی اکثریت ہے ان میں زیادہ تر بجاڑ، بھٹی، دیدھڑ، کولی بھوملہ، مہسی، بڈھانہ، جاگل، کسانہ، بروال، لوہر، کٹاریہ، آوانہ، بلوچ، چوہان، بھامڑہ، بانیاں، بجران، اور کھاری وغیرہ آباد ہیں۔ضلع اودھم پور میں بکروال گوجروں کی اکثریت ہے۔علاقہ کشتواڑ، ڈواڈا اور بھڈراہ، میں بھی بکروال اور مقامی گوجر آباد ہیں۔۔ضلع سری نگر میں نالہ دادلور سندھ وغیرہ میں گوجروں کے بہت سے گاؤں آباد ہیں۔تحصیل بڈھام میں پھریہ وار، کہسی پورہ، موضع ڈبہہ بال، بالم پورہ، میں بھی گوجر آباد ہیں۔ضلع بارہ مولہ میں گوجروں کی اکثریت ہے۔اسکے علاوہ، ھندواڑہ، اوڑی، گلبرگ، منگ برگ، وغیرہ میں بھی گوجر اکثریت

سے ملتے ہیں۔

تحصیل کرناہ میں پیمائیاں ، گوندھی ، ورگدہ ، انداڈی ، بنگش اور کائیاں میں بھی گوجروں کی اکثریت ہے۔ تحصیل ھندواڑہ میں وڑہ بنسی چورہ، ہنت دور، کڈی مان بل میں بھی گوجر آباد ہیں۔ کپواڑہ تحصیل میں ملکداوش حوری، نیازی کوٹ، کوھانہ، گرٹ ناڑ کارگل، ڈورس دانی، پیچ وگ تحصیل سہانوری، تحصیل منگ مرگ، ضلع انت ناگ میں سوپیاں، پیڈگام، ترال میں گوجر آبادی اکثریت سے آباد ہے۔ اور باقاعدہ گوجری زبان بولی جاتی ہے۔ ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور مویشی پالنا ہے۔ تاریخ اقوام کشمیر کے مصنف محمد دین فوق صاحب نے اپنی کتاب میں گوجروں کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ لوگ کشمیر میں باہر سے آکر آباد ہوئے۔ جو کہ سب مسلمان تھے (دین ابراھیمؑ کے پیروکار تھے) جن کی زبان خالصتاً گوجری ہے۔ ان کا قد لمبا ہوتا ہے بقول لارنس صاحب کے ان لوگوں کو بھینسوں کے پالنے کا زیادہ شوق رہتا ہے۔ اور زمینداری بھی کرتے ہیں۔ گوجروں کے ہاں ایک رسم یہ بھی ہے کہ جمعہ کے دن کا دودھ خیرات کردیتے ہیں۔ گوجروں کا پیارا نام محمد ہے۔ کشمیر اور پونچھ کے گوجروں میں علم نایاب ہے۔ گوجر بقول لارنس صاحب نے لکھا کہ گوجر ایک سادہ طبیعت اور ایمان دار لوگ ہیں۔ ریاست کی فلاح و بہبود کے لیے اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں برتی جاتی۔ مظفر آباد کے گوجروں کو ڈنڈس کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض ہزارہ سے آکر یہاں آباد ہوگئے۔ ان کو ترک گوجر کہتے ہیں۔ جو گوجر جہلم سے آزاد کشمیر آکر آباد ہوئے ان کا بابا گوجر کہتے ہیں۔ گوجروں کی شادیاں آپس ہی میں ہوتی ہیں۔ ان کی کچھ تعداد ریاست پونچھ، جموں وکشمیر اور ہزارہ، افغانستان سے بھی آکر ان کیساتھ مل گئے۔

مردم شماری ریاست جموں وکشمیر بابت 1911ء میں لکھا ہے۔ مصنف مسٹر ڈی۔ آر۔ بھنڈرکار آف پونا نے ہندوؤں کے چار ذاتوں برہمن کھشتری ویش شودر کی تمام قوموں کا ملاپ بیان کیا ہے۔ گوجروں کی اصلیت اور ان کی بتدریج وسعت کی نوہ لگائی ہے جو پرانے وقتوں کی یہ قوم ظاہر ہوتی ہے۔ جو کہ وسط ایشیاء اور یورپ پر ملحقہ ساحل پر بھی آباد تھی جو کہ عرب میں جفریا خزر اور یہودیوں میں گھسیر قوم ان کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ گورجستان جو کہ کسی زمانے میں اپنی

زنانہ خوبصورتی کے لیے شہرہ آفاق تھا۔ زمانہ قدیم کے گوجر ہندوستان میں تیسری صدی عیسوی سے پہلے داخل ہوئے۔ کچھ نے بدھ مت، کچھ نے جین مت اور کچھ نے ہندومت اختیار کیا جبکہ بعض فارسی اور عیسائی بھی پائے جاتے ہیں، اسی طرح سکھوں میں بھی کثیر تعداد گوجر ذاتوں کی ہے۔ یہ سب اب ہندوستان میں گوجر، راجپوت، جاٹ کہلاتے ہیں۔ سلسلہ کوہ شوالک اور علاقہ کلکتہ جہاں سے گوجر ہندوستان سے ہوتے ہوئے شمال مغربی ہمالیہ کے حصہ میں ہر قوم میدان میں آتے ہی پنجاب اضلاح، متحدہ راجپوتانہ، بنگال، مدراس، اور ہندوستان کے تمام علاقوں میں پھیل گئی۔ جو کہ گوجرات، گوجرانوالہ، گوجر خان کے نام سے موسوم ہوئے۔

ریاست جموں وکشمیر کے گوجر خصوصاً خانہ بدوش گوجر سیدے سادے اور مسلمان لوگ ہیں۔ زبیر سنگھ پورہ، رامپورہ، راجوری، پونچھ، اور چند مقامات پر ان گوجروں کا پیشہ زراعت ہے۔ مصنف نے تاریخ کے حوالے سے کچھ باتیں لکھی ہیں۔ گوجروں کے نام پر کشمیر میں چند گاؤں کے نام بھی ہیں۔ تحصیل انت ناگ میں ایک گاؤں گوجراں کی آبادی چھ سو نفوس اور دوسرا پونہ کوٹ (آبادی ۱۹۴ نفوس) کے نام پر گوجر گاؤں آباد ہیں۔ تحصیل سری نگر میں فقیر گوجری کے نام پر ایک موضع ہے جس میں ۱۵۲ نفوس رہتے ہیں۔ حوالہ صفحہ نمبر 327 تا 332 اقوام کشمیر)

آزاد کشمیر میں 2011ء میں کل 25 گوجر افراد سیاسی امیدوار کے طور پر سامنے جن میں ایک گوجر لڑکی بھی تھی ان میں سے 10 یا گیارہ افراد کامیاب ہوئے۔ مظفر آباد اور گرادنواح میں عدالتوں میں چالیس سے زائد گوجر ایڈووکیٹ کام کر رہے ہیں۔ ایک ٹیلی ویژن رپورٹ میں جموں وکشمیر میں گوجر قوم 2.5 ملین ہے۔ جن میں خواتین 1.2 ملین اور بچے 0.6 ملین ہیں۔ 2009ء میں یونیورسٹیوں میں صرف 8 خواتین زیر تعلیم تھیں۔ میر پور اور لوہر کوٹ آزاد کشمیر سے دو بچیاں پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔ کشمیر سے شازیہ چوہدری اور دیگر خواتین نے گوجری زبان میں خبریں پڑھنے کا آغاز کرچکی ہیں ، شازیہ چوہدری یہ بدر حسین بجاڑ کی بیٹی ہے جو پولٹیکل سائنس ہیں اور معلم بھی ہے ان کا تعلق کشمیر راجوری سے ہے۔ یہ گوجری ثقافت کے فروغ اور سوشل میڈیا پر آواز گوجر میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر عورت کو گوجر قوم کے

حوالے سے اپنا اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح گوجری ادب دیگر خواتین کا ایک مثبت کردار سامنے آرہا ہے۔ گوجری فلم ,,اقرا،، میں کشمیر ہی کی خاتون نے ہیروئن کا کردار ادا کیا۔ گوجر قوم کے 77% بچے مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں زیادہ تر گوجر پہاڑی علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔ اس لیے گوجروں کی حالت زار پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ۔ 1947ء میں جنگ آزادی میں گوجروں نے منادر، راجوری، میرحل اور پنڈھر پونچھ مسلسل ایک سال تک جنگ لڑی۔ اس کے علاوہ 1971ء اور 1965ء کی جنگ میں بھی گوجر قوم نے بہت قربانیاں دیں۔ 1965ء میں چوہدری غلام حسین اور میاں عبدالرحمان گوجر نے تین سو سے زائد مہمانوں کو کھانا اور مہمان نوازی کی۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کو نشانہ بنایا گیا۔ چوہدری حمایت علی شہید اور مقبول الٰہی، غلام بدرالدین فرنٹ کمانڈر حمید۔ سپاہ انقلاب کے کمانڈر مولانا عبدالحمید۔ جموں وکشمیر فرنٹ کے ڈپٹی کمانڈر نسیم گورسی۔ سمیر گوجر، شیر خان، شیرا گوجر کی قربانیوں کی وجہ سے اس قوم نے آئے دن ظلم وستم برداشت کیئے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھی گوجر تنظیمیں کام کررہی ہیں۔ جن میں شیخ بکروال، میاں الطاف اور نظام الدین کی کوششوں اور امدادی کمیٹیاں ۔ گوجر یونائیٹڈ فرنٹ۔ بکروال کانفرنس جموں وکشمیر۔ اور اصلاحی کمیٹی جموں وکشمیر مثبت کردار ادا کر رہی ہیں۔ جن میں بلند خان، غلام رسول، چوہدری عبدالحمید کے نام سرفہرست ہیں۔

صوبہ پختونخواہ کے گجروں کی سروے رپورٹ

ملک میر حسن خان کراچی نے گلستان گوجر کتاب کے لئے نیٹ پر ایک گجر سروے رپورٹ تیار کی ۔ اس کتاب کے اندر یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ ,, گجر ہر شہر میں آباد ہیں،، اور ساتھ ہی اس رپورٹ سے گجروں کے گاؤں یا شہر کے علاوہ گوجر گوتوں اور میڈیا کے اوپر گجروں کا متحرک ہونے کا سبق ملتا ہے۔ ان رپورٹ میں پانچ سو سے زائد افراد نے حصہ لیا جن میں عمران گوجر چوہان ہری پور، محمد اشتیاق کسانہ کلام سوات، سردار کسانہ کھبل سوات، عبداللہ گجر مٹہ سوات، عمر گجر پسوال دیر، عمران گجر چترال گوت پامڑا، ملک رضا خان کھٹانہ ملاکنڈ، فضل ربی اکڑا خیل بٹ گرام، سید احمد چوہان الپوری شانگلہ، شفیع اللہ مریڑ لوئر دیر، محمد زمان خان چوہان لوہر دیر، شاہ جہاں لوہسر گجر شانگلہ پورن، اعتبار گجر شانگلہ، شفیق خان گجر بٹان خیل اوگی، شیر افضل گجر ٹھیکریہ مانسہرہ، ڈاکٹر شفیق چیچی مٹہ سوات شاہ ولی خان بسوئیہ تمرہ گرہ دیر، اشرف گجر بھوملہ بل کوٹ مانسہرہ، مفتی غلام مرتضیٰ ڈھوئی جالگلی مانسہرہ، عمر واحد بڈھانہ دیر، محبوب الحسن محبوب بل کوٹ مانسہرہ، زمان چیچی چنئی صوابی ٹوپی، ریاض پسوال مانسہرہ، فیص عالم سوات، تاج محمد سید گجر نواں کلی بونیر، فضل عادی گجر سوات، عمران کسانہ گبرال سوات، چوہدری حسن گجر میرداد خیل شانگلہ، حلال خان گجر بجاڑ درگئی، امین اللہ چوھان سوات کسانہ، محمد بشیر عبداللہ نونہارہ مانسہرہ، شوکت علی کالس اوگی مانسہرہ، محمد یوسف پامڑا کھبل سوات، محسن گجر سوات، فضل خالد چکسیر شانگلہ، انجنیر غلام نبی پسوال اپر دیر، شاکر اللہ شاکر پسوال دیراپر، محمد نبی اپر دیر پسوال، وہاب چوہان بونیر، محمد عباس کسانہ گجر گبرال، اکبر زادہ سوات پامڑا خوازہ خیلہ، فرمان اللہ کسانہ کلام گبرال، محمد یحییٰ گجر سوات، محمد اسحاق گجر ، شھباز شاہین کھٹانہ گجر سوات، خیال محمد گجر، حضرت رحمان بونیر کالا خیلہ گوت کھٹانہ، عمر فاروق کھٹانہ دھوبیان صوابی، ثاقب کھٹانہ صوابی، خالد خان سوات مٹہ، زبیر احمد کسانہ گبرال، ابوانیس کسانہ گبرال، یعقوب ارمان گجر طوطا خیل سوات، ارشد ظہیر کسانہ بحران سوات، محمد اقبال گبرالی چھوکر گجر گبرال، ارشد کھوکھر بٹل مانسہرہ، گل شیر گجر گورسی، سید محمد کسانہ گبرال، ابرھیم کھٹانہ شانگلہ،

محمد اقبال شانگلہ چکسیر آہیر خیل، امجد نعیم کسانہ چترال، ظاہر گجر شانگلہ، عبدالجبار کھٹانہ گجر تمر باغ دیرلوہر، گل محمد کھٹانہ مٹہ، تاج احمد شانگلہ، خان بادشاہ گجر کھٹانہ دیرلوہر، محمد عالم کھٹانہ سوات، سعید الرحمان چوہان بنگرام، فضل الرحمان کھٹانہ خیل، محمد رفیق سانگو گجر، چوہدری محمد رفیق کسانہ سوات، محمد ہمایون بٹ گرام، امیر بادشاہ گجر چارسدہ، شیر زمان کھٹانہ الپوری شانگلہ، شوکت احمد گجر، البر گجر اوگی کالس گوت، عالم زیب سواتی گجر پامبڑا منگلور سوات، ملک بخت رواں چوہان ملاکنڈ، جمشید خان مریڑ دیر بالا، عبدالقفیل گجر، قیصر البشیر کھٹانہ شانگلہ، رحمان گل کھٹانہ شانگلہ، ملک افضل گجر، شاہ وزیر خان پوسوال دیراپر، عمران گجر چوہان ہری پور، محمد اشتیاق گجر کسانہ سوات، سردار کسانہ گجر گبرال سوات، عبداللہ گجر مٹہ سوات، بخت زمان گجر، عمر گجر پسوال دیرلوہر، عمران خان گجر پامڑا چترال، فضل الرحمان کھٹانہ مردان، شفیق اللہ بہادر گجر مٹہ، حمید اللہ پسوال اپر دیر، حکیم انورزادہ دیر چیچی گجر، محمد غنی پامبڑا مٹہ، ابوزر خان میرداد خیل سوات، امجد السلام مریڑ دیراپر، فضل غنی ربی شاہد پسوال دیراپر، شیر احمد کسانہ اوگی، لیاقت خان گجر chahla، معین سدیقی کسانہ سوات، فیض علی شاہ شانگلہ، محمد امیر خان شانگلہ، عمر رحمان گجر، فضل خلیق گجر شانگلہ، امجد خان گجر اپر دیر، عدنان سمیع خان بشام، محمد امین آوان گجر، لاہور صوابی، محمد سلیم گجر بری کوٹ سوات، محمد امین آوانہ گجر، عبدالجبار پسوال گجر بریکوٹ، بلال چوہان گجر، میرداد خان پسوال دیراپر، آدم خان پسوال اپر دیر، سید محمد چوہان الپوری، الطاف گجر بری کوٹ، ملک آمر رحمان چوہان شانگلہ ،نصیب اللہ کھٹانہ گجر شانگلہ، سربلند خان چوہان مٹہ، ایوب پامڑا سوات، محمد ہارون چیچی تمرہ گرہ، محمد اعظم گورسی مانسہرہ، شہزاد گجر کھٹانہ مٹہ، ظاہر خان آوان شانگلہ، قاری اسماعیل گجر بشام شانگلہ، سردار نصیب زرین بجاڑ بنگرام، عزیز اللہ چوہان سوات مٹہ، لطیف کھٹانہ مٹہ، ملوک مٹہ پامڑا، ملک رحمان دینا خیل گلی باغ، عبدالعفو رمریڑ خیل مردان، عجب خان سانگواوگی، دریافت علی کھٹانہ ایبٹ آباد، بخت شیروان ٹھکیریہ، حافظ عبداہادی، قاری عبدالحکیم سلفی اپر دیر، چوہدری اعظم کھٹانہ کوہستان، عبدالملک کھٹانہ کوہستان، ابوحمزہ گجر کوہستان، مسرت چوہدری کھٹانہ ہری پور، سلیم خان بجاڑ پشاور، عبدالباقی مریڑ اپر دیر آدم پورہ، ایوب خان کھٹانہ مانسہرہ، شیر خان سوات سوات، خالد

کسانہ بالاکوٹ، چوہدری اعظم کھٹانہ کوہستان، یونس خان گجر ٹھیکریہ بنگرام، محمد غنی گجر مٹہ، ملک عقیل زادہ کسانہ گبرال، مالانا غلام بنی پسوال دیراپر، فرمان اللہ کسانہ سوات، محمد اسحاق گجر، حاجی ہارون گوجر بانی چیئرمین گجر سوشل ویلفیئر ٹرسٹ بشام کراچی، محمد یوسف کٹھان خیل، حاجی عمر گوجر کوہلی خیل، اثر جان چیچی خیل تحصیل بشام شانگلہ، حاجی بخصیل گجر کٹاریہ، حبیب اللہ کھٹانہ خیل جان محمد کوہلی خیل، حاجی سلطان روم کٹھاریہ محمد یونس چیچی خیل علاوہ بھی بہت سے نام تھے جن سے میں اپنی طرف سے معزرت چاہتا ہوں کہ شائع نہ کر سکا ان کو کسی اور موقع پر یاد کیا جائیگا ۔اس رپورٹ سے یہ اندازہ ہوتا ہے سوات مٹہ، گبرال شانگلہ، دیرلوہر، اور دیراپر میں گجر کافی متحرک نظر آتے ہیں۔

حوالہ جات کتب

تاریخ گرجر ۵ جلدیں (رانا علی حسن چوھان)

شاھان گجر (مولانا عبدالمالک چوھان)

تاریخ گجراں (مولوی عبدالحق سیالکوٹی)

گجر گونج (اکبر خان) شارٹ ہسٹری اف گرجر مصنف علی حسن چوہان

گوجر، گوجری زبان وادب (پرشاد کھٹانہ)

گنجینہ گجراں (چوھدری ولایت خان)

ملی تحریکوں میں گجروں کا کردار (مہدی الزمان کھٹانہ بالاکوٹ)

گجر قبائل (کامران اعظم)

قدیم تاریخ گجر (مفتی عبدالغنی الزہری الشاشی)

تاریخ فرشتہ (حصہ اول اور دوئم) گجرات،، تاریخ کے آئینہ میں مصنف ایم زمان گھوکھر۔

پنجاب کے فرقے (ترجمہ یاسر جواد)۔۔۔سوات میں انتہاپسندی کے محرکات (بدرالحکیم حکیم)

تاریخ پوٹھوار، تاریخ ہزارہ شیر بہادر پنی، ہزارہ گزیٹیر، تاریخ ہزارہ اویس بیگ،

اقوام پاکستان کا انسائیکلو پیڈیا مولف کامران اعظم، جموں وکشمیر کے گجرا (آر۔آر کھجوریہ)

پاکستان اقوام کا انسائیکلو پیڈیا۔۔۔انجم شھباز جہلم۔۔۔۔تاریخ کشمیر (محمد دین فوق)

رسالہ جات۔۔ گجر گونج، نوائے گجر، گجر گزٹ، وئیس آف گجر (کشمیر

گجر قوم کا آئینہ دانش (قاری شیر محمد بالاکوٹی)۔۔۔۔تاریخ راجپوت (کامران اعظم)

تمدن ہند (ڈاکٹر گستاولی بان)۔۔۔۔تاریخ بلوچستان، تاریخ لودھی، تاریخ جٹ۔

تاجک سواتی ومملکت گبر تاریخ کے آئینہ میں (پروفیسر محمد اختر)

حضرات نوحؑ (محمد الیاس عادل)۔۔۔۔۔تاریخ پشتون (روشن خان، کاکاخیل، گنڈاپور)

بابل، تورات، ۔۔۔۔۔قدیم تاریخ ہند (سنٹ اے سمتھ)

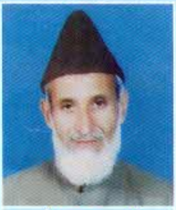
ہند آریائی اور ہندی مولف سنیتی کمار چڑجی حکومت ہند۔ خیابان مارگلہ مولف محمد امجد چوہدری۔ مجائدین ہزارہ مصنف داود کوثر مرحوم، ہندوستان میں عربوں کی حکومتں مولف قاضی اظہر مبارک پوری، ہیون سانگ کا سفر نامہ ہند ترجمہ یاسر جواد۔ گجر گونج شمارہ جولائی ۹۲ء کتاب گرجی نامہ سفارت خانہ ایران۔ کتاب البیرونی کے جغرافیائی نظریات مولف ڈاکٹر حسن عسکری کاظمی نئی دہلی۔ تاریخ گکھڑاں مصنف راجہ دائیر الزمان گکھڑ۔ تاریخ قدیم حکمران مولف بی ایس ڈلیپا۔۔۔THE GEOGRAPHY OF INDIA مصنف

alexander cunningham.



انور کلوروی

انور کلوروی۔ کا تعلق کلور۔ بانڈہ۔ پیر خان ایبٹ آباد سے ہیں حال ملازمت کے سلسلے میں عرصہ سے تربیلہ پاور ہاؤس میں فورمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ 2008ء سے گجر قوم کی ترقی، دفاع، تحقیق اور شعور اُجاگر کرنے میں مصروف عمل ہے۔ ''گلستانِ گُجر'' کتاب کے اندر بہت سے تحقیق پہلی دفعہ دیکھنے کو ملیں گی۔ مزید گجر قوم کی ترقی کیلئے نیک نیتی اور خلوصِ دل سے ایک جذبہ مشن کے تحت بے لوث خدمات کیلئے کوشاں ہیں۔ کلوروی صاحب کی گوت گورسی ہے۔



نسیم پریم کوٹی

نسیم پریم کوٹی (Naseem Pream Koti) کی گوت بوگڑہ ہے۔ اُن کا آبائی گاؤں پریم کوٹ (آزاد کشمیر انتخابی حلقہ نمبر 4) ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں مظفر آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ وہ ہستی ہیں جس نے اپنی پوری زندگی گجر قوم کیلئے وقف کر دی۔ کم وسائل کے باوجود یہ بے تاج بادشاہ ہیں بہت کم لوگ ہوں گئے جو نسیم پریم کوٹی اور انور کلوروی سے وقف نہ ہونگے بلکہ جسم جدا جدا دل اور روح ایک کا نام ہے۔ ہر گوجر معاملے میں یہ دونوں ہستیاں پیش پیش رہی۔ ان دونوں کے حالات اور اپنی قوم کی بے لوث خدمات کو تاریخ کے آئینہ سے دیکھا جائے تو بہت کم ایسے لوگ آپ کو ملیں گے۔ بلکہ گجر قوم کے لئے یہ سرمایہ ہیں۔